ہرست ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون جلد اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہہ ترجمہ جو آپ لوگون کے باریک بین نظرون کے روبرو پیش کیے جانے کی عزت حاصل کر رہا ہے علامہ عبد الرحمن ابن خلدون مغربی کی معتبر تاریخ کتاب العبر و دیوان المبتداء والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر ومن عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر کی کتاب ثانی کا ترجمہ ہے جو ماہ جنوری ۱۸۹۷ء سے اکتوبر ۱۸۹۸ء تک رسالہ الاسلام الہ آباد مین شایع ہوا ہے مقدمہ کا ترجمہ مین نے بالفعل قصداً ترک کر دیا ہے اگر اللہ جلشانہ نے اس ترجمہ کو پورا کر دیا تو وہ بہی بعد اختتام ترجمہ تاریخ ہدیۂ ناظرین کیا جائیگا۔

مین نے اکثر مقامات مین جہان علامہ نے کسی واقعہ کو بنظر شہرت مختصراً بیان کیا ہے وہان تاریخی مضامین اور معتبر تواریخ سے اخذ کرکے اکثر حاشیہ مین اور کم نفس کتاب مین بڑہا دیے مین نے مختصر کا اختصار کہین جایز نہین کہا۔ البتہ بعض مقامات مین اختلاف آرا سے قطع نظر کرکے صرف علامہ کی تحقیق لکہہ دی ہے —

اس مین حضرت نوح علیہ السلام کیوقت سے جناب عیسی ابن مریم علیہم السلام کے بعد تقریباً چہٹی صدی عیسوی تک کے حالات اور انساب لکہے ہوئے ہین۔ انبیاء بنی اسرائیل و عرب علیہم السلام اور ملوک یمن و بابل و نینوے و موصل و فراعنۂ مصر و عمالقہ وغیرہ وغیرہ کے انساب و حکومت اور ان کے سچے سچے واقعات بیان کیے گئے ہین۔ وَاللہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ۔

احمد حسین غفر اللہ ذنوبہ

الہ آباد

۱۰ — ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام تاریخ علامہ ابن خلدون رح کی مختصر سوانح عمری

علامہ نے اپنی سوانح عمری تاریخ کے اخر مین تحریر کیا ہے لیکن ہم ترجمہ تاریخ سے پہلے اسکو ہدیہ ناظرین کیا چاہتے ہیں اس مناسبت سے کہ جسکی تاریخ کا ترجمہ قدر افزاؤن کی خدمات مین پیش کئے جانیکی عزت حاصل کر رہا ہو اوسکی سوانح عمری سے آگاہی پیدا کرلینی مختصر طور پر کیون نہو۔ بظاہر ضروری معلوم ہوتی ہے۔ لہذا ہم بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بہت ہی اختصار کے ساتھ علامہ موصوف کی سوانح عمری دایرۃ المعارف اور نیز علامہ کی تاریخ سے اخذ کرکے تحریر کرتے ہین۔ آئیے کسی قدر حصہ اپنے قیمتی وقت کا صرف کرکے اوس باغ کی بھی سیر کرلیجئے جہانکہ علامہ سا ہونہار نونہال نشو و نما پاکر ایسا خوشنما سایہ دار درخت ہوا ہے کہ جسکے سایہ مین حشر تک دنیا تاریخ کی آیندہ نسلین آرام سے بیٹھکر مستفید ہونگی۔

نام و نسب و ولادت مشہور مورخ ابن خلدون کی کنیت ابو زید نام عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن محمد بن حسن بن محمد بن جابر بن محمد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن خلدون الاشبیلی المغربی الحضرمی ہے اور حضرموت (بلاد یمن) کے رہنے والے وائل بن حجر کی نسل سے تھے جو بلاد عرب مین معروف اور جسکو جناب رسول مقبول صلعم

کی صحبت نصیب ہوئی ہے۔ ابو محمد بن حزم۔ کتاب الجمہرہ سے وائل کا نسب اسطرح نقل کرتا ہے

"وائل بن حجر بن سعد بن مسروق بن وائل ابن النعمان بن ربیعہ بن حرث بن عوف بن عدی"
"بن مالک بن شرحبیل بن حرث ابن مالک بن مرہ بن حمیر بن زید بن الحضرمی بن عمرو بن عبداللہ"
"بن عوف بن جردم بن جرسم ابن عبد شمس بن زید بن لوی بن شبت بن قدامہ"
"بن اعجب بن مالک بن لوی بن قحطان"

ابو عمر بن عبد البر نے استیعاب مین ذکر کیا ہے کہ وائل جناب رسول مقبول صلعم کی خدمت مین وفد ہوکر آئے تھے جناب موصوف نے وائل کے بیٹھنے کو اپنی چادر بچھا دی تھی اور اوسپر انکو بٹھایا تھا اور یہہ دعا فرمائی تھی اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّ وَلَدِہٖ وَ وَلَدِ وَلَدِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (اے خدا برکت دے وائل بن حجر مین اور اوسکے لڑکے اور لڑکے کے لڑکے مین روز حشر تک)۔

تیسری صدی کی اخیر مین جسوقت امیر عبداللہ مروانی کے اقبال کا پھریرا کامیابی کی ہوا مین اڑرہا تھا اسوقت اس مورخ کا جد اعلیٰ خلدون ابن عثمان حضرموت (بلاد یمن) سے اندلس مین آیا اور قریہ قرمونہ مین جہان پر اوسکے ہمقوم مقیم تھے چندے قیام کرکے اشبیلیہ کیطرف چلا آیا ابن حیان اور ابن حزم وغیرہما تحریر کرتے ہین کہ خلدون کا خاندان اشبیلیہ مین نہایت عزت اور احترام سے ریاست و حکومت کے ساتھہ کل زمانہ حکومت بنو امیہ مین زمان الطوائف تک مقیم رہا گو اخیر اخیر اس خاندان سے امارت و حکومت جاتی رہی تھی لیکن جب ابن عباد کا اشبیلیہ پر تسلط ہوا تو پھر بنو خلدون رتبہ وزارت سے مشرف کئے گئے۔ ساتوین صدی کے وسط مین جسوقت بلاد القہ ابن ادفونش کے قوی حملون سے اشبیلیہ پائمال ہونے لگا اور اکثر قبائل عرب مضمحل اور فنا ہو چلے تو اسوقت بنو خلدون اشبیلیہ سے جلا وطن ہوکر سبتہ مین چلے آئے پھر بعد چندے یہان سے بھی برداشتہ خاطر ہوکر تونس مین آبسے۔ ابو یحیٰی سلطان تونس بنو خلدون کی اس درجہ

عزت کرتا تھا کہ جب کبھی وہ ٹونس سے باہر جاتا تھا تو بنو خلدون کو اپنے قائم مقام چھوڑ جاتا تھا لیکن اس خدمت سے علامہ کے والد محمد بن ابو بکر محمد نے کنارہ کشی کی اور بدولت اسلاف کے علم و فضل مین اعلیٰ درجہ کا کمال پیدا کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ غرہ رمضان ۷۳۲ھ مین علامہ پیدا ہوا اور ۷۴۹ھ مین اسکے والد کا انتقال ہوا۔

تعلیم و سفر اسنے علامہ ابو عبد اللہ محمد بن نزال انصاری سے قرآن شریف افراداً و جمعاً بقرأت سبعہ اور کتاب التفسیر لاحادیث الموطا۔ کتاب التمہید۔ کتاب التسہیل مختصر ابن خطیب وغیرہ پڑھا اسی اثنا مین علوم عربیہ اپنے والد سے اور اساتذہ کرام شیخ ابو عبد اللہ محمد حربی۔ ابو عبد اللہ شواش۔ ابو العباس احمد وغیرہم سے کتب درسیہ اصول اور فقہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحیانی اور ابو القاسم محمد سے معانی تفسیر فلسفہ منطق۔ ریاضی۔ حساب۔ اور علوم لسان وادبیہ ابو عبد اللہ محمد بن بحر سے حاصل کیا کتب اشعار ستہ اور حماسہ اور کچھ اشعار متنبی کے اور چیدہ چیدہ اشعار کتاب الاغانی کے حفظ کئے اور احادیث شریف کی اجازت امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن جابر سے حاصل کی اور انہین سے علامہ کو اجازہ عامہ حاصل ہوا ۷۵۳ہجری مین ابو محمد بن تافراکین کے ساتھ ٹونس سے بلاد ہوارہ مین چلا آیا اس مقام پر ہواریون سے لڑائی ہوئی کل مال و اسباب لٹ گیا علامہ جان بچا کر کمال بے سرو سامانی سے محمد ابن عبدون مالک سبتہ کے پاس چلا گیا۔ ابن عبدون نے پورا سامان سفر درست کر کے ایک قافلہ کے ساتھ مغرب کیطرف روانہ کر دیا۔ مقام قفصہ مین پہنچکر فقیہ محمد ابن مزنی کے انتظار مین چندے ٹھہرا رہا۔ جب محمد ابن مزنی قفصہ مین آگیا تو اوسکے دوسرے روز یہہ دونون رفیق زاب کیطرف روانہ ہوئے مقام بسکرہ تک دونون کا ساتھ رہا ایام سرما کا زیادہ حصہ یہین منقضی ہوا سردی پورے طور سے ختم نہوئی تھی ہنوز گلابی جاڑا باقی تھا کہ بسکرہ سے علامہ تلمسان مین چلا آیا اور ذی علم ابن ابو عمرو نے شرف

ملازمت حاصل کر کے تحصیل وتکمیل علوم باطنی مین مصروف ہوا ۷۵۵ھ ہجری مین سلطان
ابو عنان المرینی جسوقت فاس مین آیا تو اُسنے علامہ کی خداداد قابلیت کی بیحد قدر افزائی
کی کہ اسکو زاویہ گمنامی سے نکالکر توقع سے زیادہ تکریم واحترام کیا اور اپنے دیوان انشاو
توقیع کا اسکو سر دفتر مقرر کر لیا علامہ نے اسکی تعریف مین ایک قصیدہ بھی بوقت ملازمت
پیشکش کیا تھا یہان بھی اسنے باوجود اس عہدہ کے تعلیم وتعلم سے اپنے کو غافل و عاطل
نہین رکھا مشائخین علم ابو عبد اللہ محمد ابن الصفار المراکشی - ابو عبد اللہ المغربی التلمسانی - ابو
عبد اللہ محمد ابن احمد شریف العلوی - ابو القاسم محمد ابن یحیٰی برجی - ابو عبد اللہ محمد ابن عبد الرزاق
رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی خدمات مین بغرض استفادہ حاضر ہوتا رہا۔

قید اور رہائی اوائل ۷۵۸ھ سے حاسدین کے آنکھون مین علامہ کا یہ رتبہ کانٹا سا
کھٹکنے لگا سلطان سے وقتاً فوقتاً بُرائیان وغیبت کرتے رہے لیکن سلطان کو اسکی
طرف سے سوء ظنی نہ پیدا ہوئی اتفاق سے انہین واقعات کے اثنار مین علامہ کے
رسمی تعلقات امیر محمد والی بجایہ سے بڑھگئے اس وجہ سے کہ زمانہ حکومت موحدین
مین علامہ کے خاندان کو اُسکے خاندان سے بڑا تعلق تھا حاسدین نے مناسب
موقع پاکر سلطان سے یہہ خبر دیا کہ "امیر محمد صاحب بجایہ بھاگنے والا ہے اور ابن خلدون
اوسکا مشیر و معین ہے" سلطان نے بلا تحقیق واقعہ دونون کو قید کر دیا۔ بعد چندے
امیر محمد تو آزاد کر دیا گیا لیکن یہہ ناکردہ گناہ بدستور پابزنجیر رہا تا آنکہ بعد انتقال سلطان
وزیر حسن بن عمرو نے اخیر ۷۵۹ھ ہجری مین قید سے رہا کر دیا - علامہ
نے اپنے وطن کا قصد کیا لیکن وزیر موصوف نے روک لیا اور اوسکے عہدہ پر اوسکو
بحال کر دیا بعد اسکے ۷۶۰ھ مین سلطان ابو سالم مرینی بغرض ملک گیری اندلس سے تلمسان
مین آیا اور علامہ کو اپنے ہمراہ تلمسان سے فاس مین لایا - اتفاق زمانہ اسکو کہتے ہین
کہ چندروز بھی آزادی سے بسر نہ کرنے پایا تھا کہ خطیب ابن مرزوق - سلطان پر غالب

آیا اور اس بیچارہ کو پھر قید کی سیر کرنی پڑی۔ بعد چندے وزیر عمرو بن عبداللہ نے بوجہ مراسم قدیمہ پھر اسکو قید سے آزاد کر کے اوسکے عہدہ پر اوسکو قائم رکھا۔

سفر و سیاحت پھر اوائل ۷۶۴ھ ہجری مین اسکے دل نے اندلس کے پر فضا میدان کے سیر کیطرف کھینچا باوجودیکہ وزیر عمر اس عزیمت سے مخالفت کر رہا تھا لیکن اسکے مشتاق دل نے چین سے نہ رہنے دیا۔ جبل الفتح (جبل الطارق) کی خوشنما و پر فضا صورتین دکھلاتے ہوئے ۸ ربیع الاول سنہ مذکور کو غرناطہ مین پہنچا دیا۔ سلطان ابوعبداللہ المخلوع نے اسکے تشریف آوری کو مغتنمات سے شمار کر کے کمال بشاشت و مسرت سے استقبال کیا اور اپنے خاص محل مین ٹھہرایا۔ بلکہ اسکی بود و باش تو اسی امر کی شہادت دے رہی تھی کہ اب علامہ غرناطہ ہی مین پیوند زمین ہوگا۔ لیکن کسی غیر ضروری۔ خلاف متوقع وجہ سے برداشتہ خاطر ہو کر غرناطہ سے رخصت ہوا اور فاس ہوتا ہوا ۷۶۶ھ مین وارد تلمسان ہوا۔ ان کل مقامات مین علامہ کی بڑی آوبھگت ہوئی بڑے بڑے معزز عہدون سے ممتاز کیا گیا حکام بلاد نے مقبولیت اور اعزاز کی آنکھون سے دیکھا درحقیقت وہ اسی امر کا مستحق تھا کہ وہ سلاطین اور عام خلائق کے مابین ایک دوسرے سے تعلق اور محبت پیدا کرنے کا واسطہ ہوتا امیر ابوعبداللہ کا اسکو اپنا حجابہ (وکیل) بنانا نہایت صحیح اور درست اور امراء کا اسکو اپنا سفیر مقرر کرنا بیحد موزون تھا۔

تاریخ کی تالیف تلمسان ہی کو یہ شرف حاصل ہونا لکھا تھا کہ علامہ نے بعد سفر و سیاحت کے اس مقام پر جم کر چار برس تک قیام کیا اور یہین اوسنے اپنی معتبر
۱۰ ۔۔نہ کو لکھنا شروع کیا۔ مقدمہ تاریخ خاطر خواہ مرتب کرکے بوجہ شدت
۔ ۷۸۰ھ ہجری مین ٹونس کیطرف اس غرض سے
۔۔ ٹونس کی آب و ہوا بوجہ

مولد و مسکن قدیم ہونگی اسکے رگ و ریشہ مین ایسی سرایت کئے ہوے تھی کہ تھوڑے ہی دنون مین صحیح و تندرست ہو کر حسب معمول درس و تدریس و تالیف مین مشغول ہو گیا اخبار بربر و زناتہ۔ دولتین عباسیہ و امویہ ما قبل الاسلام یہین تحریر کیا۔

سفر اسکندریہ و حج کعبہ شعبان ۷۸۴ھ ہجری کے کسی تاریخ مین جسوقت کہ سلطان تونس دوسرے سفر کی تیاری کر رہا تھا علامہ بھی بخیال حسد حاسدین برداشتہ خاطر ہو کر باجازت سلطان اسکندریہ کیطرف روانہ ہوا۔ بعد چالیس یوم کے اسکندریہ پہنچا ایک مہینہ کامل بقصد حج بیت اللہ ٹھہرا رہا لیکن اتفاق زمانہ نے حج سے روک کر اسکو قاہرہ مین پہنچادیا ابتداً دار العلوم جامع ازہریہ مین جسکی شہرت آجتک آپ لوگون کے کانونکو محظوظ کر رہی ہے درس و تدریس مین مصروف ہوا بعد چندے سلطان مصر نے طلب کر کے ۷۸۶ھ ہجری مین مذہب مالکیہ کا قاضی مقرر کیا اسی زمانہ مین اسکے اہل و عیال مغرب سے براہ دریا مصر کو آرہے تھے لیکن مصر کے قریب پہنچکر ہواے مخالف سے کل اہل سفینہ غرق ہو گئے علامہ کو اس حادثہ غیر متوقع نے کچھ ایسا پریشان کر دیا کہ اسنے قاہرہ سے چلے جانیکا قصد کر لیا لیکن تاہم تین برس تک بخیال سلطان اور احباب و اصدقاء کے کہنے سننے سے قاہرہ مین ٹھہرا رہا۔ رمضان ۷۸۹ھ ہجری مین حج کرنیکو گیا ۷۹۰ھ ہجری ماہ جمادی الاول یا ثانی مین حج کر کے مصر واپس آیا اور اپنے معتبر و معتمد تالیف (یعنی تاریخ) کو ۷۹۷ھ مین ختم کر کے سلطان ابو فارس عبد العزیز ابن السلطان ابو الحسن المرینی کے خدمت مین پیش کیا اسکے بعد اہل اندلس و مغرب نے بہت ہاتھ پاؤن مارے سیکڑون خطوط لکھے لیکن اسنے مصر سے سفر کا کیا ذکر ہے بقصد اندلس حرکت تک نہ کی تا آنکہ ۸۰۸ھ ہجری مین رحمت الہی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون

کتاب ثانی جلد اول

نحمدہ علی آلائہٖ و نصلی علی سید انبیائہٖ و علی آلہٖ و احبائہٖ

انساب عالم

یہ بات باتفاق علماء نسب ثابت ہو چکی ہے کہ ابو البشر (آدمیون کے باپ) آدم علیہ السلام ہین۔ اور انہین کے اولاد و احفاد کے نسل سے نوح علیہ السلام تک تعمیر عالم و عمران ارض ہوتی رہی۔ اور حسب ضرورت و اقتضاء وقت انبیاء مثل شیثؑ ادریسؑ اور ملوک ہوتے رہے جب ان لوگون مین بت پرستی۔ شرک کفر۔ الحاد حد سے بڑھ گیا تو نوح علیہ السلام کی دعاء رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا (ترجمہ اے پروردگار زمین پر کسی کافر کے شہر کو نہ چھوڑ) سے عالمگیر طوفان آیا۔ اور سوائے اہل کشتی کے کوئی متنفس اوس عذاب جانکاہ سے جان بر نہوا۔ چونکہ اہل سفینہ سے نہ تو اپنے بعد کوئی اولاد چھوڑی اور نہ اونکے توالد و تناسل

کاسلسلہ چلا ابنائے علیہ کل اہل عالم نوح علیہ السلام کے نسل سے ہین اور جناب موصوف ابوالبشر ثانی عالم کے ہین انکا نسب حسب توریت مقدس واتفاق نسابین نوح ابن لامک (یا لمیک) ابن متوشلخ ابن خنوخ (یا اخنوخ یا اشخ یا لخنخ) ابن یرد (یا یرد) ابن مہلائل (یا ماہلائل) ابن قائن (یا قینن) ابن انوش ابن شیث نبی ابن آدم علیہ وعلی نبینا الصلواۃ والسلام ہے۔ شیث کے معنی عطیۃ اللہ کے ہین ابن اسحاق لکھتا ہے کہ ادریس نبی کا نام خنوخ تھا لیکن اور نسابین اسکے مخالف ہین اور حکمار قدیم کا زعم یہہ ہے کہ ادریس نبی وہی ہین جو فن حکمت مین ہرمس حکیم کے نام سے مشہور ہین واللہ اعلم ان اسمار مین اختلاف اسوجہ سے ہوا ہے کہ اہل عرب نے اسمار مذکورہ کو اہل توریت سے لیا ہے اور یہہ امر بدیہی اسے ہے کہ مخارج حروف لغات اہل توریت مباین ومخالف مخارج حروف لغات اہل عرب ہین۔

ژندخوانان فارس اور بیددانان ہند ماجرائے طوفان سے انکار کرتے ہین لیکن بعض علمار فارس یہہ کہتے ہین کہ طوفان صرف بابل کے زمین مین آیا تھا حالانکہ کتب سماویہ اس طوفان عالمگیر کی پوری طور سے شہادت دے رہی ہین نوح علیہ السلام کے صرف تین لڑکون سام۔ حام۔ یافث سے تمام امم عالم پیدا ہوئے یافث بڑے حام چھوٹے سام مجھلے تھے۔

طبری نے باب احادیث مرفوعہ مین ایسا ہی تخریج کیا ہے اور یہہ کہ سام ابوالعرب (پدر عرب) اور یافث ابوالروم (پدر روم) اور حام ابوالحبش والزنج (پدر حبش و زنگ) ہے اور بعض مین یون مذکور ہے کہ سام ابوالعرب والفارس والروم (پدر عرب وفارس وروم) اور یافث ابوالترک والصقالبہ و یاجوج و ماجوج (پدر ترک وصقالبہ ویاجوج وماجوج) اور حام ابوالقبط والسودان والبربر (پدر قبط وسودان وبربر) ہے اسیطرح ابن مسیب اور وہب ابن منبہ سے روایت کیجاتی ہے۔ بہرحال اگرچہ حادثہ

صیح مان لیجائین تو یہ اجمالی انساب ہین محققین نسابین نے جو انساب کی تفریعین ذکر کی ہین اونکے روسے کوئی صیح نقل ہونی چاہیئے طبری نے لکھا ہے کہ نوحؑ کا ایک لڑکا کنعانؔ جسکو عرب یام کہتے ہین طوفان مین ہلاک ہوا اور دوسرا لڑکا عابر نامی قبل طوفان انتقال کر چکا تھا۔ ہشام نے لکھا ہے کہ نوحؑ کے ایک لڑکا اور تھا جسکا نام بوناحر تھا لیکن جسپر تمام علماء تاریخ نے اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ سلسلہ توالد و تناسل انہین تین لڑکے حام۔ سام۔ یافث سے چلا۔ اور یہی بعد ابو البشر ثانی نوح علیہ و علی نبینا الصلوۃ والسلام تمام عالم کے مورث اعلیٰ ہین

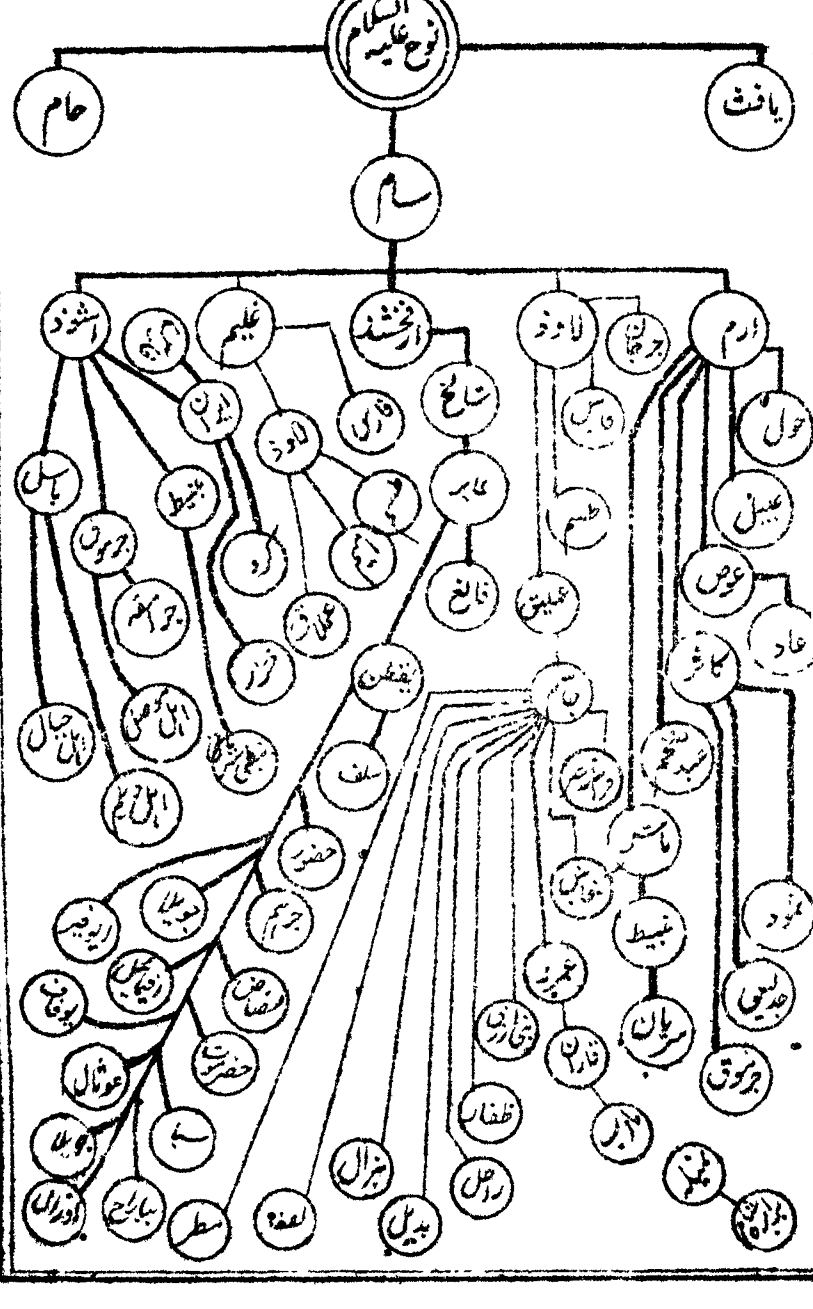
سام کی اولاد سام ابن نوح کے اولاد سے عرب اور ابراہیمؑ اور اونکے لڑکے ہین ابن اسحاق نے نقل کیا ہے کہ انکے پانچ لڑکے ارفخشذؔ۔ لاوذؔ۔ آرمؔ۔ اشوذ۔ غلیمؔ تھے گو اولاد لاوذ ابن سام کا توریت مین کچھ ذکر مذکور نہین ہے لیکن ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ لاوذ سے طسمؔ۔ عملیقؔ۔ جرجانؔ۔ فارسؔ چار لڑکے پیدا ہوئے عملیقؔ سے عمالقہ کا گروہ ہے جنمین سے فراعنہ مصر۔ کنعانین۔ برابرہ شام بنی لف بنی ہزان بنی مطرؔ۔ بنی ارزقؔ۔ بدیلؔ۔ راحلؔ۔ ظفار ہین آرم ابن سام کے چھہ لڑکے عبیلؔ۔ عبد ضخمؔ۔ عوصؔ۔ کاثرؔ۔ ماشؔ۔ (یا مشیخ) حول ہوئے عاد بن عوص زمین احقاف مین حضرموت کے گرد و نواح مین رہتا تھا اور اولاد کاثر سے ثمودؔ۔ جدیسؔ۔ جزمنوق ہین ثمود کا مسکن شام و حجاز کے مابین مقام

نوٹ۔ کنعان کا ذکر توریت مین نہین آیا ہے اور قرآن مین اسکا نام تو نہین آیا ہے لیکن اسکے واقعہ حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی پر اسکے نہ بیٹھنے وغیرہ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی کنعان ہے کیونکہ کنعان کے سوا نوحؑ کا کسی لڑکے کا غرق ہونا بیان نہین ہوا اور ... لڑکا تھا قرآن مین ابن کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے اور عرب ... لڑکے کو بیٹے ہین ...

جرمین تہا طبری روایت کرتا ہے کہ عاد - ثمود - عبیل طسم - جدیس - امیم عملیق کو اللہ
تعالے نے زبان عربی سکہلا یا تہا یہی لوگ عرب عاربہ کہلاتے ہین - اور کبہی
یقطن بہی عرب عاربہ سے شمار کیا جاتا ہے اور عرب عاربہ کو عرب بادیہ بہی
کہتے ہین - انکا وجود اب کہین نہین پایا جاتا - سب کے سب ہلاک ہوگئے -
ہشام ابن محمد کا یہ خیال ہے کہ نبطی - اولاد نبیط بن ماشش بن ارم سے
اور سریان بنی سریان بن نبیط سے ہین - اشوذ ابن سام کے چار لڑکے
ایران - نبیط - جرموق - باسل ہین - ایران سے فارس و کرد اور
خزر - نبیط سے نبط اور سریان - جرموق سے جرامقہ اور اہل موصل - باسل
سے اہل دیلم اور اہل جبال ہین - ہکذا اروداہ ابن سعد - غلیم ابن سام کے
لڑکے فارس اور لاوذ ہین اور لاوذ کے تین لڑکے طسم - امیم - عملاق
مشہور ہین - ارفخشذ ابن سام یہ وہی بزرگ ہے جسکو عالم مین یہ شرف
حاصل ہوا کہ اسکے نسل سے انبیاء کرام و رسل عظام ہوگئے اسکے خاندان
مین جسطرح نبوت کا سلسلہ نسلاً بعد نسلاً چلتا نظر آتا ہے اسیطرح سلطنت
نے بہی اسکا ساتہ دیا ہے - اس کے صلب سے شالخ اور شالخ کے
کے صلب سے عابر پیدا ہوا عابر کے دو لڑکے تھے ایک فالغ اور دوسرا
یقطن محققین نسابہ کے نزدیک اسکو قحطان لکھتے ہین کیونکہ عرب نے
یقطن کو معرب کرکے قحطان بنا لیا ہے - فالغ سے ابراہیم اور انکی نسلین ہین
جیساکہ آیندہ بیان کیا جائیگا - اور یقطن سے بہت سے شاخین نکلی ہین توریت
مین انمین سے تین مرداد - معربہ - مقاض کا ذکر ہے حالانکہ خدسم - حضورموت
سبا - حضرموت - بیارام - اوزال - دقلا - عوثال - ابیمائیل - ایوفیر - حویلا
- یوفاف - اسی یقطن ابن شام کے نسل سے ہین حضور اور سالف اہل صلغات

کے مورث اعلیٰ ہیں اور سبا یمن و حمیر و تبابعہ کا ۔ ایوفیر ہند و سندھ کا جد اعلیٰ ہے

شجرۃ النسب بنی سام

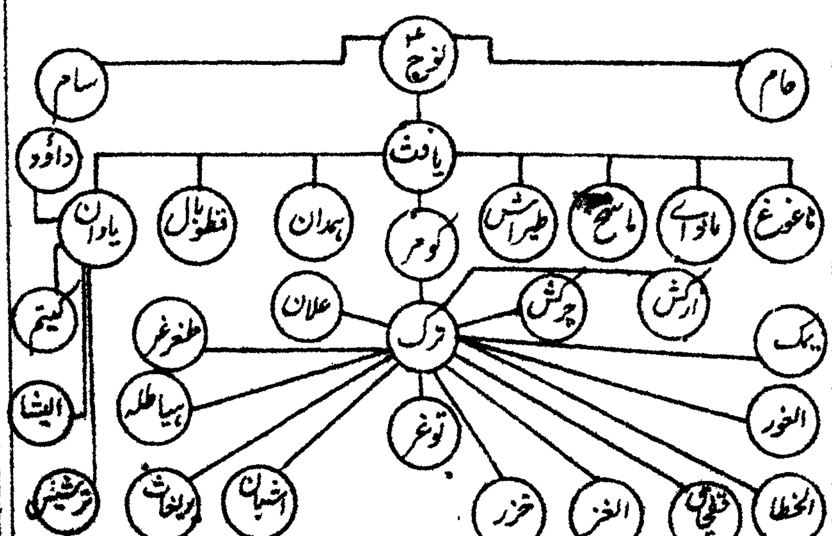


یافث کی اولاد یافث ابن نوحؑ کے اولاد سے باتفاق نسابہ اہالیان ترک چین - صقالبہ - یاجوج و ماجوج ہین اور ان دونون (یاجوج و ماجوج) مین کچھ اختلاف ہے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے یافث کے سات لڑکے کومر - یاوان ماغوغ - قطوبال - ماشخ - ماذاے - طیراش تھے - جیسا کہ توریت مین ہے اور ابن اسحاق نے شمار کیا ہے اسرائیلیات کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ توغزا ابن ترک ابن کومر سے اہل خزر - اور اشبان ابن ترک سے صقالبہ - اور ریفاث ابن ترک سے فرنج ہین ترک کی کل شاخین کومر کی اولاد سے ہین علامہ ابن سعید ترک کو عامور ابن سویل ابن یافث کیطرف منسوب کرتا ہے حالانکہ عامور اور کومر دو شخص نہین ہین - کومر ہی کو عامور بھی کہا کرتے تھے - ہمارے خیال مین پھر بھی ان دونون روایتون مین اختلاف باقی رہا کیونکہ علامہ ابن سعید کے تحریر صاف طور سے شہادت دے رہی کہ عامور یافث کا پوتا ہے اور توریت سے یہ مفہوم ہو رہا ہے کہ کومر یافث کا لڑکا ہے - واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کومر ابن یافث سے ترک پیدا ہوا اور ترک کے اجناس سے غوز - خزر - قفچاق - (یا غفشاخ) یمک - علان جسکو آز بھی لکھتے ہین چرکس (یا جرکس) ازکش - طغرغز (جسکو تتر بھی لکھتے ہین اور ارض طمغاج مین رہتے تھے) خطا - الغز - توغزا - اشبان - ریفاث - سیا طلہ ہین طغرغز تاتاریون کا - اور الغز سلجوقیون کا اور سیا طلہ خلجیون کا اور ریفاث فرنج کا - اور خزر ترکمان کا مورث اعلیٰ ہے - لیکن بعض علمائے نسب کی تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکمان اولاد توغزا سے ہین یاوان ابن یافث کے (جسکو یونان بھی کہتے ہین) چار لڑکے داود بن الیشا - کیتم

ترشیش پیدا ہوئے تھے کیتم کو علماء نسب ابوالروم (پدر روم) اور ترشیش کو اہل طرسوس کا مورث اعلے بتلاتے ہین اور ماغوغ ابن یافث کے نسبت عام طور سے یون مشہور ہو رہا ہے کہ یاجوج اسیکے صلب سے ہین - اہروشیوش مورخ روم نے قوط اور بطین کو بہی ماغوغ کی اولاد سے شمار کیا ہے قطوبال ابن یافث کے اولاد نے بہی خوب خوب نسلی ترقیان حاصل کین اسکی نسل سے مشرق مین اہل چین اور مغرب مین المان (جرمن) والے ہین بعض لوگون نے افریقہ مین بربون اور زنج کو بہی قطوبال ہی کے نسل سے شمار کیا ہے - اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اہل اندلس بہی اسیکے نسل سے اور انسے قدیم ہین -

ماشح ابن یافث کیطرف اہل خراسان منسوب کئے جاتے ہین اور ماذاے ابن یافث سے صرف ایک لڑکا دیلم جسکو زبان عبرانی مین ہامان کہتے ہین پیدا ہوا اور طیراش ابن یافث سے ایک لڑکا فارس پیدا ہوا بخیال اسرائیلین طیراش کی اولاد خراسان مین صاحب دولت وحکومت تہی لیکن اب اونکے قبضہ اقتدار مین زمام حکومت و سلطنت نرہا -

شجرۃ النسب بنی یافث



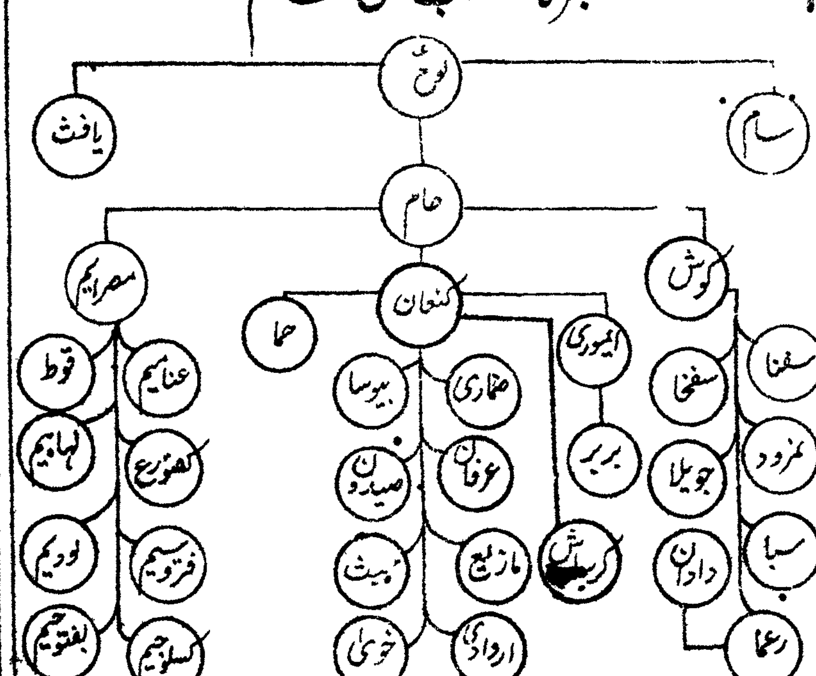
حام کی اولاد حام ابن نوحؑ کی اولاد سے سوڈان - ہند - سند - قبط - کنعان
بالاتفاق ہین لیکن پچھلے دو مین اختلاف ہے جیسا کہ توریت مین ہے - ان کے
چار لڑکے ۱ مصر (یا مصرایم) - ۲ کنعان - ۳ کوش - ۴ قوط تہے -

مصر ابن حام کے سات لڑکون مین سے ۱ لہابیم - ۲ لفتوحیم - ۳ لودیم کا کچھ
حال نہ تو کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے اور نہ انکا کچھ ذکر توریت مین ہے
باقی رہے ۱ کسلوحیم - ۲ فتروسیم - ۳ کفتورع - ۴ عنامیم یہ سب اسکندریہ اور
اطراف اسکندریہ مین آباد و سکونت پذیر ہوئے کنعان ابن حام کے
بارہ لڑکے (۱) صیدون (اطراف صیدا مین اسکی نسل ہیی) (۲) اموری
(۳) کرساشی (ان دونو کی اولادین شام مین رہتی تہین [illegible] بعد
غلبہ یوشعؑ افریقہ کیطرف چلی گئین) (۴) یبوسا (یہ بیت المقدس مین
رہا اور یہین اسکی نسل نے ترقی کی - بعد غلبہ داودؑ اسکی اولاد افریقہ و
مغرب کیطرف بہاگ گئی - ظاہرا قیاس شہادت دیتا ہے کہ بربری
انہین مفرورین کی اولاد سے ہون - گو محققین علماء نسب نے انکو مازیغ
ابن کنعان کی اولاد سے بتلایا ہے ممکن ہے کہ مازیغ انہین لوگون سے
ہو) (۵) مازیغ (۶) حیث (عوج بن عناق یا عنق اسیکی نسل کا مشہور
بادشاہ ہے) (۷) عرقان (۸) اروادی (۹) حوی (ان لوگون نے اپنا
قیام گاہ نابلس کو قرار دیا) (۱۰) سبا (یہ طرابلس مین رہا) (۱۱) صمارا
(اسنے حمص کو جائے سکونت ٹہرایا) (۱۲) حما (اسکا فرودگاہ انطاکیہ تہا)
مشہور اور کتب تواریخ مین مذکور ہین [illegible] ابن حام کے پانچ لڑکون
۱ سفنا - ۲ سبا - جو [illegible] ابل بہ قہ کا مورث [illegible] ہے ۳ رعما - ۴ سفنی کا ذکر
توریت مین بہی ہے لیکن ہشام ابن محمدؒ کی روایت شہادت دیتی ہے

کہ نمرود۔ کوش ابن حام کا چھٹا لڑکا ہے۔

قوط ابن حام سے ایک لڑکا قبط پیدا ہوا اور یہی بخیال بعض علماء قبطیونکا نسب جد اعلیٰ ہے۔ سوڈانیون اور حبشیون کے نسبت طبری کی روایت کافی طور سے شہادت دے رہی ہے کہ یہہ دونون ایک ہی جنس اور ایک ہی نخل کے شاخ یعنی حام ابن نوحؑ کی اولاد سے ہین۔ ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ کنعان ابن حام کا ایک لڑکا اور علاوہ اون بارہ لڑکون کے کوش نامی تھا جس کے صلب سے نمرود پیدا ہوا تھا۔

شجرۃ النسب بنی حام



نوح کا حلیہ مورخ علامہ ابن خلدون نے شاید بوجہ شہرت نوحؑ کے حالات سے بالکل اعراض نہین کیا لیکن ہم یہ نہین چاہتے کہ شائقین فن تاریخ کو زمانہ اپنے اسلاف کے حالات سے ناواقفیت پیدا کرنیکے مہلت نہین دی

وہ اس سے محروم رہا مین اسوجہ سے ہم نوحؑ کے اون حالات سے
جو کہ مشہور و معروف ہین اعراض کر کے ضروری ضروری باتین عرض
کرنیکی جراءت کرتے ہین۔ عجب نہین کہ ہمارے مشتاق ناظرین اپنے
عزیز وقیمتی وقت کو کسیقدر ان حالات کے دیکھنے مین بہی صرف کردین
سب سے پہلے نوح علیہ ، وعلیٰ نبینا الصلواۃ والسلام کو یہ شرف
حاصل ہوا ہے کہ بعد ادریسؑ کے نبوت سے وہ سرفراز کیے گئے یہ پہلے
نبی ہین کہ انکی شریعت نے آدمؑ کی شریعت کو منسوخ کیا انکی دعا سے
کفار و ملحدین عذاب آلہی مین گرفتار ہوئے سب سے پہلے آپ ہی نے نماز
کے اوقات حسب مشیت ایزدی مقرر فرمائے

نوحؑ کا چہرہ نرم اور سر ذرا طول کیجانب مائل تہا آنکھین بڑی بازو
پرگوشت - پنڈلیان پتلی - رانین موٹی تہین - ماشاء اللہ جیسی آپ
کی ڈاڑہی بڑی تہی ویساہی قد و قامت بہی موزون اور مزاجمین غصہ
تہا پچاس برس کے عمر مین نبی ہوئے - چہہ سو برس تک وعظ
و پند کرتے رہے - لیکن بدنصیب قوم نے گمراہی و کفر و الحاد سے
سونہہ نہ پہیرا آخر الامر آپکی دعا کے بد سے جسوقت آپکی عمر چہہ سو برس سے متجاوز ہو کر دوسرے مہینہ کے
سترہ دنکی ہوچکی تہی ایک عالمگیر طوفان آیا جس سے کفار ہلاک ہوئے اور مومنین نے نجات پائی طوفان کے
واقعات کو ہم بوجہ شہرت نہین ذکر کیا چاہتے ہان البتہ اسقدر لکھدینا مناسب سمجھتے ہین کہ یہ طوفانی پانی زمین پر
ایکسو پچاس دن تک ہا دسوین جب کہ کشتی جسپر جناب نوحؑ معہ اہل و عیال اور چالیس آدمیون کے
سوار تہے جبل جودی (جو ایک پہاڑ ہے جو کہ سرزمین جزیرہ مین ہے) ٹہری اور دسوین محرم کو
کشتی سے اوترکر قریہ قروی مین فروکش ہوئے اور اسکا نام سوق ثمانین
رکہا اس وجہ سے کہ اوس وقت وہ قریہ انہین اسّی

گہرون سے آباد کیا گیا تہا جو اسوقت تک اوسی نام سے موسوم ہے الغرض کشتی سے اوتر کر قیام پذیر ہونیکے بعد آپ اور اہل کشتی نے حسب حکم ایزد تعالیٰ قربانی کیا اور جب رمضان کا مہینہ آیا تو آپ نے روزے رکہے اور بعد طوفان کے تین سو پچاس برس زندہ رہے۔ اِس حساب سے آپکی عمر پورے ایکہزار سال کی ہوئی جیسا کہ کلام مجید فرقان حمید کی اس آیۂ کریمہ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا سے (اپنے قوم مین نوح ایکہزار سال رہے باستثنا پچاس برس یعنے نوسو پچاس ۹۵۰ برس بعد نبوت اور پچاس برس قبل نبوت کے) مفہوم ہوتا ہے۔ آدم علیہ وعلیٰ نبینا الصلواۃ والسلام کے انتقال کے وقت سے غرق ارض (یعنی طوفان) تک دو ہزار دو سو بیالیس برس ہوتے ہین۔ واللہ اعلم۔

طبقات عرب یہہ تو ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ لفظی ترجمہ ہم نہ کرینگے اور نہ اختلافات سے چندان بحث کرینگے مطلب کی بات ہاتہہ سے نہ جانے دینگے اور نہ کوئی تاریخی واقعہ فروگذاشت کرین گے اکثر مقامات پر ہم اپنے مشہور مورخ ابن خلدون سے بہی علیحدہ ہو کر گذر جائین گے لیکن نہ ایسا کہ مطلب خبط اور عبارت بے ربط ہو جائے اور قدردانان فن تاریخ کو دلچسپی نہو۔ آیئے! ہم آپ کو کل اون امور سے قطع نظر کر کے جنکو کہ نفس تاریخ سے کچہہ تعلق نہین اور نہ اوس سے آپ کو دلچسپی ہو سکتی ہے عرب کی جو کہ ہم لوگون کے آبا و اجداد کا اصلی مسکن ہے جس کے نام پر ہر مسلمان جان فدا کرنے کو ہر وقت مستعد رہتا ہے جہان ہمارا ہادی برحق سید الانبیا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مبعوث پیدا ہوا تہا۔ دکہواہ اوسی طرح سے سیر کرائین جس صورت سے ہمارے مشہور مورخ نے کتاب مذا المیون کی

خال خال کا نقشہ کہینچکر دکہلایا ہے۔

عرب[۱] کے حدود اربعہ (چار وحدین) جہان کہ بنی سام۔ بنی حام سے لڑبہڑکر بابل سے آئیوالے ہین یون بیان کی جاتی ہین کہ اس جزیرہ نما عرب کو پچہم کے طرف سے ابنائے باب المندب وبحر احمر (جس کے دوسرے طرف افریقہ ہے) اور پورب سے خلیج فارس اور اوتر سے فلسطین وملک شام اور دکہن سے بحر عرب گہیرے ہوئے ہے۔

یہہ بات قابل یاد رکہنے کے ہے کہ عرب چار طبقون پر اس طور سے تقسیم کیا گیا ہے کہ پہلے گروہ کو عرب عاربہ کہتے ہین بمعنی رساختہ فی العروبیۃ کما یقال لیلٌ الیل صومٌ صایم او بمعنی الفاعلۃ للعروبیۃ والمبتدعۃ لہا (یعنی اس گروہ کو عرب عاربہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ اس گروہ کو عربیت مین بہت دخل تہا جیساکہ عرب تمثیلاً کہتا ہے لیلٌ الیَلُ صَوْمٌ صَائِمٌ یا اسوجہ سے اس گروہ پر عرب عاربہ کا اطلاق ہوا کہ یہی گروہ عربیت کے فاعل اور مبتدع ہے) اور کبہی اس گروہ کو عرب بادیہ (بمعنی ہالکہ) سے بہی موسوم کرتے ہین اسوجہ سے کہ کوئی شخص ان کے نسل سے جہان مین باقی نہین رہا۔ اب باقی رہی یہہ بات کہ عرب کو عرب کیون کہتے ہین بجائے عرب کے اسکو دوسرے نام سے مشہور کرتے تو کیا ہرج تہا۔ اوسکی وجہ علامہ اور نیز اور مورخین نے یہہ ظاہر کی ہے کہ یہہ گروہ اپنے معاصرین مین بیان وفصاحت وبلاغت کلام و

---

[۱] پہلے یہہ ملک بوسیلہ خاکنائے سوئیز گوشہ شمال ومغرب مین براعظم افریقہ سے ملا ہوا تہا لیکن نہر سویز کے کہد جانے سے یہہ اس سے علیحدہ ہو گیا ہے لمبائی اسکی سترہ سو میل اور رقبہ دس لاکہہ میل مربع ہے۔ اب باشندونکی تعداد ایک کروڑ بیس لاکہہ بتائی جاتی ہے جس سے فی مربع میل ۱۲۔ آدمیون کی آبادی ہوئی۔

طلاقت لسان مین مشاہیر عالم سے تہے اور ظاہر اقیاس بہی اسی امر کا مقتضی ہے
گو ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ نکتہ بعد الوقوع ہے۔ بہر کیف یہہ گروہ جسکو عرب عاربہ
کہتے ہین انکی بہت سی شاخین ہین انا لجملہ عبیل۔ جدیس۔ عبد ضخم۔ حضور۔
عاد اولی۔ ثمود۔ عمالقہ۔ طسم۔ امیم۔ جرہم۔ حضرموت ہین یہہ اور جو لوگ کہ
عرب عاربہ سے انکی طرف منسوب ہوتے ہین وہ سب کے سب لاوذ ابن سام
ابن نوح کی اولاد سے ہین۔

اِس گروہ نے نہ تو اپنے رہنے کے لئے کوئی مکان بنایا تہا اور نہ بارہون
مہینے ایک مقام پر کبہی اپنا قیام نہ کہا تہا اگر آج اون کا باقتضائے مصلحت وقت
کسی صاف چٹان میدان مین قیام ہے تو کل بکریون۔ اونٹون کے خیال سے ہرے
بہرے بیابانون مین ہوگا۔ کہانے پینے کے بہی چندان محتاج نہ تہے کہ خواہ مخواہ
رزق کی جستجو مین اپنے کو جہان گرد بناتے۔ وہ ہمیشہ اونٹون۔ بکریون کے دودہ
و گوشت سے اپنی سیری کرلیتے تہے۔ کبہی کبہی جنگلی میوون اور صحرائی جوبے بہی
اپنے وسیع دسترخوان کو زینت دیدیتے تہے غرضکہ مصلحت وقت اور اونکی ضرورتون
نے اونکو اقلیم ثالث مین مابین بحر محیط مغرب سے اقصلائے یمن تک اور مشرق مین
حدود ہند تک رکہا اس گروہ مین بہی حسب ضرورت و مشیت ایزدی انبیاء کرام
مبعوث ہوئے تہے جیساکہ ہم تہوڑی دور آگے چلکر مفصل بیان کرینگے۔

• دوسرا گروہ عرب مستعربہ کہلاتا ہے یہہ گروہ جیساکہ عرب عاربہ سے نسبًا
قریب ہے ویساہی زمانًا بہی اسکو اوس سے قرب حاصل ہے اِس گروہ نے بہی
خوب خوب ترقیان کین۔ دولت۔ حکومت۔ عزت نے بہی مدتون اِس گروہ کا
ساتہہ دیا۔ حمیر اور کہلان اسی گروہ کے نامی خاندانون مین سے ہین۔
یہہ وہی گروہ ہے جس نے کہ عرب کے پہلے طبقہ (یعنی عرب عاربہ) پر غالب آکر

اونکی حکومت اور دولت کا نام عالم ہستی کے صفحہ سے ایسا مٹادیا کہ حشر تک نام کے سوا اون کا نشان کہین ڈہونڈہنے سے بہی نہ مل سکیگا۔

جرہم[۱] اسی دوسرے طبقہ مین شمار کیا جاتا ہے جس مین کہ آنے والے طبقہ ثالثہ کے مورث اعلی حضرت اسماعیلؑ پرورش پائینگے اور انہین سے عربی زبان سیکہینگے اور انہین حجازیون کیطرف مبعوث بہی ہونگے۔ انکا مسکن وماوا سرزمین یمن تہا۔ یمن کچہہ حدود جزیرہ نماعرب سے باہر نہین ہے بلکہ اوسی جزیرہ نما کا یہہ بہی ایک ٹکڑا اور حجاز کے جانب جنوب واقع ہے۔ یہہ لوگ اپنے بادشاہ کو تبع کہتے تہے۔ کلام پاک[۲] ربانی مین بہی اس قوم کا ذکر آگیا ہے۔ قحطان وغیرہ اور کل وہ لوگ جو کہ عرب تابعہ سے انکی طرف منسوب ہوتے ہین

[۱] جرہم جو کہ نسل عرب عاربہ سے تہا وہ زمانہ عاد اولی مین تہا اور یہہ جرہم قحطان ابن عابر کا لڑکا ہے۔ علماءنسب نے اسکو یمن کے عربون سے شمار کیا ہے۔ یعرب ابن قحطان نے اوسکو والی حجاز مقرر کیا تہا۔

[۲] کلام مجید کے چہبیسوین پارہ سورہ قاف کے پہلے رکوع کی اس آیت مین یون مذکور ہے کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ۝ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ۝ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ۝ یعنی تمہاری قوم سے پہلے اے محمدؐ جہٹلا چکے ہین نوحؑ کی قوم نوحؑ کو اور اہل رس اپنے نبی حنظلہ بن صفوان یا کسی اور نبی کو اور ثمود یعنی صالحؑ کی قوم صالحؑ کو اور عاد ہود کو اور فرعون موسیٰؑ کو اور لوطؑ کے بہائیون یعنی قوم لوط لوط کو اور اہل ایکہ یعنی بن کے رہنے والون شعیبؑ کو اور تبع کی قوم تبع کو ان سب نے جہٹلایا رسولونکو جیسا کہ جہٹلایا تمکو تمہاری قوم قریش نے تمکو پس واجب ہوا اونپر نزول عذاب۔ مفسرین رحمہم اللہ نے تحریر کیا ہے کہ تبع یمن مین ایک بادشاہ حمیری تہا جسکا نام اسعد بن ملکی کرب تہا اور کنیت اوسکی ابوکرب تہی پیغمبر پر ایمان لایا اور اپنی قوم کو خدا کی طرف بلایا لیکن قوم نے اسکو بہی جہٹلایا تہا۔

سب کے سب عابر ابن شالخ ابن ارفخشذ ابن سام ابن نوح علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام کے اولاد سے شمار کیئے جاتے ہین۔

تیسرے طبقہ کا نام عربہ [illegible] رب ہے اس کے مورث اعلی اسمٰعیلؑ نہ تو جزیرہ نما عرب کے رہنے والے تہے اور نہ انکی زبان عربی ہتی اِن کو معہ انکی مان ہاجرہ علیہا السلام کے ابراہیم بالہام ربانی وبہ استدعا سارہ علیہما السلام سرزمین مکہ مقام حجر مین چہوڑ آئے بنی جرہم مین آپ نے جسکا ذکر اجمالاً عرب مستعربہ مین ہوچکا ہے پرورش پائی اور اونہین سے زبان عربی سیکہی اوسی خاندان مین آپ کی شادی ہوئی اوسی سرزمین مین آپ کی آیندہ نسلون نے نمایان ترقیان حاصل کین۔ یہہ تیسرا طبقہ جسکو فالخ ابن عابر ابن شالخ ابن ارفخشذ ابن سام ابن نوحؑ سے نسبًا تعلق ہے طبقہ ثانیہ یعنی عرب مستعربہ سے زمانًا اور نسبًا بہت ہی قریب ہے کیونکہ طبقہ ثانیہ ولے عابر ابن شالخ کی اولاد سے ہین اور طبقہ ثالثہ والے فالخ ابن عابر ابن شالخ کے نسل سے ہین۔

چوتہا طبقہ جوکہ درحقیقت طبقہ ثالثہ کے اولاد واحفاد سے ہے عرب مستعجمہ کہلاتا ہے اور وجہ اسکی یہہ ظاہر کیجاتی ہے کہ جب اسلام کی عالمگیر روشنی نے عرب کو شرک والحاد کی تاریکی سے نکالکر ایک نئے طرز کی دولت وحکومت کی بنا ڈالی اور اس طبقہ رابعہ کے ترقی کرنے والے نسلون نے مشرق سے مغرب تک پہیل کر اپنی کامیابی کے پہریرے بڑے بڑے شاندار ممالک کے بلند منارون پر اوڑائے او عجمیون کی مخالطت ومجالست نے انکی اوس زبان کو جوکہ اصلی مادری زبان کے قایم مقام ہو رہی ہتی ایسا کچہہ متغیر و متبدل کر دیا کہ بظاہر بالکل مخالف ہوگئی۔ اوسوقت اس چوتہے طبقہ کی موجودہ اور آیندہ نسلون کو عرب مستعجمہ سے تعبیر کیا۔ یہہ ایک بات قابل

یاد رکھنے کے ہے کہ (اولاً) عرب ابتک علی العموم ہر اوس شخص کو جو کہ جزیرۃ العرب کا رہنے والا ہو عجمی کہتا ہے اور (ثانیاً) عرب تاریخی حالات کے اعتبار سے چار طبقون پر تقسیم کیا گیا ہے ورنہ بلحاظ زبان عرب کے دو ہی طبقے مشہور ہین ایک عرب عاربہ دوسرا عرب مستعربہ۔

ترتیب کتاب پہلے ہم طبقہ اولیٰ یعنی عرب عاربہ کے انساب اور راون کی دولت و حکومت کے حالات بیان کرینگے بعد ازان طبقہ ثانیہ یعنی عرب مستعربہ بنی حمیر بن سبا کے انساب اور ران کے ملوک تبابعہ کی حکومت و دولت کے تذکرے لکھکر انکے معاصرین ملوک بابل سریانین و ملوک موصل و نینوے و قبط ملوک مصر و بنی اسرائیل وصابئہ و فارس و دولت یونان و اسکندریہ و قیاصرہ روم کے حالات و انساب لکھین گے پھر طبقہ ثالثہ عرب تابعہ عرب یعنی قضاعہ وقحطان و عدنان اور رانکی دونون شاخین ربیعہ و مضر کے حالات لکھنے کیطرف متوجہ ہون گے پس پہلے قضاعہ کے انساب ورانکی حکومت جو کہ آل نعمان کی حیرہ و عراق مین تہی اور ران کے مزاحمین ملوک کندہ بنی حجر آکل المرار کی شام مین وبنی جفنہ کی بلقاء مین و اوس خزرج کی مدینہ نبویہ مین تہی لکھین گے بعد اس کے بنو عدنان کے انساب ورانکی حکومت کا حال جو کہ مکہ مین قریش کے قبضہ مین تہی تحریر کرین گے بعد اس کے ہم اس شرافت وکرامت کو بیان کرین گے جو اللہ تعالیٰ نے قریش کو اوسم نبوت وہجرت وسیر نبویہ مرحمت فرمایا ہے اس قدر لکھنے کے بعد خلفاء اربعہ کے حالات اور ران کے زمانہ کی ردت وفتوحات وفتن کے تذکرہ ارقام کرین گے پہر خلفاء اسلام بنی امیہ۔عباسیہ۔علویہ پہر دولت عبیدیہ اسماعیلیہ کا جو کہ قیروان ومصر مین تہی پہر قرامطہ کا جو کہ بحرین مین تہی

پہر دعات طبرستان و دیلم پہر علویہ کی اس حکومت کا بیان ہوگا جو کہ حجاز
مین تہی - پہر اُن بنی امیہ کو لکہین گے جو بنی عباس سے اندلس مین منازعت
کرتے تہے پہر مستبدین دعوت عباسیہ یعنی بنی اغلب کو جو کہ افریقہ مین تہے اور
بنی حمدان کو جو کہ شام مین تہے اور بنی مقلد کو جو کہ موصل مین تہے اور
بنی صالح بن کلاب کو جو کہ حلب مین تہے اور بنی مروان کو جو کہ دیار بکر مین
تہے اور بنی اسد کو جو کہ حلہ مین تہے اور بنی زیاد کو جو کہ یمن مین تہے اور بنی
ہود کو جو کہ اندلس مین تہے لکہین گے اور اسقدر لکہنے کے بعد ہم قایمین دعوت عبیدیہ
یعنی صلیحیون کو جو کہ یمن مین تہے اور بنی ابی الحسن کلبی کو جو کہ صقلیہ در اطراف
مغرب مین تہے لکہ کر پہر ان لوگون کے حالات لکہین گے جو دولت عباسیہ
کی دعوت عجم مین کر رہے تہے یعنی بنی طولون مصر مین اور بنی طغج و بنی صفار فارس
و سجستان مین اور بنی سامان ماوراء النہر اور بنی سبکتگین غزنہ و خراسان مین اور
غوریہ غزنہ و ہند مین اور کُردسی بنی حسنویہ خراسان مین - اس کے بعد ان دو
اسلامی حکومتون کا حال ضبط تحریر مین لائینگے جو بعد دولت عرب بڑی سلطنتون
مین سے شمار کیجاتی ہین یعنی دیلم سے بنی بویہ اور ترک سے سلجوقیہ - ملوک سلجوقیہ
کے متبعین بنی طغتکین شام مین اور قطلمش بلاد روم مین اور بنی خوارزم شاہ
بلاد عجم و ماوراء النہر مین اور بنی سقمان خلاط و ارمینیہ مین اور ارتق ماردین
مین اور بنی زنگی شام مین اور بنی ایوب مصر مین تہے - پہر اُن ترک کے
حالات لکہے جائینگے جو ان کے ممالک کے وارث ہوئے اور دولت اسلام کو
خلافت عباسیہ سے لیلیا پہر انکی اسلام مین داخل ہونے کی کیفیت بیان
کیجائے گی اور پہر بنی ہلاکو عراق مین اور بنو ذوشیخان شمال مین اور
بنی ارتنا بلاد روم مین اور بعد بنی ہلاکو کے بنی شیخ حسن بغداد مین اور

بنی مظفر اصفہان وشیراز وکرمان مین اور بعد بنی ارتناکے ملوک بنی عثمان ترکمان سے بلاد روم وغیرہ مین ہین بعد ازان طبقہ رابعہ یعنی عرب مستعجمہ کے حالات لکہینگے جنکی دولت وحکومت کچہہ مغرب ومشرق مین تہی جب ان کے حالات ہم لکہہ چکین گے تو بربر کا تذکرہ تحریر کرین گے جنکی حکومت مغرب مین تہی اور وہین انکی حکومت و دولت کی فہرست بہی لکہین گے انشاء اللہ العزیز۔

عرب عاربہ نوح کے بعد عرب کا یہہ گروہ سب سے زیادہ قوی اور عظیم الشان اور مقدم تسلیم کیا جاتا ہے لیکن انکا زمانہ اسقدر بعید گذرا ہے کہ انکے حالات واخبار سے اطمینان کلی نہین ہوسکتا اگرچہ طبری کی کتاب یاقوتیہ اور کسائی کی کتاب البدء سے عرب عاربہ کے حالات پورے پورے معلوم ہوسکتے ہین لیکن ان دونون بزرگون نے نہ تو تاریخ کے پیرایہ مین لکہا ہے اور نہ صحت کا چندان التزام کیا ہے نظر برین اس سے تو ہم قطع نظر کرتے ہین باقی رہی توریت۔ اوس مین بہی اگرچہ عرب کے اس گروہ کا کہین ذکر و تذکرہ نہین ہے۔ لیکن چونکہ بنی اسرائیل کا زمانہ عرب عاربہ کے زمانہ سے بہت ہی قریب تہا۔ اسوجہ سے بنی اسرائیل اور علماء توریت کی روایتون کو ہم قابل اطمینان واعتبار سمجہکر اس گروہ کی کیفیات معاشرت وحکومت اور اخبار منازعت کو ان لوگون سے نقل کرنا چاہتے ہین جو اپنا قدیمی مذہب چہوڑ کر اسلام مین آگئے ہین اور اسیکو ہم معتبر سمجہتے ہین۔

عرب عاربہ جزیرہ نما عرب کے رہنے والے نہ تہے اور نہ ان کے اباواجداد کا یہہ مسکن وماوا تہا۔ یہہ لوگ سرزمین بابل مین رہتے تہے معلوم نہین کہ کب اور کیون بنی سام اور بنی حام سے کسی قدر

ناصافی ہوئی اور کچھ تھوڑی بہت چل بھی گئی۔ بنی سام بابل سے جزیرۃ العرب
مین چلے آئے اور وہین اُن لوگون نے بود و باش اختیار کیا اس گروہ مین
ہر قبیلے اور ہر فرقے کے جدا جدا بادشاہ یا امیر ہوتے تھے تا آنکہ ایر بنی یعرب بن قحطان
غالب آئے اور جس طرح باعتبار انتظام دنیا ان مین امیر یا باشاہ یکے بعد
دیگرے ہوتے رہے اوسیطرح بنظر صلاح دین و آخرت انبیا علیہم السلام
بھی مبعوث ہوتے تھے۔

قوم عاد سب سے پہلے عرب کا جو بادشاہ ہوا وہ عاد[1] ابن عوص ابن
ارم ابن سام تھا۔ اسکی قوم ارض احقاف مین مابین یمن وعمان حضرموت تک
مین رہتی تھی اسکی ایکہزار بی بیان تھین اور چار ہزار لڑکے تھے بارہ سو برس
کی عمر پائی بیہقی روایت کرتا ہے کہ اسکی عمر صرف تین سو برس کی ہوئی۔ بعد
عاد ابن عوص کے اس کے تین لڑکے شداد۔ شدید۔ ارم یکے بعد دیگرے
سلطنت وحکومت کرتے رہے مسعودی کا بھی خیال ہے کہ شدّاد بعد
عاد کے بادشاہ ہوا اور ممالک شام و ہند و عراق کو اس نے فتح کیا۔ علامہ
زمخشری اسی شداد ابن عاد کے نسبت تحریر کرتا ہے کہ اس نے صحرائے عدن
مین مدینہ ارم بنوایا تھا جسمین سونے چاندی کی اینٹین اور یاقوت و زبرجد
کے دروازے تھے۔ اور قصہ اوسکا اس طرح بیان کیا ہے کہ شداد بن عاد
سے ایک روز اُس کے زمانہ کے نبی نے جنت کی تعریف کرکے کہا کہ اگر تو بت پرستی
چھوڑ کر حق پرستی کریگا تو اُس کے عوض اللہ تعالیٰ تجھے جنت دیگا شداد نے
کہا کہ "مین خود ویسی جنت بنوا سکتا ہون مجھے تیرے اللہ کی جنت کی

[1] مسعودی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب مین سب سے پہلے عوص ابن ارم نے تین سو
سال تک حکومت کی تھی بعدہ اسکا لڑکا عاد تخت نشین ہوا تھا واللہ اعلم۔

ضرورت نہین ہے "شداد نے یہہ کہکر باوصاف معلومہ صحراے عدن) مین ارم بنوا دیا- علامہ ابن سعید بیہقی سے روایت کرتا ہے کہ باغ ارم کا بانی ارم ابن شداد ابن عاد اکبر ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ صحراے عدن نہین نہ تو کوئی مدینہ ہے اور نہ ارم نام کی کوئی باغ ہے یہہ سب بے اصل وخرافات قصے ہین اور ضعفاء مفسرین کی من مانی دل بہلاؤ کہانیان ہین- اور ارم جو کہ قول باری تعالے ارم ذات العماد مین مذکور ہے اس سے قبیلہ مراد ہے نہ کہ شہر و باغ-

باغ ارم (مترجم) ہمارا حافظہ اور محدود علم اگر صحیح بتلا رہا ہے تو ہم یقین کے ساتھہ کہہ سکتے ہین کہ امام المفسرین قدوۃ المحققین قاضی ناصرالدین ابوالخیر شیرازی بیضاوی کا بھی خیال اسی کے قریب قریب ہے اس نے اپنی تفسیر موسومہ انوارالتنزیل واسرارالتاویل مین صاف طور سے لکھہ دیا ہے کہ آیہ کریمہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ مین ارم سے اولاد یا قبیلہ ارم مقصود ہے نہ کہ جنت جیسا کہ اوسکا یہہ بیان کہ (إِرَمَ) عطف بیان لعاد علی تقدیر مضاف اي سبط ارم (لفظ ارم عاد کا عطف بیان ہے بہ تقدیر مضاف یعنی سبط ارم) اس تفسیر کے موافق آیہ موصوفہ کے یہہ معنی ہوے کہ آیا تو نے نہین دیکھا کہ کیا کیا تیرے رب نے عاد کے ساتھہ جو کہ سبط (اولاد) ارم سے تھا گو انوارالتنزیل ہی مین ارم والا مشہور قصہ بھی مذکور ہے لیکن علامہ مفسر نے قیل کرکے اوس قصہ کو بیان کیا ہے جو کہ ضعف قول پر دلالت کرتا ہے اور علامہ جلال الدین محمد ابن احمد محلی شافعی کی تفسیر سے بھی یہی مفہوم ہو رہا ہے کہ آیہ کریمہ مذکورہ مین ارم سے مقصود اولاد ارم ہے چنانچہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ کی تفسیر مین فی بطشهم وقوتهم

تحریر کرتا ہے۔ اگر علامہ موصوف کے خیال مین یہہ بات پیدا ہو گئی ہوتی کہ ارم سے مقصود باغ یا جنت ارم ہے تو ہرگز ہرگز فی بطشہم و قوتہم نہ تحریر کرتا کیونکہ بطش (غصہ) اور قوت کی صفتین انسان مین ہوتی ہین نہ کہ جنت اور باغ یا کہ شہر مین الحاصل ان دو نون تفسیرون سے ارم (جنت مصنوعی) کا تو کچھہ پتہ نہ چلا باقی رہا کلام جاہلیت۔ ہان کہین کہین یہہ دیکھا گیا ہے کہ شعراے جاہلیت تشبیہاً کا نہ ارمی کہا کرتے تھے جس کے معنی یہہ ہوسکتے ہین کہ ارم کوئی ایسا شخص یا قبیلہ تہا کہ جس سے عظمت و ہیبت و قوت مین تشبیہہ دیجاتی ہے مورخین کا یہہ حال ہے کہ علامہ ابن اثیر نے تاریخ کامل مین اس سے کچھہ تعرض نہین کیا اور طبری اصلی عدیم الوجود ہے اب اس مقام پر یہہ ایک سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ یہہ کوئی ضروری بات نہین ہے کہ اگر کسی واقعہ کو مورخین نے ذکر نہ کیا ہو تو وہ سرے سے جھوٹا سمجھا جائے۔ ممکن ہے کہ شداد ابن عاد یا کسی اور نے کوئی جنت بنوائی ہو اور زمانہ بعید گزرنے کے وجہ سے مورخین تک یہہ خبر نہ پہونچی ہو اس سوال کا صرف اسیقدر جواب دینا ہم کافی سمجھتے ہین کہ اس آیت سے جسپر ارم کے قصہ کی بنیاد رکہی گئی ہے جنت کا بنانا تو نہین ثابت ہوتا اور نہ اس آیت سے یہہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ اس ارم سے وہی ارم مقصود ہے جسکا قصہ عوام مین مشہور ہو رہا ہے۔ باقی رہا باغ ارم کا وجود۔ اس سے ہم انکار نہین کرتے لیکن ارم بمعنی جنت کلام عرب مین اسوقت تک ہمارے نظر سے گزرا نہین۔

مسعودی نے لکھا ہے کہ عوص کی حکومت تین سو برس تک رہی بعدہ عاد ابن عوص حکمران ہوا اور جیرون ابن سعد ابن عاد انہین مین کا ایک

بادشاہ تہا جس نے شہر دمشق کو تخت و تاراج کیا اور سنگ مرمر اور قیمتی پتہرون سے ایک مکان بنوایا تہا جسکا نام اوس نے ارم رکہا تہا۔ دمشق کے دروازون مین اسکا ابتک وجود پایا جاتا ہے اسکو باب جیرون کہتے ہین کتاب الاغانی کے صوت اول کے کسی بیت مین اسکا ذکر آگیا ہے ابن عساکر نے بہی تاریخ دمشق مین جیرون کا تذکرہ کیا ہے اور یہہ بہی تحریر کیا ہے کہ جیرون کا ایک بہائی یزید تہا جس کے نام سے شہر یزید مشہور ہے۔ یزید اور جیرون دونون بیٹے سعد ابن لقمان ابن عاد کے ہین انہین دونون کے سبب سے باب جیرون اور نہر یزید مشہور ہوئی ہے اور صحیح یہہ ہے کہ باب جیرون سلیمان علیہ السلام کے غلامون مین سے ایک کے نام پر موسوم ہوا ہے زمانہ بنی اسرائیل مین جو کہ ان کے زمانۂ حکومت مین کارپرداز تہا واللہ اعلم۔

علامۂ ابن سعید نے قبطیون کے حالات مین تحریر کیا ہے کہ شداد بن بداد بن ہداد بن شداد بن عاد نے قبطیون سے خوب خوب لڑائیان کین اور مصر۔ اسکندریہ وغیرہ اون کے مقبوضات کو لیلیا اور وہین ایک شہر اُدن نامی آباد کیا جسکا ذکر توریت مین بہی آیا ہے پہر جب وہ اونہین لڑائیون مین ہلاک ہوگیا تو قبطیون نے اپنے بہائی بربریون اور سودانیون کو مجتمع کرکے عرب کو مصر سے نکالدیا اور مصر کو بدستور اپنے مقبوضات مین داخل کرلیا۔

ہودؑ

پہر بعد چندے شامت اعمال سے جب اس گروہ کے اقبال نے ان سے مُنہہ پہیرنا چاہا تو ان مین بُت پرستی پہیلنے لگی رفتہ رفتہ اسقدر اسکا شیوع ہوا کہ ہر کہ و مہ لکڑی اور پتہرون کے بتون کی پرستش کرنے لگے معبود حقیقی کو بالکل بہلادیا۔ اپنی قوت اور توانائی پر ایسے نازان ہوئے کہ سمجہانے سے بہی سمجہنے کی امید اون سے کم کیجاتی تہی۔ اللہ جلشانہ نے انہین مین سے ہود ابن

عبد اللہ بن رباح بن خلود بن عاد کو نبوت عطا فرمائی بعض نسابین نے ہودؑ کا سلسلہ نسب اس طرح پر بیان کیا ہے کہ ہودؑ عابر کے بیٹے تھے اور عابر شالخ کے اور شالخ ارفخشذ ابن سام کے لڑکے تھے۔

(مترجم) ہودؑ بہت ہی مشابہ آدم علیہ السلام سے ہے۔ سر پر بکثرت اور گھونگھر والے بال حسین بلند قامت تھے۔ ہمیشہ تجارت کرتے تھے۔ یہہ معلوم نہین کہ کس سن مین جناب موصوف کو نبوت دیگئی لیکن اسقدر البتہ ہم کہہ سکتے ہین کہ خلجان اور لقمان بن عاد بن عاد یا بن صدا بن عاد کی عہد حکومت مین ہودؑ علیہ السلام قوم عاد کے طرف مبعوث ہوئے تھے جو کہ تیرہ قبیلہ تھے اور ان کے ممالک بہت سرسبز و آباد تھے ہودؑ پچاس برس تک وعظ و پند کرتے رہے اور وہ قوم یہی کہتی رہی مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (ترجمہ تم ہمارے پاس کوئی دلیل تو لائے نہین ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤن کو نہ چھوڑین گے اور نہ تمپر ایمان لائین گے)۔ قوم لقمان تو ہودؑ پر ایمان لائی اور خلجان کی قوم بدستور اپنے کفر و الحاد پر رہی اور یہہ کہنے لگی اِنْ نَقُولُ اِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ (ترجمہ ہم تو یہہ کہتے ہین کہ تمکو ہمارے بعض خداؤن نے جنکی تم پرستش نہین کرتے ہو دیوانہ کر دیا ہے) ہودؑ نے جب ان کے کفر و الحاد کو حد سے متجاوز ہوتے دیکھا تو مجبوری جناب باری مین دعا کیا۔ تین برس تک ایک لخت پانی نہ برسا۔ سارے چشمے خشک ہو گئے بھیڑ بکریان کل چوپائے مر گئے۔ قحط نے سبھون کا حال پتلا کر دیا لیکن باینہمہ ہودؑ کے اس کہنے پر استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوۃ الی قوتکم (ترجمہ اپنے خدائے برحق سے معافی چاہو اور اوس سے رجوع کرو وہ تمپر آسمان سے

پانی برسائیگا اور تمہاری قوتون کو اور زیادہ توانائی دیگا) بدنصیب قوم نے نہ خیال کیا اور نہ بت پرستی سے باز آئی - یہہ عجیب قدرتی مضمون ہے کہ بدو خلقت سے جو لوگ ارض حجاز مین رہتے تھے جب اون مین سے کسیکو کوئی حاجت پیش آتی تھی تو وہ زمین مکہ مین جاتا - دعا کرتا - قربانی کرتا اللہ جلشانہ اوس کی حاجت برلاتا تھا حالانکہ اوسوقت تک نہ تو حرم شریف ہی کا کچھہ وجود تھا اور نہ یہہ لوگ ایمان والون مین سے تھے - چنانچہ قوم ہود نے اپنی قوم سے چند لوگون کو بطور وفود جنمین نعیم ابن ہزال ابن ہزیل ابن عبیل ابن صد ابن عاد اور علقمہ بن الخسری اور مرثد بن سعد اور لقمان بن لقیم ان مین سے دو مسلمان اور باقی سب کافر و بت پرست تھے مکہ کیطرف روانہ کیا - تیسرے روز یہہ لوگ مکہ پہونچگئے اور معاویہ بن بکر کے مکان پر مقیم ہوئے معاویہ بن بکر انہین کی قوم سے تھا اس نے مہمانداری کے خیال سے کہا کہ تین روز ٹھہر کر آرام کر لو جب سفر کا تکان دفع ہو جائے اُسوقت اطمینان کے ساتھہ بحضور قلب دعا کرنا ان لوگون نے شامت اعمال سے اسکو قبول کرلیا - اتفاق کچھہ ایسا ہوا کہ یہہ لوگ دعوت و رقص و مینوشی مین ایسے ڈوبے کہ اپنی پیاسی قحط زدہ قوم کو بُہلا دیا - تین دنون کا کیا ذکر ہے مہینون گزر گئے - معاویہ بن بکر نے (جب اِن لوگون کو عیش و عشرت مین اسقدر منہمک دیکھا اور یہہ سمجھہ لیا کہ یہہ جس کام کے لئے آئے تھے اوسکو انہون نے بالکل بہلادیا ہے) اپنی لونڈیون کو ایسے چند اشعار[1] سکہلا دیئے کہ جس سے وفود متنبہ ہوگئے

---

[1] وہ اشعار جو معاویہ بن بکر کی لونڈیون نے مجلس غنا مین گائے تھے منجملہ اون کے یہہ چار بیتین ہین جو درج ذیل ہین -

+ الا یا قیلُ ویحک قم فہینم + لعل اللہ یصبحنا غماما +

باقی صفحہ ۳۱ مین

اور اپنی غفلت اور فراموشی پر سخت نادم ہوئے۔

مرثد ابن سعد نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ بہائیو مناسب یہہ ہے کہ واپس چلو اور ہوؔد پر ایمان لاؤ تاکہ تم اور تمہاری قوم سختی اور مصیبت سے نجات پاوے۔ مرثد کے ساتھیون نے یہہ سمجہا کہ یہہ کافر (یعنی مومن) ہوگیا ہے ہمکو گمراہ کرتا ہے اسوجہ سے مرثد سے علیحدہ ہوکر دعا کرنے لگے بعد چند ساعت کے ابر کے تین ٹکڑے ایک سرخ دوسرا سفید تیسرا سیاہ کنارہ آسمان پر ظاہر ہوئے اور یہہ ندا آئی کہ ان مین سے جس کو چاہو اختیار کرلو۔ وفود نے یہہ سمجہا کہ سفید ابر تو یقینی پانی سے خالی ہے سرخ ابر کا حال کچہہ معلوم نہین باقی رہا سیاہ اوس مین پانی کا ہونا ضروریات سے ہے اسی خیال سے ان لوگون نے سیاہ ابر کی خواہش کی اور ہنستے ہوئے مرثد کے طرف آئے اور کہا کہ لو وہ دیکہو سیاہ ابر خدا نے ہماری دعا سے بہیجدیا ہے اب قحط اور خشک سالی کی تکلیف جاتی رہیگی۔

یہہ ابر جسوقت قوم عاد کے قریب پہونچا ہوؔد تو یہہ سمجہہ گئے کہ یہہ عذاب و قہر الہی ہے اور قوم عاد یہہ سمجہی کہ یہہ ابر پانی سے بہرا ہوا ہے خوشی خوشی اوسکی طرف دوڑی ہوؔد نے ان لوگون سے کہا بل هوما استعجلتم بہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳) فیسقی ارض عاد ان عادا + قد امسوا لا یبینون الکلاما
و ان الوحش یاتیهم جهارا + ولا یختشی لعادی سهاما
و انکم هنا فیما اشتهیتم + نهارکم ولیلکم تماما

اے قیل تجہپر تف ہو مہربانی سے باتین کر شاید خدا پانی برسائے تاکہ زمین عاد سیراب ہو کیونکہ عاد خشک سالی کیوجہ سے ایسے ہوگئے ہین کہ بات تک نہین کرسکتے۔ وحشی جانور بے تکلف اون لوگون کے پاس چلے آتے ہین اور عادیون کے تیر سے نہین ڈرتے اور تم یہان عیش و آرام مین شبادروز گزران رہے ہو۔

رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ اَلِيمٌ (بلکہ جس کیطرف تم عجلت سے جلتے ہوا سمین
ہوا ہے اور وہی عذاب رنج کا دینے والا ہے) قوم عاد نے پہلے ہودؑ کے اس قول کو
بالکل لایعنی سمجہا تہا لیکن جب پے در پے ہوا کے جہونکے آتے دیکہے تو یہہ کہنے لگے کہ
قاعدہ یہی ہے کہ آندہی پہلے آتی اوس کے پیچہے پانی آتا ہے ۔ ہودؑ کا یہہ کہنا کسی قدر
صحیح ضرور ہے کہ یہہ ہوا ہے اس کے بعد پانی ضرور آئیگا ہر کہ و مہ گہرون سے پانی
کے امید مین باہر آئے ہودؑ یہہ سمجہے کہ یہہ قوم منکر شاید اب اپنے افعال سے
توبہ کرے اور خدائے واحد پر ایمان لائے لیکن جناب موصوف کا یہہ خیال ہی خیال تہا
اون کے دلون پر تو مہرین لگا دیگئی تہین آنکہون پر پردے پڑے تہے کیسے
وہ دیکہتے سمجہتے ہوا نے سبہون کو زمین پر لیسی اوٹہا اوٹہا کر ٹیکنیان دین کہ
اُنکی ہڈیان ٹوٹ ٹوٹ کر خاک و برباد ہوگئین جیسا کہ کلام ربانی کے آیۂ کریمہ
وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ مَا تَذَرُ مِن
شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ (اور قوم عاد مین جبکہ ہمنے
بہیجا اون پر ہوائے بے منفعت کہ نہ چہوڑتی تہی کوئی چیز جسپر کہ یہہ گذرتی
مگر یہہ کہ کر ڈالتی تہی چور چور) سے مستفاد ہوتا ہے ۔ اِس بادِ صرصر نے جو کہ
عذاب الٰہی کا ایک نمونہ تہی سات شب اور آٹہہ دنون مین عاد جیسی عظیم الشان
و قوی قوم کو نیست و نابود کر دیا ۔ سوائے ہودؑ اور اون لوگون کے جو کہ
جناب موصوف پر ایمان لائے تہے کوئی بہی جانبر نہوا ۔ یہہ وحشت افزا خبر
جسوقت مکہ مین پہونچی مرثد نے اپنے ہمراہیون سے ایمان لانے کو کہا لیکن شامتی
ہمراہیون نے ایک زبان ہوکر یہہ جواب دیا کہ اگر یہہ خبر صحیح ہے تو بعد ہلاکی
قوم زندگی کس کام آئیگی یہہ باتین ہنوز تمام نہ ہونے پائی تہین کہ ہوا کے ایک
سخت جہونکے نے انلوگون کو بہی پہاڑ سے نیچے ڈالدیا ۔

ہوُد اپنے اوس گروہ مین جو کہ انپر ایمان لایا تہا پچاس برس تک اور رہے بعد ان کے صالح علیہ السلام کے زمانہ تک کوئی نبی نہین ہوا طبری کی بعض باتون سے یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ ہود علیہ السلام نے ڈیڑہ سو برس کی عمر پائی۔ اسطرح سے کہ پچاس برس کی عمر مین نبوت عطا ہوئی پچاس برس تک وعظ و پند کرتے رہے اور بعد اس واقعہ کے پچاس برس اور زندہ رہے واللہ اعلم۔

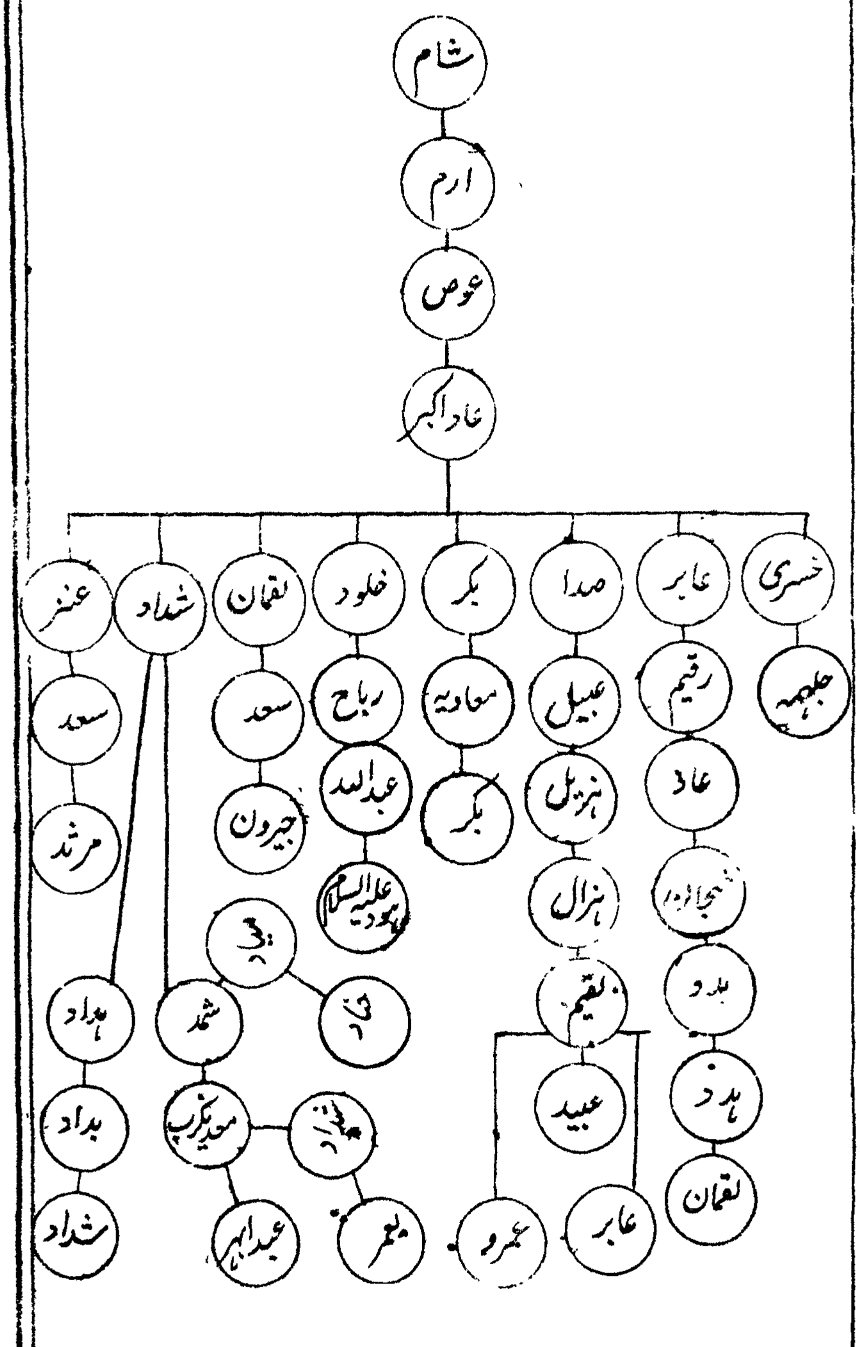
عاد کے اس گروہ نافرجام کے بعد دولت و حکومت بنی لقمان مین رہی ہزار برس یا اس سے زیادہ لقمان کی آیندہ نسلون نے حکومت کی بخاری نے اپنی تاریخ مین تحریر کیا ہے کہ غصب و ظلم سے کشتیون کا لینے والا ہد دبن بددبن خلجان بن عاد بن رقیم بن عابر بن عاد اکبر تہا انتہیٰ

ایک مدت تک یہی قوم علی الاتصال تخت نشین حکومت و سلطنت رہی تا آنکہ انپر یعرب بن قحطان غالب آیا اور یہہ قوم حضرموت کے پہاڑون مین چلی گئی اور انکا زمانہ منقرض ہوگیا۔ صاحب زجّار نے لکہا ہے کہ انکا بادشاہ عاد بن رقیم بن عاد اکبر وہی ہے جو یعرب بن قحطان سے لڑا تہا وہ کافر وہتاپرستی کرتا تہا اور زمانہ نوحؑ مین تہا لیکن یہہ روایت بعید از قیاس ہے کیونکہ ہوُد قوم عاد کے زمانہ آخری یا ابتداء عہد حکومت مین مبعوث ہوئے تہے اور یعرب قوم عاد کے زمانہ انقراض حکومت مین غالب آیا تہا عبدالعزیز جرجانی نے لکہا ہے کہ ملوک عاد سے یعمر بن شداد و عبد ابہر بن معدیکرب بن شمد بن شداد بن عاد و خناد بن میاد بن شمد بن شداد اور علاوہ ان کے اور بادشاہ بہی تہے جو فنا ہوگئے والبقاء للہ وحدہ۔

عبیل۔ عاد بن عوص بن ارم بن سام کا جیسا کہ کلبی نے لکہا ہے اور عوص بن ارم کا بہائی تہا جیسا کہ طبری نے لکہا ہے اور یہہ مقام جحفہ مابین مکہ

اور مدینہ مین جو کہ آجکل میقات احرام ہے رہتا تہا اسکا بہت بڑا خاندان تہا
اِس کے لڑکے اسی کے نام سے پکارے جاتے تہے - عرب عاربہ کے ایک قبیلہ کا
یہہ صورت اعلیٰ تہا اِس قبیلہ کو بہی سیل نے تباہ اور نیست و نابود کیا ہے اور
جس نے یثرب کو آباد کیا ہے وہ انہین مین سے تہا جیسا کہ مسعودی نے لکہا ہے
کہ وہ یثرب بن بائلہ بن مہلہل بن عبیل تہا اور یہہی کہتا ہے کہ یثرب کا آباد
کرنے والا عمالیق سے یثرب بن مہلائیل بن عوص بن عملیق تہا واللہ اعلم -
عبد ضخم ارض طایف مین رہتے تہے یہ بہی انہین لوگون کے ساتہہ ہلاک
ہوئے جو کہ کفر و الحاد مین ڈوبے ہوے تہے ان لوگون کی عمرین بہت بڑی
ہوتی تہین قوت اور جسامت مین تمثیل تہے - سب سے پہلے جس نے
عربی خط لکہا وہ یہی عبد ضخم ابن ارم ابن سام تہا -
(مترجم) اِس قوم میں زیادہ تر جن بتون کی جہوٹہی خدائی پہیلی ہوئی تہی اور عام
طور سے انہین کی پرستش کہلم کہلا ہوتی تہی ان مین سے ایک کا نام صَدَر تہا
دوسرے کو ضمور کہتے تہے تیسرا الہبا کے نام سے مشہور تہا - سبحان ربک
رب العزۃ عما یصفون -

قوم عاد اور حضرت ہودؑ کا شجرۃ النسب



قوم ثمود ثمود ابن کاثر (یا جاثر) ابن ارم مقام حجر اور وادی القرے مین
مابین حجاز و شام رہتا تہا یہہ بہی عرب عاربہ کے ایک بہت بڑے قبیلہ کا مورث
اعلی ہے۔ اس کا قبیلہ اسی کے نام سے مشہور ہے۔ صالحؑ اسی گروہ کیطرف
مبعوث ہوئے تہے چونکہ یہہ لوگ بہی اپنے معاصرین کی طرح طویل القامت (بڑے قد)
کثیر الاعمار (بڑی عمر والے) تہے پہاڑون مین بڑے بڑے عالیشان مکانات
بنا کر رہتے تہے۔ اٹھارہ میل مربع مین یہہ خاندان آباد تہا دولت۔ ثروت۔
قوت۔ حکمت سب کچہہ تہی لیکن پانی کی ایسی کمی تہی کہ وادی القرے مین
سوائے ایک چشمہ کے اور دوسرا کوئی چشمہ نہ تہا۔ سب سے پہلے اس قوم مین
جس نے اپنے کو بادشاہ کے لقب سے مشہور کیا وہ عابر ابن ارم ابن ثمود تہا۔ ہمنے
اپنی قوم مین دو صدیون تک برابر حکومت کی۔ بعد اس کے جندع ابن عمرو ابن
دبیل ابن ارم بن ثمود بادشاہ ہوا اور تین سو برس تک سلطنت کرتا رہا۔
اسی کے عہد حکومت مین صالحؑ ابن عبیل ابن اسف ابن شالخ ابن عبیل ابن کاثر
ابن ثمود مبعوث ہوئے تہے۔

صالحؑ (مترجم) صالحؑ نہایت حلیم منکسر المزاج تہے رنگ آپ کا سرخ سفیدی
کیطرف مائل بال بدہے باریک بالکل سیاہ نہ تہے بلکہ خفیف سا بہورا پن ظاہر
ہوتا تہا۔ برہنہ پا ہمیشہ پہرتے تہے۔ مکان کبہی نہین بنوایا۔ عمر بہر مسجد ہی مین رہے
اور وہین شب کو سوتے تہے۔ جب آپ سن شعور کو پہونچے اور خلعت نبوت سے
سرفراز فرمائے گئے اور اپنی قوم کو غیر اللہ کی پرستش سے ممانعت کرنے لگے
اور توحید اور اللہ کی عبادت کیطرف راہ نمائی کرنی چاہی تو عوام کا کیا ذکر ہے
خواص بہی کہنے لگے وَاِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ع
(اور بہ تحقیق ہمکو شک ہے جس چیز کا تم دعوی کرتے ہو۔ ہم تمہارے کہنے سے

اپنے خداؤن (بتون) کی پرستش چھوڑ دین گے ایک زمانہ تک وعظ و پند کرتے رہے لیکن سوائے رابعہ جندع بن عمرو اور چند آدمیون کے جو اوسی قوم سے تھے اور کوئی ایمان نہ لایا سب کے سب بدستور اپنے کفر و الحاد پر قایم رہے اور باتفاق یہہ کہنے لگے کہ اگر تم نبی برحق ہو تو کوئی معجزہ دکھلاؤ صالحؑ نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو قوم ثمود نے کہا" بالفعل اس پہاڑ سے ایک ناقہ (اونٹنی) پیدا ہو اور اوس کے ساتھہ اوسکا بچہ بھی ہو جس کے بال سرخ ہون تاکہ اوس کے دودہ کو ہم لوگ اپنے استعمال مین لائین"۔ جناب موصوف نے دعا کیا اوسی وقت پہاڑ سے ایک آواز آئی بعد ازان ایک پتھر کا ٹکڑا درمیان سے شق ہو گیا اور ناقہ نکل آیا۔ بدنصیب تباہ ہونے والی قوم نے بے تامل کہنا شروع کر دیا کہ پتھر سے ناقہ کا پیدا ہونا بالکل خلاف عقل ہے صالحؑ پیغمبر نہین ہین بلکہ بہت بڑے ساحر ہین۔ کفار آپسمین یہہ باتین کر رہے تھے کہ ناقہ دو بار بولا اور معہ بچہ کے چرنے لگا ملحدین یہہ تعجب خیز معاملہ دیکھہ کر کہنے لگے کہ صالحؑ کا اس سے زیادہ کیا سحر ہو سکتا ہے کہ ناقہ کو پہاڑ سے پیدا کیا اور پھر اسکا بچہ چرنے بھی لگا صالحؑ نے ہماری آنکھون پر سحر کر دیا ہے ان لوگون کی یہہ باتین ہنوز ختم نہونے پائی تھین کہ ناقہ معہ بچہ کے اوس چشمہ پر آیا جو ملحدین کے تصرف مین تھا اور سارا پانی پی گیا اوس دن تو یہہ لوگ خاموش رہے دوسرے روز صالحؑ سے اسکی شکایت کی۔ صالحؑ نے فرمایا کہ ایک روز اس چشمہ سے تم پانی پیا کرو دوسرے روز یہہ ناقہ پیئے گا۔ لیکن دیکھنا کبھی بھول کر بھی اس ناقہ کے مارنے کا قصد نہ کرنا جب تک یہہ ناقہ تم مین رہے گا تم لوگ عذاب الٰہی سے محفوظ رہو گے۔ لیکن بحکم اِبْنُ آدَمَ حَرِیْصٌ عَلٰی مَا مُنِعَ (ابن آدم جس چیز کی ممانعت ہوتی ہے اوسی کا حریص ہوتا ہے) عام طور سے

اشیاءممنوعہ کی طرف سب کو رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کتب تواریخ کی
ورق گردانی کیجائے یا کسیقدر غور و تامل سے کام لیا جائے تو بیسیون ہی کیا
سیکڑون اسکی نظیرین نظر آئینگی ہمارے ابوالبشر آدم علیہ السلام کو گیہون
یا کسی اور دانے کے کہانے کی ممانعت کی گئی تہی قابیل سے کہا گیا کہ ہابیل کو
کسی قسم کی تکلیف نہ دینا یوسفؑ سے یعقوبؑ نے کہا تہا لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ
عَلٰٓى اِخْوَتِكَ (اپنے خواب کا حال اپنے بہائیون سے نہ کہنا) اور یوسفؑ
کے بہائیون سے کہا گیا تہا اِنِّىٓ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ
(مین ڈرتا ہون کہین اسکو (یوسفؑ) بہیڑیا نہ کہا جائے) لیکن ان لوگون نے
جس چیز کی ممانعت کی گئی تہی اوسیکی مخالفت کی۔ علی ہذا القیاس قوم
ثمود نے بہی اپنے نبی صالحؑ کے کہنے پر خیال نہ کیا اور ناقہ کے قتل پر تُل گئے
اسوجہ سے کہ صالحؑ نے ایک زمانہ مین پیشین گوئی کی تہی کہ تم مین سے ایک
شخص اس ناقہ کو قتل کرے گا اور یہی باعث نزول عذاب ہوگا۔ لوگون
نے کہا کہ آپ اوسکا نام بتلایئے اوسکو قبل اس کے کہ وہ ناقہ پر قتل کے
غرض سے ہاتہہ بڑہائے ہم ضرور مار ڈالین گے صالحؑ نے کہا "ہنوز وہ
پیدا نہین ہوا اوسکا چہرہ سُرخ ہوگا اور آنکہین بلّی کی سی ہونگی" سبہون نے
یہہ سُنتے ہی اوسوقت تو اس امر پر اتفاق کر لیا کہ جو لڑکا اس حلیہ کا پیدا ہو
مار ڈالا جائے اور نو اسکے بعد دیگرے مارے گئے لیکن آپسمین سرگوشیان
شروع ہو گئین بعض یہہ کہنے لگے کہ صالحؑ کی بات بالکل لایعنی ہے اون کے
کہنے پر عمل نہ کرو اور بعضون نے یہہ خیال ظاہر کیا کہ صالحؑ تمہارے قوم کا دشمن ہے
وہ اسی بہانہ سے ترقی نسل کو روکنا چاہتا ہے غرض ہر ایک اپنے سمجہہ کے
موافق طرح طرح کے خیالات ظاہر کر رہا تہا کہ وہ لڑکا جسکی نسبت جنابؑ صوفؑ نے

پیشین گوئی کی ہتی پیدا ہوا اور قوم ثمود نے اوس لڑکے کو قتل نہ کیا بعد چندے وہ لڑکا جسوقت سن شعور کو پہونچا اون نو آدمیون کی جنکے لڑکے مارے گئے تھے آنکھین جلتے پہرتے اس لڑکے پر پڑتی تو یہی کہہ اوٹھتے تھے کہ اگر ہمارے لڑکون کو صالحؑ قتل نہ کراتا تو آج وہ اس سے بہی بڑے ہوتے صالحؑ نے ہمارے ساتھہ بہت بڑی دشمنی کی اوسنے ہماری نسلی ترقی کی ریڑھہ ماردی۔ رفتہ رفتہ اس سرگوشی کا یہہ اثر پیدا ہوا کہ ان لوگون نے صالحؑ کے قتل کرنے کی آپس مین سازش کرلیا اور باہم عہد وپیمان کرکے سفر کے بہانہ سے گہر سے نکلے اور شہر کے باہر ایک پہاڑ کے درہ مین اس غرض سے چہپ رہے کہ جسوقت رات کو صالحؑ شہر مین آنے لگین فوراً قتل کرڈالے جائین۔ مثل ہے کہ چاہ کندہ را چاہ درپیش + اللہ جلشانہ نے اون پر پہاڑ سے ایسا پتہر گرادیا کہ سب کے سب دبکر مرگئے جیسا کہ کلام ربانی کی اس آیۂ کریمہ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ (دیکہا اونکے مکر وفریب کا کیا نتیجہ ہوا ہم نے اونکو اور اونکی کل قوم کو تباہ کردیا) سے مفہوم ہوتا ہے بعد چند روز کے دو چار آدمی اوس راہ سے ہوکر گزرے اور ان لوگون کو مردہ ایک پتہر کے نیچے دبا ہوا دیکہہ کر شہر کے طرف واپس گئے اور اپنی قوم سے یہہ حال بیان کیا سب متفق ہوکر صالحؑ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ تمنے پہلے ان بیچارون کے لڑکون کو قتل کرایا اور بعدہٗ ان کو بہی زندہ نہ دیکہہ سکے اور شہر کے باہر لیجاکر مارڈالا یہہ سب واقعہ اس ناقہ کے بدولت ہوئے۔ ہم اسکو اب زندہ نہ چہوڑینگے۔ صالحؑ نے ہرچند سمجہایا لیکن ان لوگون نے کچہہ خیال نہ کیا۔ آخرالامر اوسے نوجوان گربہ چشم نے جس کے نسبت جناب موصوف نے پیشین گوئی کی ہتی ناقہ کے مارنے کا بیڑہ اوٹہالیا

اور چشمہ کے قریب تلوار کہینچکر ناقہ کے انتظار مین بیٹہہ رہا۔ ناقہ معہ اپنے بچہ کے جیسے ہی
چشمہ کے قریب آیا اس نے دوڑکر ایسا وار کیا کہ ناقہ کا پاؤن کٹ گیا۔ ناقہ تو
اوسی جگہہ تڑپنے لگا اور بچہ جان بچاکر اوس پہاڑ پر بہاگ گیا جہان سے ناقہ
معہ بچہ کے پیدا ہوا تہا صالحؑ یہہ واقعہ سُنکر شہر سے باہر آئے اور قوم ثمود کو
نزول عذاب الہی سے آگاہ کیا بعض تو اپنے اوسی خیال مین مست رہے
لیکن اکثر گہبراکر گلوخلاصی کی تدبیر پوچہنے لگے۔ صالحؑ نے فرمایا کہ جاؤ دیکہو اگر
وہ بچہ بہی تمکو ملجائیگا تو عجب نہین کہ عذاب و قہر الہی سے بچ جاؤ لوگ یہہ
سُنتے ہی پہاڑ کے طرف دوڑے بچہ نے آسمان کے طرف دیکہا اور تین آوازین
دیکر غایب ہوگیا اُسوقت صالحؑ نے فرمایا کہ تین روز تک تم لوگ دنیا مین اور
رہوگے چوتہے روز عذاب الہی نازل ہوگا اور ان تین دنون مین تمہارے
چہرون سے یہہ تغیرات ظاہر ہونگے پہلے روز تملوگون کا چہرہ زرد ہوجائیگا
دوسرے روز سُرخ اور تیسرے دن سیاہ ہوکر چوتہے روز عذاب خداوندی
مین گرفتار ہوجاؤگے اور تم مین سے کوئی شخص سوائے اُن لوگون کے جو ایمان
لاچکے ہین اوس عذاب سے جانبر نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ کلام مجید مین
مذکور ہے فلما جاء امرنا نجینا صلحا والذین امنوا معہ
برحمۃ منا (جبکہ آیا ہمارا امر (یعنی عذاب) بچالیا ہمنے صالح کو اور اُن لوگونکو جو کہ
اُسکے ساتہہ ایمان لائے تہے اپنی رحمت سے) اس عذاب وقہر الہی سے کوئی کافر نہ بچا
مگر ایک شخص جسکی کنیت ابورغال تہی اوسوقت وہ حرم شریف مین تہا جسوقت
یہہ خبر اوس کے کانون تک پہونچی فوراً وہ بہی مرگیا۔ اِس قوم نے ایکہزار سات سو
شہر آباد کئے تہے اور ہر ایک سرسبزی شادابی مین اپنا آپ نظیر ہو رہا تہا یہہ
سب اوسی عذاب و قہر کے نذر ہوگیا۔ نہ کوئی شہر بچا اور نہ کوئی قریہ۔

بعد اس واقعہ کے صالح شام کے طرف چلے گئے اور فلسطین مین مقیم ہوئے پھر مکہ مین واپس آئے اور یہین انتقال کیا۔ تیس برس تک وعظ و پند کرتے رہے پچاسی برس کی عمر پائی۔ چہارشنبہ کو ناقہ مارا گیا اور یکشنبہ کو قوم ثمود ہلاک کی گئی۔

ناقہ کے قتل کے اسباب مختلف بیان کیے گئے ہین بعض مورخین یہہ تحریر کرتے ہین کہ قدّار بن سالف ایکروز کسی جلسہ مین اپنے یاران طریقت کے ساتھہ بیٹہا ہوا شراب پی رہا تہا اتفاقات سے وہ دن ناقہ کے پینے کا تہا ان لوگونکو مجبوری خالی شراب پینا پڑا اسیوجہ سے جہلّا کر باہم مشورہ کرکے قتل ناقہ پر مستعد ہوگئے اور بعض ارباب تواریخ نے یہہ بیان کیا ہے کہ قوم ثمود مین دو عورتین ایک قطّام دوسرے قبال نامی تہی قطام پر تو قدّار فریفتہ تہا اور قبال پر مصدع شیدا ہوگیا لیکن قطام اور قبال دونون کو اپنے اپنے عاشق سے کچہہ دلچسپی نہوئی۔ قدّار اور مصدع نے اپنے اپنے معشوقون سے ملنے کی تمنائین ظاہر کین چونکہ اون دونون کو ملنا نہ تہا۔ غیر ممکن امر سمجہکر کہہ اوٹہین کہ اگر تم دونون کو میری ہم سے مواصلت کرنا منظور ہے تو ناقہ کو قتل کر ڈالو۔ قدّار اور مصدع یہہ سُنتے ہی اوٹہہ کہڑے ہوئے اور اپنی قوم کی ہلاکت کے باعث ہوئے۔

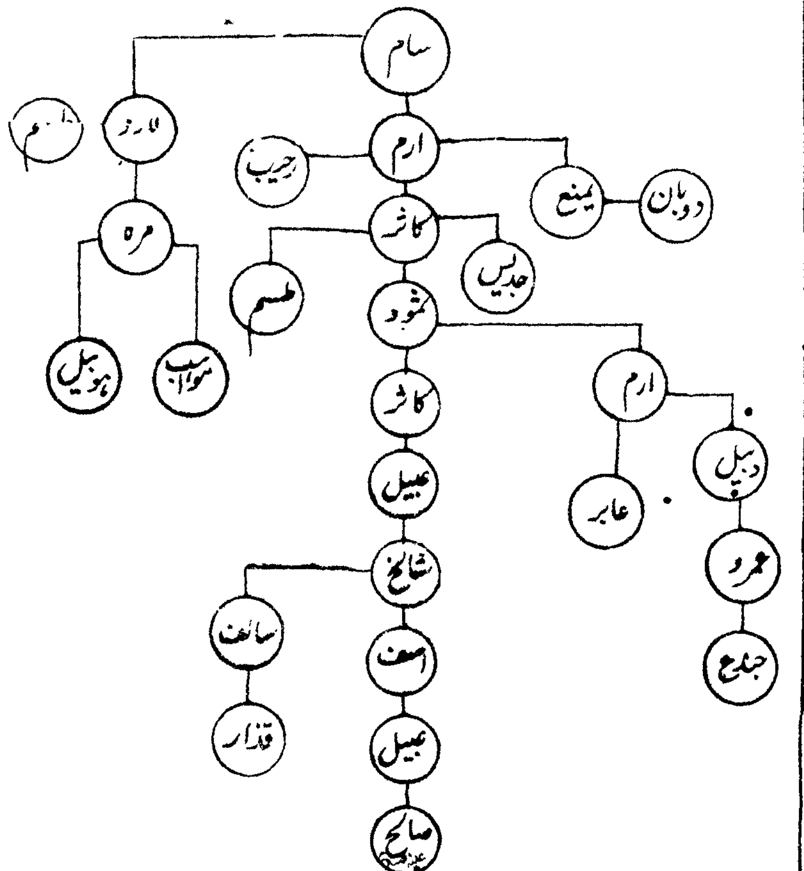
قوم ثمود کے نامی بادشاہون مین دوبان بن یمنع بہی تہا اوسنے اپنی حکومت کو اسکندریہ تک بڑہا لیا تہا۔ بلکہ یون کہنا شاید نازیبا نہوگا کہ دوبان نے اسکندریہ ہی کو اپنا دارالحکومۃ قرار دیا تہا اور رموسب بن مرہ بن حبیب اور اوسکا بہائی ہوبعل بن مرہ ثمودیون کے اولوالعزم بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے۔ بعض مورخین کا یہہ خیال کہ اصحاب الرس جنکے نبی حنظلہ بن صفوان تہے اسی قوم سے ہین بالکل غیر صحیح اور ناقابل الاعتبار ہے کیونکہ اصحاب الرس حضور کے اولاد سے ہین جیسا کہ ہم نبی فالغ ابن عابر کے حالات مین

بیان کرینگے علی ہذا البعض علماء نسب نے ثقیف کو اسی بقیہ ثمود کی نسلون سے
شمار کیا ہے حالانکہ یہہ قول محض بے اصل ہے - حجاج ابن یوسف کے روبرو جب
یہہ تذکرہ آجاتا تہا تو وہ اسکی تکذیب کرتا تہا اور اکثر اوقات عزامن قال
وثمود فما ابقیٰ (بڑا ہی مجرم وہ ہے جس نے کہا ہے کہ ثمود نہین باقی رہے
یعنی ہلاک کردئے گئے) کہہ اوٹہا تہا - اہل توریت نہ عاد اور ثمود اور نہ ہود اور
صالح علیہما السلام اور نہ کسی عرب عاربہ کے حالات سے واقف ہین بظاہر
اسکی وجہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ توریت مین اونہین لوگون کا تذکرہ ہے جو کہ
آدمؑ اور موسیٰ علیہما السلام کے درمیان مین عمود نسب واقع ہوئے ہین
اور ان مین سے کوئی شخص موسیٰ وآدم کے عمود نسب مین نہین واقع ہوا -
جدیس کے نسبت جسطرح ابن کلبی کی روایت اس امر کی شہادت دے
رہی ہے کہ یہہ ارم ابن سام کا لڑکا تہا اور یمامہ مین رہتا تہا اور ثمود
ابن کاثر کے بہائیون مین شمار کیا جاتا ہے اوسی طرح طسم کے بارے مین
اوسکا بیان بتلا رہا ہے کہ یہہ لاوذ ابن سام کے اولاد سے تہا اور مقام
بحرین مین سکونت پذیر تہا لیکن طبری کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ
دونون (جدیس اور طسم) لاوذ ابن سام کے نسل سے ہین اور یہہ
دونون یمامہ مین رہتے تہے - طبری بروایت ہشام بن محمد کلبی بسند صحیح ابن
اسحاق اور نیز علماء عرب سے بیان کرتا ہے کہ طسم اور جدیس دونون
یمامہ مین رہتے تہے یمامہ بہت سرسبز وشاداب شہرون مین شمار کیا جاتا تہا
بنی طسم مین ایک بادشاہ غشو نامی تہا اور اوسیکو عملوق بہی کہتے تہے
وہ بنی جدیس کو بہت ذلیل وخوار سمجہتا تہا یہو لٹ آنکہون بہی عزت کی
نظر سے نہ دیکہتا تہا اوس کے ظلم اور تشدد کی کچہہ انتہا نہ تہی اوس نے ان کو

اسقدر ذلیل وخوار کر رکہا تہا کہ بنی جدیس کی کوئی باکرہ عورت اپنے شوہر
کے پاس اوسوقت تک نہ جاسکتی تہی جب تک عملوق اوس سے خلوت نکرلیتا تہا
ایک مدت تک یہی دستور جاری رہا بعد چندے عفیرہ بنت غفار بن جدیس
کی شادی ہوئی عملوق نے حسب دستور سابق عملدرآمد کیا اسکا بہائی اسود
بن غفار اس امر سے بہت بہڑ آیا اور روسار جدیس کو ایک خاص جلسہ مین
جمع کرکے کہنے لگا کہ تملوگون کو کچہہ شرم نہین آتی ہے اس قدر مذلت اور رسوائی
کُتّے بہی پسند نہ کرین گے تم میرا کہنا مانو آؤ مین تمکو اس ذلت سے نکالکر عزت
کے خوشنما باغ کی سیر کراؤن حاضرین نے کہا کہ اسکی کیا صورت ہوگی اسود نے کہا
کہ عملوق کی معہ اوسکی قوم کے دعوت کرو اور جب وہ کہانے مین مصروف ہون
تو ان کو نیست ونابود کر دو سبہون نے اس امر پر اتفاق کرلیا اور عملوق
معہ اپنے قوم کے جس وقت کہانے مین مصروف ہوا اسود نے حملہ کرکے عملوق کو
قتل کرڈالا اور باقی سبہون کو روسار بنی جدیس نے نیست ونابود کر دیا۔
ان مین سے صرف رباح بن مرہ بن طسم خدا جانے کس طرح اس واقعہ سے بچکر
حسان بن تبع کے پاس چلا گیا اوس نے اسکا کمال خوشی سے استقبال کیا
اور اسکی اعانت کے غرض سے بنی حمیر کو لیکر یمامہ کیطرف روانہ ہوا۔ اثنار
راہ مین [illegible] بن مرہ نے کہا کہ میری ایک بہن یمامہ نامی بنی جدیس مین
بیاہی ہے اوس [illegible] زیادہ دور تک دنیا مین کوئی دیکہہ نہین سکتا وہ تین
مرحلہ سے سوار کو دیکہتی ہے مجہکو اس امر کا اندیشہ ہے کہ کہین تملوگون کو وہ
دیکہہ نہ لے مناسب ہے کہ ہر شخص ایک ایک درخت کا ٹکڑا اپنے اپنے ہاتہون
مین لیکر یمامہ کے طرف چلے لیکن باین ہمہ یمامہ نے دیکہہ لیا اور بنی جدیس سے
کہنے لگی کہ دیکہو تمہاری طرف حمیری آرہے ہین مین دیکہہ رہی ہون کہ بہت سے

آدمی اپنے اپنے ہاتھون مین درخت لئے ہوئے اوس کے پیچھے پیچھے آرہے ہین بنی جدیس نے اس امر کو خلاف عقل سمجھکر نہ تو اپنے حفاظت کا کچھہ انتظام کیا اور نہ مقابلہ کی تیاری کی اس کے دوسرے روز صبحکو حسان ابن تبع معہ اپنے لشکر کے بنی جدیس کے سرپر پہونچگیا اور بہت سخت خونریزی کے ساتھہ اونکو نیست و نابود کر دیا اون کے قلعون اور مکانات کو بہی ویران کردیا بنی جدیس سے اکیلا اسود بن غفار سطے کے پہاڑون کے طرف بہاگ کر چلا گیا۔ لڑائی ختم ہونے کے بعد تبع نے یمامہ کو بلوا کر اوسکی آنکہین نکلوالین اس شہر کا نام پہلے جو تہا اس واقعہ کے بعد سے یمامہ کے نام سے مشہور رہوا۔ طبری نے اور مورخین نے روایت کیا ہے کہ جس تبع نے بنی جدیس سے مقابلہ کیا تہا وہ اس حسان کا باپ یعنی تبان اسعد ابو کرب بن ملکی کرب تہا ہم اس کے حالات ملوک یمن کے سلسلہ مین بیان کرین گے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعضون نے یہہ بیان کیا ہے کہ جسوقت حسان بن تبع معہ بنی حمیر کے یمامہ کیطرف روانہ ہوا تو اوس نے مقدمتہ الجیش کا افسر عبد کلال بن منوب بن حجر بن ذی رعین کو مقرر کیا۔ رباح ابن مرہ نے اپنی بہن کا قصہ اسی عبد کلال سے بیان کیا تہا اور اسکی بہن کا اصلی نام زرقاء تہا اوسیکو عنزہ اور یمامہ بہی کہا کرتے تہے۔

قوم ثمود اور صالح کا شجرۃ النسب



عمالقہ عمالقہ عملیق بن لاوذ کے اولاد سے ہین بلند قامتی اور جسامت مین یہہ لوگ تمثیلاً ذکر کیے جاتے ہین طبری نے لکھا ہے کہ عملیق پدر عمالقہ ہے اسکے قبائل مختلف ممالک مین پہیلے ہوے ہین چنانچہ اہالیان مشرق و عمان و بحرین و حجاز اور مصر مین فراعنہ اور شام مین جبابرہ جنکو کنعانین کہتے ہین انہین مین سے ہین۔ بحرین اور عمان اور مدینہ مین جو لوگ ان مین سے بستے تہے ان کے مورث اعلی کو جاسم کہتے تہے بنی جاسم سے مدینہ مین بنی لف۔ بنی سعد بن ہزال بنی۔ طربنی ارزق

ہین اور نجد مین انہین مین سے بدیل ۔ راحل ۔ غفار اور حجاز مین بنی ارقم اسی
گروہ سے شمار کیے جاتے ہین یہہ باین ہمہ نجد مین رہتے تھے اور ان کے بادشاہ کا
نام ارقم تہا اور طایف مین بنی عبد ضخم ابن عاد اولی رہتا تہا ۔ انتہی ۔

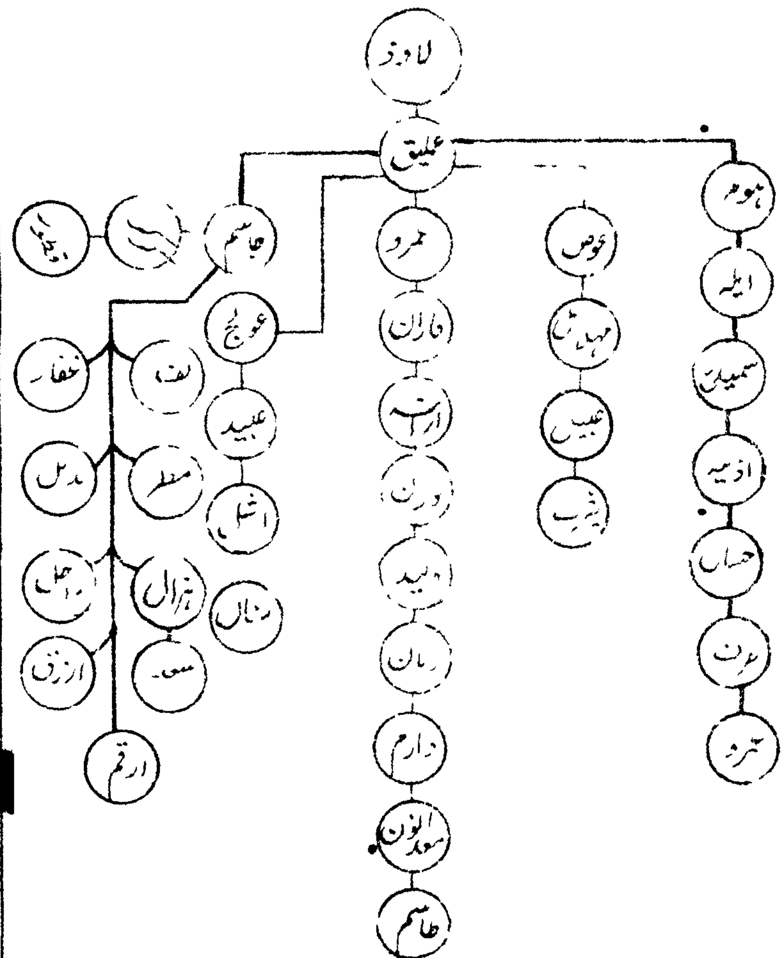
علامہ ابن سعید کہتا ہے کہ مین نے دار الخلافتہ بغداد کے کتب خانہ مین
تواریخ کی کتابین دیکہی ہین جنسے یہہ امر معلوم ہوتا ہے کہ عمالقہ کا مقام تہامہ
(ارض حجاز) مین قیام رہا اوسوقت سے جبکہ یہہ بنی حام کے ہاتہون تنگ آکر
بابل سے چلے آئے تہے تا آنکہ اسماعیلؑ ارض حجاز مین آئے اور اس گروہ
مین سے اکثر جنکی قسمت مین دولت ایمان تہی جناب موصوف پر ایمان لائے
اور حکومت دو دلیعہ کے ساتہہ گذران کرتے رہے یہانتک کہ سمیدع بن لاوذ بن
عملیق بادشاہ ہوا اور اسی کے زمانہ مین عمالقہ کو حرم سے جرہم نے جو کہ قحطان
کے قبیلہ سے تہا نکالدیا پس اون لوگون مین سے بنی عبیل بن مہلایل بن
عوص بن عملیق مدینہ مین جابسے اور ارض ایلہ مین ابن ہومر بن عملیق قیام
پذیر ہوئے اور یہان کی حکومت اسی کی اولاد مین رہی یہہ لوگ اپنے ہر بادشاہ کو
سمیدع کہتے تہے آخری سمیدع ابن ہومر تہا جسکو یوشعؑ نے قتل کیا تہا جبکہ بنی اسرائیل
نے بعد موسٰی کے ممالک شام پر حملہ کیا تہا عمالقہ اور بنی اسرائیل سے اس مقام پر
بہت بڑی لڑائیان ہوئین تا آنکہ عمالقہ پر یوشعؑ غالب آئے اور اریحا پر قبضہ
کر لیا جو کہ بیت المقدس کے قریب ہے بعد اس کے بنی اسرائیل نے ممالک
حجاز پر حملہ کر کے اسکو بہی عمالقہ سے چہین لیا یثرب اور اوس کے بلاد اور
خیبر وغیرہ پر قبضہ کر لیا ۔ یہود قریظہ و بنی نضیر و بنی قینقاع اور کل یہود
حجاز انہین مین سے ہین پہر بعد اس کے انکی حکومت دولت روم مین ہوئی
اور اذینہ ابن السمیدع بلاد شام اور جزیرہ کا حکمران ہوا بعد اسکے حسان

ابن اذینہ اور حسان بن بدیاہ اور عمرو ابن طرف کے بعد دیگرے حکومت
کرتے رہے عمرو ابن طرف اور جذیمتہ الابرش سے مدتون سخت معرکہ آرائیان
رہین تا آنکہ جذیمتہ الابرش فتح نصیب ہوا اور عمرو ابن طرف کو گرفتار کر کے
بار حیات سے سبکدوش کر دیا اور انہین عمالقہ سے جیسا کہ لوگ گمان کرتے
ہین عمالقہ مصر ہین۔ مصر پر عمالقہ اوسوقت سے قابض ہوئے ہین جبکہ
کسی قبطی بادشاہ نے عمالقہ کے کسی بادشاہ سے جو کہ اون دنون شام مین
رہتا تھا اور اوسکا نام ولید بن دومع تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نام
ثوران ابن اراشہ بن فادان بن عمرو بن عملاق تھا یہہ کسی کام مین مدد کا خواستگار
ہوا اور وہ بنظر اعانت مصر مین آکر رہگیا اور خود قبط کو مصر سے نکالدیا۔
جرجانی کہتا ہے کہ عمالقہ اسیوقت سے مصر کے مالک ہوئے بیان کیا جاتا ہے
کہ انہین مین سے ابراہیم کا فرعون سنان ابن اشل ابن عبید ابن عولج ابن
عملیق اور یوسفؑ کا فرعون ریان ابن ولید ابن ثوران اور موسیٰ کا فرعون
ولید ابن مصعب ابن ابی اہون ابن ہلوان تھا اور بعضے کہتے ہین کہ فرعون
موسیٰ قابوس بن مصعب بن معاویہ بن نمیر بن سلواس ابن قار[illegible]
اور عمالقہ سے جو کہ بعد ریان ابن ولید کے تخت نشین ہوا وہ طاشم ابن
معدان تھا۔ انتہی کلام الجرجانی (جرجانی کا کلام تمام ہوا)۔ اور اہل اثر ولید
ابن مصعب کی نسبت جو کہ زمانہ موسیٰ مین فرعون مصر تھا یہہ شہادت دیتے
ہین کہ یہہ نجار تھا خاندان سلطنت سے نہ تھا رفتہ رفتہ فرعون مصر کے
دستہ فوج جان نثاران کا سردار ہوگیا بعد ازان خوبی قسمت یا انقلاب زمانہ
سے خاندان سلطنت پر غالب آگیا اور اسی نے عمالقہ کے خاندان کا خاتمہ
کر دیا اور پھر جب اس نے موسیٰ کا تعاقب کیا اور نیل مین ڈوب گیا تو ملک پھر

قبطیون کے قبضہ مین آگیا اور اہل ملک نے خاندان سلطنت سے دلوکہ کو والی ملک مقرر کیا جیسا کہ ہم آگے چلکر قبط کے حالات مین بیان کرینگے لیکن بنی اسرائیل۔ عمالقہ حجاز سے واقف نہین ہین البتہ عمالقہ شام کے نسبت انکا یہہ بیان ہے کہ عملاق بن الیفاذ ابن عیصو (یا عیصاب یا عیص) ابن اسحاق ابن ابراہیم کے اولاد سے ہین اور فراعنہ مصر بہی انہین سے ہین اور جن کنعانیون کو طبری نے عمالقہ مین ذکر کیا ہے اسرائیلین کے نزدیک وہ کنعان ابن حام سے ہین اور بلاد شام مین پہیل کر اس کے مالک ہوگئے اور انہین لوگون کے ساتہہ بنو عیصو بہی تہے۔ بنی اسرائیل نے زمانہ یوشع بن نون مین ان کے ہاتہہ سے حکومت چہین لیا تہا ان واقعات سے یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ زناتہ مغرب انہین عمالقہ سے ہین مگر یہہ صحیح نہین ہے۔

امیم وہ شخص ہے کہ جس نے سب سے پہلے پتہرون کے ٹکڑون سے مکان بنوایا تہا اور اوسکی چہت لکڑیون سے تیار کرائی تہی عملاق بن لاوذ کا نسبی بہائی ہے اور زمین فارس مین رہتا تہا اسی وجہ سے فارس کے بعض علماء [redacted] خیال کرتے ہین کہ اہل فارس امیم کی اولاد سے ہین اور کیومرث جو منتہائے سلسلہ نسب ہے وہ امیم ابن لاوذ کا لڑکا ہے لیکن یہہ قول بالکل ناقابل اعتبار اور غیر صحیح ہے اور انہین کے نسل سے وبار ابن امیم بہی تہا جو کہ مابین یمامہ اور شحر کے قیام پذیر ہوا تہا جسکی نسل کو باد صرصر نے ہلاک کیا واللہ اعلم۔

شجرۃ النسب عمالقہ



شعیب عرب بایدہ بنی ارفخشد۔ یقطن بن عابر بن فالخ بن ارفخشد سے نسبا تعلق رکھتے ہین ان کے نامی قبایل جرہم ۔حضور ۔حضرموت ۔سلف تہے ۔حضور دیار رس مین رہتے اور اہل کفرو بت پرست تہے ان کے طرف شعیب نبی بن ذی مہدع مبعوث ہوئے ان کو اون لوگون نے نشامت اعمال سے جُہٹلایا اونپر ایمان نہ لائے انجام یہہ ہوا کہ اور گروہون کیطرح یہہ بہی ہلاک ہوگئے۔

(مترجم) شعیبؑ کا نام نیرون تھا ضیعون بن عنقا بن تابت بن مدین بن ابراہیمؑ کے لڑکے تھے بعضون نے جناب موصوف کے باپ کا نام میکیل لکھا ہے جو کہ اولاد مدین بن ابراہیمؑ سے تھا اور بعض کتابون مین یہہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شعیبؑ اون لوگون مین سے کسی کی اولاد سے ہین جو ابراہیمؑ پر ایمان لائے تھے اور اون کے ہمراہ سرزمین شام مین ہجرت کرکے چلے آئے تھے علامہ ابن اثیر تاریخ کامل مین تحریر کرتا ہے کہ شعیبؑ کی مان لوط بن ہاران بن تارح کی بیٹی تھین اس روایت کے اعتبار سے شعیبؑ و ابراہیمؑ بجدی اور ایک ہی خاندان سے ہوئے لیکن ہم اپنے حافظہ پر بھروسہ کرکے کہہ سکتے ہین کہ شعیبؑ۔ ابراہیمؑ کی اولاد سے ہین جیسا کہ علامہ ابن خلدون نے آگے چلکر ایک مقام پر صراحۃً شعیبؑ کے نسبت وھو ابن نویل بن رعویل بن عیا ابن مدین (وہ یعنی شعیبؑ بیٹے تھے رعویل بن رعویل ابن عیا ابن مدین کے) تحریر کیا ہے۔

شعیبؑ حاضر جواب لطیفہ گو حق باتون کے کہنے مین بالکل بے جھپک تھے کسیکو سوائے آپ کے باوجود نابینائی کے نبوت نہین دیگئی۔ چنانچہ اللہ جلشانہ نے [illegible]ی قوم کا یہہ فقرہ ”وانا لنراک فینا ضَعِیفًا“ اے ضریر البصر (ہم بیشک تجھکو اپنے مین ضعیف یعنی بے بصر دیکھتے ہین) حکایۃً کلام پاک مین ذکر کیا ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم شعیبؑ کے ذکر کے وقت بلیغ و فصیح ہونیکے وجہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے ذاک خطیب الانبیاء یعنی یہہ نبیون کے خطیب ہین۔ کتب تواریخ کی ورق گردانی سے یہہ امر معلوم ہوتا ہے کہ شعیبؑ اہل مدین اور اصحاب ایکہ اور اہل الرس کیطرف مبعوث ہوئے تھے پہلے دو یعنی اہل مدین اور اصحاب ایکہ کا ذکر کلام مجید مین اس صراحت سے آگیا ہے کہ آپ انکے طرف مبعوث ہوئے تھے باقی رہے اصحاب الرس انکا ذکر قرآن پاک مین موجود ہے

لیکن اوس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ جناب موصوف ان کے طرف مبعوث ہوئے تہے ہان کتب تواریخ کے دیکہنے سے یہہ امر ثابت ہوتا ہے کہ شعیبؑ اصحاب الرس کے طرف بہی بہیجے گئے تہے چنانچہ خود علامہ ابن خلدونؒ نے اپنی معتبر تاریخ مین ایک مقام پر لکہا ہے وبعث الیھم نبی منھم اسمہ شعیبؑ (اور بہیجا اونکی طرف یعنی اہل رس کے طرف ایک نبی جو کہ شعیبؑ نامی اونہین مین سے تہے) اہل مدین اور اصحاب ایکہ بددیانتی کی طرف زیادہ مایل تہے دو ترازو اور دو وزن رکہتے تہے لینے کے وقت زیادہ لیتے اور دیتے ہوئے کم دیتے تہے علاوہ اس کے بت پرستی بہی کرتے تہے راستون پر بیٹہے رہتے تہے لوگون کو شعیبؑ کے پاس آنے جانے سے روکتے تہے اور جو لوگ ایمان لاتے تہے اونکو تنگ کرتے تہے جب ان لوگون کی شرارت سے شعیبؑ نے اپنا وعظ و پند نہ بند کیا اور کچہہ لوگ آپ کی طرف مایل بہی ہو چلے تو ایک روز دو چار سردار ملکر شعیبؑ کے پاس آئے اور یہہ دہمکی دیا لنخرجنّک یا شعیبُ والذین اٰمنوا معک من قریتنا اولتعودنّ فی ملّتنا (بےشک ہم تمکو اے شعیبؑ معہ اون لوگون کے جو کہ تمہارے ساتہہ ایمان لائے ہوئے ہین اپنے گانون سے نکال دینگے یا تو تم ہمارے مذہب مین پہر لوٹ آؤ) شعیبؑ ان کی اس دہمکی کا کچہہ خیال نہ کرکے برابر وعظ و پند کرتے رہے اسوقت مجبور ہوکر ان لوگون نے یہہ کہنا اور اس طرح ڈرانا شروع کردیا ولولا رھطک لرجمناک (اگر تمہارے اعزہ اقارب زیادہ نہوتے تو تجہکو ہم سنگسار کرڈالتے) وما انت علینا بعزیز (اور تو ہم پر غالب نہین ہے یا تو ہم سے بزرگ نہین ہے) اس بحث و تکرار اور بت پرستی و کفر کا انجام یہہ ہوا کہ اللہ جل و علیٰ ذکرہ نے اوس

قوم پر عذاب یوم الظلہ نازل فرمایا جس سے سوائے شعیبؑ اور انلوگون کے
جو آپ پر ایمان لائے تہے کوئی جانبر نہوا - عبد اللہ ابن عباسؓ آیۂ کریمہ
فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ کی تفسیر مین فرماتے ہین
کہ اللہ جلشانہ نے گرمی اور تمازت آفتاب اسقدر بڑہا دیا کہ سب کے سب
اپنے اپنے گہرون سے گہبرا کر باہر نکلے دو ڈہائی میل کے فاصلہ پر ایک ابر
دکہلائی دیا دو چار آدمی اوسکی طرف دوڑ کر گئے جب اوس ابر کیوجہ سے
آفتاب کی تمازت سے ان کو نجات ملی اور خنکی محسوس ہونے لگی تو
ان لوگون نے اپنے قوم کو بلایا جب کل قوم اس ابر کے نیچے آکر مجتمع
ہوگئی تو اللہ جلشانہ نے اونپر اوس ابر سے آگ برسا دیا سب کے سب
وہین جلکر خاک ہوگئے اور اہل مدین (جو کہ مدین ابن ابراہیمؑ کے اولاد
سے تہے) اونپر بوجہ بت پرستی و بد دیانتی اللہ جلشانہ نے رجفہ (زلزلہ) کا
عذاب نازل کیا تہا جس سے باستثنا مومنین اور شعیبؑ کے سب کے سب
ہلاک ہوگئے - اور اہل رس بت پرستی کرتے تہے کفر و الحاد مین ڈوبے
ہوئے تہے شعیبؑ نے ہر چند ان کو سمجہایا - آیندہ کے عذاب سے ڈرایا لیکن چونکہ
اونکی قسمت مین ہلاکت لکہی تہی شعیبؑ کے کہنے پر کچہہ خیال نہ کیا اللہ جلشانہ نے
ان کو بہی اسیطرح ہلاک و تباہ کر دیا جس طرح سے پہلا گروہ برباد کر دیا گیا
(انتہی کلام المترجم) -

جرہم یمن مین رہتا تہا اسکی زبان عربی تہی - یعرب ابن قحطان کا جسوقت
دور دورہ ہوا اوسوقت جرہم تو بلاد حجاز کا والی مقرر کیا گیا اور عاد بن
قحطان شحر وغیرہ کا حاکم ہوا اور عمان کی ولایت یقطن بن قحطان کے
سپرد کی گئی - بعضون کا یہہ خیال ہے کہ پہلے بنی جرہم بعد اس کے اولاد

قطورہ بن کرکر بن عملاق قحط کی وجہ سے یمن سے مکہ مین بہ[illegible] دیگرے چلے آئے تھے اور یہین مقیم رہے یہان تک کہ اسمعیلؑ مکہ مین آئے اور جناب موصوف کو بنوت مرحمت فرمائی گئی بنی جرہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کے بعد بیت اللہ کے وہ متولی رہے تا آنکہ اُنپر بنی خزاعہ غالب آئے۔ بنی جرہم مکہ سے نکلکر یمن مین آگئے [illegible] دئے۔

حضرموت [illegible] قریب ہونے کے وجہ سے عرب [illegible] شمار کئے جاتے ہین حالانکہ یہہ عرب بایدہ سے نہین ہین کیونکہ اُنکی نسلین [illegible] کردہ مین پائی جاتی ہین [illegible] گروہ مین سے سب سے پہلے جس نے حکومت کی بناڈالی جسکا ذکر آجتک صفحہ تاریخ مین موجود ہے وہ عمرو الاشنب بن ربیعہ بن یرام بن حضرموت تہا اس نے مدتون سلطنت کی اپنے مقبوضہ ممالک کے حدود بڑہائے اس کے بعد اسکا لڑکا لمزالازج تخت حکومت پر بیٹہا عمالقہ سے ایک زمانہ دراز تک لڑتا رہا اس نے سو برس تک بادشاہی کی اس کے بعد کریب ذوکراب بادشاہ ہوا اس کے زمانہ حکومت کا حال کچہہ معلوم نہین ہوا پہر لمزالازج ثانی کریب ذوکراب کے بعد بادشاہ ہوا اور [illegible] تیس برس تک حکمران رہا چونکہ اسکی حالت حیات مین اس کے [illegible] اور لڑکون کا انتقال ہوگیا تہا اس وجہ سے اس کے بعد مرثد ذوحروان بن کریب بادشاہ ہوا اور ایک سو چالیس سال تک حکومت کرتا رہا یہہ پہلے مقام مارب مین رہتا تہا بعدہ حضرموت مین آگیا تہا بعد اس کے علقمہ ذوقیعان بن مرثد ذی حروان تیس برس اور ذوعیل بن ذی قیعان دس برس یکے بعد دیگرے حکومت کرتے رہے۔ ذوعیل بن ذوقیعان حضرموت کو چہوڑ کر صنعا مین چلا آیا تہا اس نے فغفور چین پر فوج کشی کی اور اوسکو گرفتار

کرکے قتل کیا بعدہ ذوعیل بن ذوعیل حضرموت کا حکمران ہوا ملوک یمن سے یہہ پہلا وہ شخص ہے جو رومیون سے لڑا اسی نے یمن مین حریر اور دیبا کو رائج کیا تہا بعد اس کے بدعات بن ذوعیل نے چار برس حکومت کی اس نے کوئی امر جدید ایجاد نہین کیا اور نہ اسکو توسیع ملک کا خیال کبھی پیدا ہوا بعد اس کے بدعیل بن بدعات تخت پر بیٹھا یہہ ایک قلعہ بنوا کر اور چند عمارتین ناتمام چہوڑ کر مر گیا۔ حماد بن بدعیل نے اس کے بعد اسی سال تک حکومت کی اس نے فارس پر سابور ذوالاکتاف کے عہد حکومت مین حملہ کیا اور اسکو ایسا پامال کیا کہ مدتون حماد کی زیادتیون کے آثار فارس کے کہنڈرات سے نمایان رہے بعد اس کے یشرح ذوالملک بن ودب بن ذی حماد بن عاد بلاد حضرموت پر ایک سو برس تک حکومت کرتا رہا یہہ پہلا وہ شخص ہے جس نے فوج مین جان نثارون کا ایک خاص دستہ مقرر کیا اور ادا شاہی مرتب کئے۔ بعد اس کے منعم ابن ذوالملک وثار بن جذیمہ بن منعم اور یشرح بن جذیمہ بن منعم اور نمر بن یشرح بعدہ ساجن معروف بہ نمر یکے بعد دیگرے حسب ترتیب مذکور حکومت کرتے رہے اور ساجن کے زمانہ حکومت مین حبشہ یمن پر غالب آ گئے۔

جرہم کے نسبت علامہ ابن سعید کی روایت یہہ شہادت دے رہی ہے کہ جرہم کا ایک گروہ عاد کے زمانہ مین گزرا ہے جسکو علماء نسب عرب عاربہ سے شمار کرتے ہین اور یہہ جرہم جو یمن مین بستا اور قحطان ابن عابر کا لڑکا تہا اسکو یعرب بن قحطان نے اپنے زمانہ حکومت مین حجاز کا حاکم مقرر کیا اس کے بعد عبدیالیل اسکا لڑکا بعدہ عبد المدان بن جرہم اور نفیلہ بن عبد المدان اور عبد المسیح ابن نفیلہ اور مضاض بن عبد المسیح اور حرث

سکے بعد دیگرے حسب ترتیب مذکورہ والی حجاز ہوتے رہے یعنی انلوگون
کے جرہم بن عبد یالیل بعدہ اسکا لڑکا عمرو ابن الحرث بعد اس کے بشیر
ابن الحرث اسکا بہائی اور مضاض بن عمرو بن مضاض حاکم حجاز ہوئے اسمٰعیل
علیہ السلام نے جو کہ عرب کے تیسرے گروہ کے مورث اعلیٰ ہین جرہم ثانی
مین نشو ونما پایا تہا اور انہین کے طرف مبعوث ہوئے تہے اسی قبیلہ مین
آپ کی شادی ہوئی تہی۔

اولاد سبا قبایل سابق کی طرح فنا نہین ہوئے اور اونکی یادگار
نسلین یمن مین پائی جاتی ہین اور وہی دوسرے طبقہ کی بولتی چالتی چلتی
پہرتی تصویرین ہین۔ کسی نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے
سبا کے نسبت دریافت کیا تہا کہ وہ مرد تہا یا کہ عورت یا کسی زمین کے ٹکڑے کا
نام ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ سبا ایک شخص تہا جس کے دس لڑکے
ہوئے تہے منجملہ اون کے چہہ[6] یعنی مذحج[1]۔ کندہ[2]۔ ازد[3]۔ اشعر[4]۔ انمار[5]۔ حمیر[6]
یمن مین سکونت پذیر رہے اور چار[4] یعنی لخم[1]۔ جذام[2]۔ عاملہ[3]۔ غسان[4]۔ شام
مین مقیم ہوئے۔

ابراہیم اِس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہین کہ قحطان سے پہلے زمانہ نوحؑ تک
اِس گروہ کے ابا و اجداد لغات عربیہ سے واقفیت نرکہتے تہے جیسا بذاتہ
قحطان نے جو عرب کے دوسرے طبقہ کا مورث اعلیٰ ہے گروہ سابق سے
عربی زبان سیکہا اور رفتہ رفتہ وہی عربی لغت اسکی آیندہ نسلون کی مادری
زبان کے قایم مقام مانی گئی اسی طرح اسکا بہائی فالغ ابن عابر اور اسکی اولاد
ابراہیم تک عجمی زبان بولتے تہے تاآنکہ اسماعیلؑ کا زمانہ آیا جو عرب کے تیسرے
طبقہ کے جد اکبر قرار دیئے جاتے ہین اور انہون نے جرہم سے زبان عربی کی

تعلیم پائی اور وہی بنی اسماعیلؑ کی مادری زبان سمجھی گئی۔ اقتضائے مقام اور مناسبت کلام کے خیال سے عرب کے اس تیسرے طبقہ کا بھی نسب اسی مقام پر بیان کئے دیتے ہین تاکہ گروہ سابق اور لاحق مین ایک انتظامی سلسلہ قائم ہوجائے اور انساب عالم پورا پورا احاطۂ بیان آجائے۔

ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے آبا و اجداد بھی نبطی اور عجمی زبان بولتے تھے لیکن چونکہ عالم مین آپ کا نسب کامل طریقہ سے محفوظ رہا اور بخیال بعض مورخین بنی آدم کی آیندہ نسلین آپکے اعقاب و اخلاف سے شمار کیجاتی ہین اور علاوہ براین آپ کے اسلاف عرب کے اس طبقہ کے معاصر بھی تھے پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جناب ابراہیمؑ کا نسب اور اون کے اولاد کے حالات حسب قرارداد شرط کتاب تحریر کیا جائے لہذا ہم سب سے پہلے اسماعیلؑ کا نسبی سلسلہ چھیڑا چاہتے ہین اور اوس کے امور متعلقہ ضروریہ کا اظہار کرتے ہوئے جناب ابراہیمؑ کے اخبار و حالات لکہین گے۔

اسماعیل علیہ السلام۔ ابراہیمؑ کے خلف اکبر ہین اور یہہ آزر (جسکو تارح یا تارخ کہتے ہین اور آزر ایک بت کا نام تہا جس کے نام سے یہہ ملقب ہوئے) ابن ناحور بن ساروغ (یا شاروخ یا ساروغ یا اشرغ) بن ارغو ابن فالغ (یا فالخ) بن عابر (یا عنبر) بن شالخ (یا شلیخ) بن ارفخشذ بن سام بن نوح علیہ السلام کے لڑکے ہین۔ علامہ ابو محمدؒ کا یہہ بیان ہے کہ مین نے اس نسب کو توریت مین دیکہا ہے ہو بہو ایسا ہی پایا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ بجائے ساروخ (اشرغ) کے شاروغ لکہا ہوا دیکہا ہے۔ طبری لکہتا ہے کہ شالخ اور ارفخشذ کے درمیان ایک پشت اور گذری ہے جسکا نام قینن تہا توریت مین اسکا ذکر اسوجہ سے نہین کیا گیا کہ یہہ ساحر تہا اس نے الوہیت کا

دعوی کیا تہا - ابن حزم کہتا ہے کہ فالغ اور عابر کے درمیان بہی ایک نام
ترک ہوگیا جو ملکیصدق کے نام سے مشہور رہتا اور وہ عابر کا لڑکا فالغ کا باپ
تہا - واللہ اعلم -

توریت مین یہہ ایک عجیب بات لکہی ہوئی ہے کہ نوحؑ کے انتقال
کے وقت ابراہیمؑ ترپن برس کے تہے کیونکہ ارفخشذ صلب سام سے طوفان کے
دو برس کے بعد پیدا ہوئے اور جب ارفخشذ کی عمر پینتیس[۳۵] سال کی ہوئی تو شالخ
پیدا ہوا شالخ کی تیس[۳۰] برس کی عمر تہی کہ عابر پیدا ہوا اور پینتالیس[۴۵] برس
برس عابر سے فالغ اور فالغ کی تیس[۳۰] برس کی عمر مین ارغو اور ارغو کی بتیس[۳۲]
برس کی عمر مین شاروغ اور شاروغ کی تیس[۳۰] برس کی عمر مین ناحور
اور ناحور کی اونتیس[۲۹] برس کی عمر مین تارح پیدا ہوا اور جسوقت تارح کی
عمر پچہتر[۷۵] برس کی ہوئی جناب ابراہیمؑ پیدا ہوے - اس حساب سے زمانہ طوفان
سے ولادت ابراہیمؑ تک دوسو ستانوے[۲۹۷] برس ہوتے ہین اور نوحؑ بعد طوفان
تین سو پچاس برس زندہ رہے پس وقت انتقال نوحؑ ابراہیمؑ ترپن برس
کے تہے اور آپ نے اپنے جد اعلیٰ کا زمانہ پایا ہے - بعض مورخین کی یہہ
راے ہے کہ ابراہیمؑ کل بنی آدم کے جو اون کے بعد ہوے ہین جد اعلیٰ ہین
اس اعتبار سے جناب موصوف تیسرے جد اعلیٰ بعد نوح و آدم علیہم السلام
کے قرار پائے -

علامہ ابن سعید کتاب البدء سے نقل کرتا ہے کہ پہلے جس نے اولاد حام
ابن نوحؑ سے بادشاہت کی اور حکومت و سلطنت کی بنا ڈالی وہ کنعان بن
کوش بن حام بن نوح تہا - یہہ معلوم نہین کہ کنعان کس وجہ سے کس زمانہ
مین اپنے مرز بوم شام سے زمین کے اوس حصہ کیطرف چلا آیا جسکو اب سرزمین

بابل کہتے ہین اور ایک شہر اٹھارہ کوس مربع مین بابل نامی آباد کیا اس کے بعد نمرود نامی اسکا لڑکا تخت حکومت پر بیٹھا یہہ بہت بڑا عظیم الشان بادشاہ ہوا اس نے اکثر معمورات عالم پر قبضہ کرلیا اسکی عمر نسبتہً دوسرون سے زیادہ ہوئی۔ بنی حام سے یہہ پہلا وہ شخص ہے کہ جس نے دین صابیہ اختیار کرلیا تہا اسی کی دیکہا دیکہی تہوڑے دلون بعد اولاد سام بہی اس مذہب کے طرف مایل ہو گئی تہی۔

سام ابن نوحؑ دجلہ کے شرقی جانب مقیم ہوا۔ یہہ اپنے باپ کا وصی اور جانشین تہا۔ بعد اس کے ارفخشذ ابن سام اس کی املاک کا وارث ہوا۔ ارفخشذ روشن چراغ کو کہتے ہین۔ یہہ بہت بڑا عابد پرہیزگار متقی تہا۔ اس کے بعد شالح ابن ارفخشذ اسکا جانشین ہوا اور ایک مدت دراز تک زندہ رہا۔ بعدہٗ عابر ابن شالح اسکی قایم مقامی پر مامور ہوا۔ یہی کلدانیونکو لیکر نمرود سے مقابل ہوا تہا لیکن نمرود اسپر غالب آیا اور اسکو کوثا سے نکالدیا۔ عابر معہ اون لوگون کے جو اوس کے ساتہہ تہے مجدل کیطرف جو فرات اور دجلہ کے درمیان مین واقع ہے چلا آیا۔ عابر عبرانیون کا جد اعلیٰ ہے۔ اسکی صولت وحکومت مجدل مین قائم ہوئی اس کے بعد فالغ ابن عابر اسکا وارث وجانشین ہوا یہہ وہی ہے جس نے اولاد نوحؑ پر ملک کو تقسیم کیا تہا۔ اسی کے زمانہ مین نمرود نے بابل مین ایک بڑا محل بنوایا تہا جسکا ذکر مصحف پاک مین آگیا ہے۔ فالغ کے بعد بخیال اکثر مورخین اسکا لڑکا ملکان جانشین ہوا۔ اسی کے زمانہ مین نبطی اور رجا مقہ اس خاندان پر غالب آئے اور مجدل مین اپنے رعب وصولت کا سکہ چلادیا۔ ملکان اسی حالت مین ایک لڑکا اتیا نامی (جو خضر کہے جاتے ہین) چہوڑ کر انتقال کرگیا۔ باقی رہا ارغو ابن

فارغ وہ اس واقعہ کے بعد کلواذا کیطرف چلا آیا اور یہین اس نے اپنے سیچے دین کو خیرآباد کہکر دین نبط یعنی صابیہ مذہب اختیار کیا اور ان مین اپنا نکاح کر لیا اسکی نبطی بیوی سے اسکا لڑکا شاروخ - اور شاروخ سے ناحور اور ناحور سے تارح پیدا ہوا - تارح ابن ناحور ہی کو آزر کہتے تھے نمرود نے اسکو کمال خلوص سے اپنے بیت الاصنام (بتخانہ) کا داروغہ مقرر کیا اور نمرود ملوک جرامقہ ہے اسکا نام ہاصد - کوش ابن حام کا لڑکا تھا - انتہی کلام ابن سعید (کلام ابن سعید کا تمام ہوا) -

تارح جسکو آزر کہتے ہین بروایت توریت اس کے تین لڑکے ابراہیم علیہ السلام - ناحور - ہاران تھے ہاران اپنے باپ کے حالت حیات مین اپنے لڑکے لوط علیہ السلام کو چھوڑکر مر گیا - لوط اس روایت کے مطابق ابراہیم کے بھتیجے ہین - مورخین ابراہیم کے مولد (جائے پیدائش) مین اختلاف کرتے ہین طبری کہتا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ ابراہیم اطراف کوثا (سرزمین سواد) مین پیدا ہوئے اور یہہ قول ابن اسحاق کا ہے اور کوئی یہہ کہتا ہے کہ حران مین پیدا ہوئے تھے اور کسیکا یہہ خیال ہے کہ یہہ بابل مین پیدا ہوئے اور عامہ سلف اس کے قایل ہین کہ ابراہیم نمرود بن کنعان بن کوش بن سام کے زمانہ مین پیدا ہوئے درانحالیکہ کہان (جمع کاہن) بتلا رہے تھے کہ ایک ایسا شخص پیدا ہونے والا ہے جو دین شاہی کا مخالف ہوگا اور بتون کو توڑ ڈالیگا نمرود نے یہہ سنکر لڑکون کے قتل کا حکم دیدیا - آپ کی مان نے ایک گڈھے مین جاکر وضع حمل کیا تا آنکہ آپ بڑے ہوئے اور عنفوان شباب مین پہونچے اور ستارون کو دیکھا اور ان سے ذات باری کو پہچانا اور نبوت حاصل ہوئی پس آپ اپنے باپ کے پاس آئے اور توحید کی طرف بلایا اسنے انکار کیا

اور آپ نے بتون کو توڑ ڈالا۔ اس جرم مین نمرود کے سامنے پکڑ لائے گئے اور اس کے حکم سے آگ مین ڈالے گئے اللہ تعالی نے اُسکو ایسا ٹھنڈا کردیا کہ جس سے ان کو مطلق اذیت نہ پہونچی جیسا کہ قرآن مین موجود ہے نمرود نے یہہ واقعہ عجیب دیکھہ کر قربانی کرنے کو کہا ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ اللہ تعالی تیرے کسی عمل کو قبول نہ کرے گا جب تک تو ایمان نہ لائے گا نمرود نے کہا یہی ایک امر مجہہ سے نہ ہوسکے گا۔

(مترجم) اکثر مورخین کا یہہ خیال ہے کہ ابراہیمؑ کے والد آزر نے اپنی بی بی سے وضع حمل کا حال دریافت کیا تہا اور اونہون نے بے پروائی سے یہہ کہدیا تہا کہ "ہان میرے لڑکا پیدا ہوا تہا لیکن اوسیوقت مرگیا" آزر کو چونکہ بی بی پر زیادہ اعتماد تہا اسوجہ سے اس واقعہ کی اوس نے زیادہ تفتیش نہ کیا اور بعض یہہ کہتے ہین کہ آزر کو ابراہیمؑ کی پیدایش کا حال معلوم تہا لیکن اوس نے نمرود کے خوف سے اس واقعہ کو چھپایا۔ ابراہیمؑ جب تک گڑہے مین رہے اوسوقت تک آپ کی والدہ اکثر آپ کو دیکھنے جایا کرتی اور دودہ پلا آیا کرتی تہین۔ جناب موصوف ایک دن مین اس قدر بڑہتے تہے جسقدر اور لڑکے ایک مہینہ مین نشو ونما پاتے ہین۔ تہوڑے دنون مین آپ جوانی کے قریب پہونچگئے اور اپنے باپ آزر کے ہمراہ شام کیوقت گڑہے سے نکلکر دیانہ سے مکان کو روانہ ہوئے راستہ مین جو جانور ملتا تہا اوسکو آپ دریافت کرتے تہے اور آزر کہہ دیا کرتا تہا کہ یہہ بکری ہے وہ اونٹ ہے اور یہہ گائے ہے ابراہیمؑ یہہ سنکر دل مین کہتے تہے کہ ان مخلوقات کا کوئی رب (پرورش کرنیوالا) ضرور ہے جب رات ہوئی اور آسمان کیطرف آپنے سر اوٹہاکر دیکہا تو ایک ستارہ[۱]

[۱] علامہ ابن اثیر تحریر کرتا ہے کہ وہ ستارہ مشتری تہا۔

نظر آیا آپ بیساختہ کہہ اوٹہے "ھذا ربي (یہہ میرا رب ہے) جب وہ نظرون سے
غایب ہوگیا تو آپ فرمانے لگے لا احب الافلین (مین چہپ جانے والون کو
دوست نہین رکہتا) پہر تہوڑی دیر کے بعد جب ماہتاب کا نور نظر آیا اور اوسکو
ستارہ سے زیادہ روشن پایا تو پہر بول اوٹہے ھذا ربي جب وہ بہی
غایب ہوگیا تو فرمانے لگے لئن لم یہدني ربي لاکونن من القوم
الضالین (یعنی اگر مجہکو میرا رب ہدایت نکرتا تو بے شک مین بہی گمراہ قومون
مین شامل ہو جاتا) غرضکہ یہہ پہلی رات جو کہ حضرت ابراہیم کو آبادی مین ہوئی تہی
گذر گئی اور صبحکو آفتاب کی تیز روشنی نظر آئی تو آفتاب کو دیکہہ کر ھذا ربي
ھذا اکبر کہا جب شام ہوئی اور آفتاب بہی غروب ہوگیا تو آپ کے ذہن
مبارک مین یہہ خیال گذرا کہ جو متغیر ہے وہ ضرور ہے کہ حادث ہوگا اور جو حادث
ہوگا وہ ہرگز قابل ربوبیت کے نہوگا علاوہ اس کے یہہ سب چیزین ظاہر
و غایب ہوتی رہتی ہین تو ضروری ہے کہ انکا ظاہر او غایب کرنے والا کوئی
اور ہوگا اور وہی قابل پرستش اور لایق خدائی کے ہوگا اسیوجہ سے
آپ نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر فرمایا "یا قوم اني بريء مما تشرکون"
(اے قوم مین بیزار ہون اون سے جنکو تم شریک کرتے ہو) "اني وجہت وجہي
للذي فطر السموات والارض حنیفا وما انا من
المشرکین" (مین نے ان سبہون کی طرف سے منہہ پہیر لیا اور اوس کی
طرف رخ کیا جس نے کہ زمین و اسمان کو پیدا کیا ہے ایک طرف کا ہو کر اور
مین اون لوگون مین نہین ہون جو کہ اوس کے ساتہہ شریک کرتے ہین)
ابراہیم کا ستارہ یا ماہتاب و آفتاب دیکہہ کر بار بار "ھذا ربي" کہنا اور
پہر اوس سے گریز کرنا اسوجہ سے نہ تہا کہ آپ اپنے خالق بیچون کو نہ جانتے تہے

یا کہ شکوک کی حالت مین تہے جیسا کہ ہمارے اس دعوی کی شہادت کلام پاک کی یہہ آیۂ کریمہ دے رہی ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ (اور بے شک ہم نے ابراہیم کو دیا علم وفہم اس سے پہلے کہ وہ بالغ ہوتے اور ہم اسباب کو جانتے تہے کہ وہ اسکا اہل ہے) ہان یہہ اعتراض ہوسکتا ہے۔ کہ جب آپ کو علم وفہم پہلے سے دیدیا گیا تہا تو پہر کیا وجہہ تہی کہ آپ ستارہ یا ماہتاب و آفتاب کو دیکہہ کر بار بار هٰذَا رَبِّيْ کہہ اوٹہتے تہے لیکن ساتوین پارہ کی اس آیۂ کریمہ پر غور کرنے سے یہہ شبہہ پیدا نہین ہوسکتا وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ (اور اسیطرح ہم دکہانے لگے ابراہیم کو سلطنت آسمانون اور زمینون کی تاکہ اوسکو یقین ہوجائے (یعنی خطرات بشریہ رفع ہوکر اُسکو یقین ہوجائے کہ اللہ جل شانہ واحد وخالق ہے)۔

ابراہیم نے مدتون اپنے اِس خیال کو کسی پر ظاہر نہ کیا اور برابر جب آزر بت بناکر آپ کو فروخت کرنے کے لئے دیتا تہا بے تامل بازار مین بتون کو بیچنے کے واسطے لیجاتے تہے اور آواز بلند سے فرماتے تہے مَنْ يَّشْتَرِيْ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَلَا يَنْفَعُهٗ (کون شخص ایسی چیز کو خرید کرے گا جو کہ نہ نقصان پہونچاسکتی ہے اور نہ نفع) لوگ یہہ سنکر متعجب ہوتے تہے اور اُنکے پاس نہ جاتے تہے اور نہ اُن سے بتون کو خرید کرتے تہے جب شام ہوتی تو آپ نہر کے طرف جاتے اور بتون کی گردنین پکڑ پکڑ کے پانی مین ڈبوتے اور کہتے اِشْرَبِيْ اِشْرَبِيْ (پی لے پی لے) کہتے تہے رفتہ رفتہ لوگون مین یہہ باتین مشہور ہوگئین کچہہ زمانہ تو اسمین منقضی ہوا کہ لوگ ان باتون کو اُن کے لڑکپن اور لہو لعب پر محمول کرتے رہے لیکن جب یہہ خلعت نبوت سے سرفراز

فرمائے گئے اور علانیہ توحید اور اللہ کی عبادت اور اوس کے سچے دین کی
تعلیم و دعوت کرنے لگے اوسوقت لوگون کے کان کہڑے ہوئے اور آپ
اکثر جلسون مین ان کے خلاف مشورہ کرنے لگے سب سے پہلے جسکو ابراہیم نے خدا
کے سچے دین کی طرف بلایا وہ آپ کا باپ آزر تہا لیکن اوسکی قسمت مین دولت
ایمان نہین تہی اوس نے آپ کے کہنے پر خیال نہ کیا اللہ جلشانہ نے اون سوالات
وجوابات کو جو ابراہیم اور اون کے قوم مین ہوئے تہے سترہوین پارہ
سورۂ انبیا مین اسطرح بیان فرمایا ہے اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ
مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ (جبوقت
ابراہیم نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم یا نمرود بن کنعان اور اوس کے
ساتہیون سے کہا کہ یہہ کیا صورتین ہین جنکی تم مجاورت کرتے ہو؟)
قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ (اون لوگون سے ابراہیم کا
وہ اعتراض تو اوٹہہ نہ سکا تو کہلا کر کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادون کو
انہین کو پوجتے پایا ہے اسیوجہ سے ہم بہی تقلیداً انکو پوجتے ہین) قَالَ
لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ
(ابراہیم یہہ اون کا لاطایل جواب سنکر بولے کہ جب تم لوگ ان بتون کو
تقلیداً پوجتے ہو تو بیشک تم اور تمہارے ابا واجداد کہلم کہلا گمراہی مین تہے)
قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ (اون بت پرستونکو
ابراہیم کے اس کہنے سے کہ "تم اور تمہارے آبا واجداد کہلم کہلا گمراہی مین
تہے" یہہ شبہہ پیدا ہوا کہ شاید مذاقیہ نہ کہتے ہون چنانچہ اس خطرہ کو اون
لوگون نے ظاہر کر دیا اور گہبرا کر کہنے لگے کہ "تم ہمارے پاس یہہ سچی بات لیکر
آئے ہو یا کہ مذاقاً کہہ رہے ہو) قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ

(ابراہیمؑ چونکہ تعلیم و ہدایت کے لئے آئے تھے اسوجہ سے اون لوگون کے اس خیال کو کہ آپ نے مذاقًا نہین کہا اس طرح رفع فرمایا کہ جنکی تم پرستش کرتے ہو وہ خدا نہین ہے بلکہ تمہارا رب وہی ہے جس نے آسمانون اور زمین کو بنایا ہے اور مین اسی بات کا قایل ہون)۔ اس تقریر کے بعد ظاہرا وہ لوگ خاموش تو ضرور ہو گئے لیکن ادہر ان لوگون کو یہہ فکر ہوئی کہ ابراہیمؑ کو اپنے خداؤن (بتون) کی عظمت دکہلانی چاہیئے تاکہ اوس کے خیالات اور خطرات رفع ہو جائین اور اُدہر ابراہیمؑ کو یہہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ ان بتون کی بیکسی اور بےبسی ان اندہون پر ثابت کردینی چاہیئے تاکہ یہہ خدا کو بہولے ہوئے گمراہ اپنے بیہودہ خیال سے باز آئین چنانچہ جب ان لوگون کے عیدؔ[1] کا دن آیا تو یہہ لوگ ابراہیمؑ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ”ابراہیمؑ تم ہمارے خداؤن (بتون) کو برا اور ذلیل کہا کرتے ہو چلو آج ہم تمکو اپنے خداؤن (بتون) کا جاہ و جلال دکہلائین ابراہیمؑ نے انلوگونکو اِنِّیْ سَقِیْمٌ (مین بیمار ہون) کہہ کر ٹال دیا اور جب یہہ لوگ ابراہیمؑ کے پاس سے ناامید ہو کر جارہے تھے جناب موصوف نے دبی زبان سے فرمایا وَتَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ (اور اللہ کی قسم ہے کہ مین تمہارے بتون کا علاج کرونگا جبکہ تم پیٹہہ پہیر کر جا چکو گے) ان کلمات کو دو ایک آدمیون نے ان مین سے

[1] سال مین ایکدن یہہ لوگ بتون کو نہلاتے تہے اور اچہے کپڑے پہنا کر اون کے سامنے اچہے اچہے کہانے رکہتے تہے اور پُرتکلف کا لباس پہنکر عیدگاہ مین جاتے تہے اور جب لوٹ کر آتے تو بتون کو سجدہ کرکے کہانے کو تبرکًا کہاتے تہے۔

سن لیا تھا۔

ابراہیم ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد ٹھاکرہ میں گئے بہت بڑی زینت اور آرائش نظر آئی ایک بڑا بت ایک مکلف تخت پر رکھا ہوا تھا اور اسکے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے بت متناسب طریقہ سے رکھے ہوئے تھے اور سبھوں کے سامنے عمدہ عمدہ کھانے چنے ہوئے تھے پہلے تو آپ نے ان بتوں سے تعریضاً فرمایا اَلَا تَاْکُلُوْنَ (تم لوگ کیوں نہیں کھاتے ہو) جب اسکا جواب کچھ نہ ملا تو پھر دوبارہ آپنے کہا مَا لَکُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ (تمکو کیا ہوگیا ہے کہ تم بولتے نہیں ہو) جب اسکا بھی کچھ جواب نہ ملا تو آپ ان بتوں کے توڑنے میں مصروف ہوئے جیسا کہ آیۂ کریمہ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ ضَرْبًا بِالْیَمِیْنِ (پھر متوجہ ہوا اور پھر مارتا داہنے ہاتھ سے یا بقوت تمام) سے مفہوم ہوتا ہے [illegible]
سوائے اس ایک بت کے کہ جسکے کند [illegible]
جس وقت وہ لوگ عید گاہ سے واپس [illegible]
چلا اٹھے مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا اِنَّهٗ [illegible]
بتوں کے ساتھ کیا بیشک وہ ظالموں [illegible]
کہا کہ کل کا ذکر ہے کہ ایک جوان جسکو لو [illegible]
تھا عجب نہیں کہ یہ فعل اسی کا ہو لوگوں [illegible]
ابراہیم کو بغیر کسی حجت اور دلیل کے [illegible]
ہمارے سامنے لاؤ شاید کچھ آدمی اسکی [illegible]
ابراہیم کے پاس گئے اور ان کو نمرود [illegible]
دریافت کیا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا [illegible]
ہمارے خداؤں (بتوں) کے ساتھ [illegible]

صریحاً انکار نہ کیا بلکہ ایہا ماً فرمایا بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا فَاسْئَلُوهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ (بلکہ کیا ہے یہ کام اِن کے اِس بڑے نے سو اِنسے پوچھ لو اگر وہ بولتے ہوں) ابراہیمؑ کے اِس خیال کے ظاہر کرنے سے بعض لوگوں کے چہروں پر فکر و تشویش کے آثار کسیقدر نمایاں ہوگئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ (بیشک تم ہی بے انصاف والوں میں ہو) پھر بعد چند لمحہ کے چونکہ شیطان نے اُن کی عقل کی آنکھوں پر ناحق شناسی کے پردے ڈالدیے تھے ابراہیمؑ سے مخاطب ہوکر کہا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ (بیشک تجھکو معلوم ہے کہ یہ بولتے نہیں) اسیوجہ سے اِن بتوں سے دریافت کرنے کو کہتے ہو دیکھو ابراہیم سچ سچ بتلاؤ کہ یہ کس کا کام تہا ابراہیمؑ اُن لوگوں کی اِس جہالت آمیز تقریر کو سُنکر بولے اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (کیا پھر تم سوائے [illegible] کسی اور اسیے کو پوجتے ہو جو کہ تمکو نہ نفع پہونچا سکتا ہے اور نہ نقصان [illegible] شے جسکی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے - کیا تم [illegible]
نہیں [illegible]

پھر نمرود ابراہیمؑ [illegible] مخاطب ہوکر بولا کیا تم نے اپنے اُس رب کو دیکھا ہے جسکی عبادت کرتے ہو [illegible] تمھارا کون ہے جسکی طرف تم لوگوں کو بلاتے ہو؟ ابراہیمؑ نے [illegible] يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ (میرا وہ رب ہے جو کہ زندہ کرتا ہے اور مار[illegible]

نمرود یہ کام تو میں [illegible] ابراہیمؑ یہ سُنکر خاموش ہوگئے اور نمرود دو شخصوں کو طلب [illegible] قتل ہو چکے تھے اُن دونوں میں سے

ایک کے قتل کا حکم دیا اور دوسرے کی خطا معاف کرکے ابراہیمؑ سے متوجہ ہوکر کہا ابراہیمؑ تمنے دیکھا کہ مینے کیسے ایک کو مارا اور ایک کو زندہ کیا اس اعتبار سے مین بھی مارنے اور زندہ کرنیوالا ہون تمھارے رب مین مجھہ سے زاید کوئی صفت نہین ہے وہ بات بتلاؤ جو تمھارے رب مین ہو اور مجھہ مین نہو' ابراہیمؑ نے کہا

إِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

(بیشک اللہ تعالیٰ آفتاب کو مشرق سے طلوع کرتا ہے پس تو مغرب سے اوس کو نکال) نمرود سے اس سوال کا جواب کچھہ نہ بن آیا اپنا سا مُنہ لیکر خاموش ہوگیا اور ابراہیمؑ نمرود کے دربار سے اوٹھکر چلے آئے تب اون لوگون مین مشورہ ہونے لگا بعضون نے قتل[1] کرنے کو کہا اور کسی نے شہر بدر کرنے کے طرف اشارہ کیا اور اکثر لوگ اس رائے پر متفق ہوئے کہ جناب موصوف جلا دئے جائین چنانچہ نمرود نے بھی اس رائے سے اتفاق ظاہر کیا اور لکڑی جمع کئے جانیکا حکم عام صادر کیا۔ ہمارے خیال ناقص مین نمرود کی سلطنت مین شاید ایسا کوئی شخص نہ تھا جسنے کم وبیش اس حکم کی تعمیل نہ کی ہو اسوجہ سے نہایت قلیل مدت مین بے انتہا لکڑیان جمع ہوگئین اور آگ مُشتعل کی گئی جسوقت ابراہیمؑ منجنیق مین رکھکر اوس آگ مین جسکو ایک عالم کے بُت پرستون نے مشتعل کیا تھا ڈالے گئے اُسوقت عجیب کیفیت تھی سوائے ثقلین (یعنی جن وانس) کے تمام عالم زبان حال سے جناب باری مین کہہ رہا تھا "اگر ابراہیمؑ آج جلا دیے گئے تو کوئی شخص دُنیا مین تیرا نام لینے والا نہ رہ جائیگا تو اگر ہمکو اجازت دے تو ہم ابراہیمؑ کی مدد کرین" جناب باری سے حکم ہوا إِنِ اسْتَغَاثَ بِشَيْءٍ مِنْكُمْ فَلْيَنْصُرْهُ وَإِنْ لَمْ يَدْعُ غَيْرِي فَأَنَا لَهُ (اگر وہ تم مین سے

---

[1] بعض رواتیون سے ثابت ہوتا ہے کہ ہیزن نامی ایک شخص ابراہیمؑ کے قتل پر مامور کیا گیا تھا لیکن ہیزن جسوقت ابراہیمؑ کے قتل کو روانہ ہوا بقضاء الٰہی زمین مین دھنس گیا واللہ اعلم۔

کسی سے مدد چاہے تو اجازت ہے کہ اُسکی مدد کرو اور اگر اُس نے میرے سوا کسی دوسرے کو نہ بلایا تو ہم اُسکی مدد کو موجود ہی ہین) اِس اجازت کے بعد بعض نے ابراہیم سے کہا الک حاجۃ (کیا تمکو کچھ ضرورت ہے) لیکن ابراہیم نے صاف یہی جواب دیا اما الیک فلا (ہان ہے مگر تجھ سے نہین) یہ ایک ایسا جواب تھا جو درحقیقت لاجواب اور ان کی شان کے موافق تھا کائنات سوا جن و انس کے یہ تماشا حسرت و افسوس کی آنکھون سے دیکھ رہے تھے جسوقت ابراہیم انبار آتش کے قریب پہونچے آسمان کی طرف سر اوٹھا کر جناب احدیت مین عرض کیا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِی السَّمَاءِ وَاَنْتَ الْوَاحِدُ فِی الْاَرْضِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل (اے خدا تو اکیلا ہے آسمان مین اور تو اکیلا ہے زمین مین، کافی ہے مجھکو اللہ اور بہت ہی اچھا وکیل ہے) ہنوز آگ کے شعلون کا آپ کے مبارک بدن پر اثر بھی نہ پہونچنے پایا تھا کہ "یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ (اے آگ سرد ہوجا اور سلامت رہ ابراہیم کے لئے) کے خطاب نے اُس نار کو گلزار بنا دیا جل جلالہ کی کیا شان ہے۔

مفسرین رحمہم اللہ اس امر پر اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہین کہ اگر جل جلالہ عم نوالہ سَلَامًا کا لفظ بَرْدًا کے بعد نہ فرماتا تو ابراہیم کو شدت برد (سردی) سے ضرور ہی صدمہ پہونچتا اور وہی باعث جدائی روح و تن ہوتا اور اسیطرح اگر یہہ حکم باری مطلق چھوڑ دیا جاتا اور علی ابراہیم کے ساتھ مقید نہ کردیا جاتا تو بیشک دنیا بھر کی آگ ٹھنڈی ہوجاتی اور آج آگ کا کہین نام و نشان نہ ملتا واللہ اعلم۔

نمرود کے دماغ مین مدتون یہ خیال یقینی صورت مین مرتسم رہا کہ آگ نے ابراہیم کا کام تمام کردیا ہوگا لیکن ایک روز اتفاقاً اُس نے نظر اوٹھا کر دیکھا تو جناب موصوف کو بیٹھا ہوا دیکھکر متعجب ہوا اور اُس نے اُسیوقت اپنی قوم کو طلب کر کے اسا تجھہ کو

شبہہ سا پیدا ہوگیا ہے کہ ابراہیم زندہ ہے اسوجہ سے مین چاہتا ہون کہ تم لوگ
میرے لئے ایک ایسا اونچا مکان بناؤ کہ جس سے مین ابراہیم کو دیکھ سکون"
نمرود کے زبان سے یہ فقرہ تمام ہونے بھی نہ پایا تھا کہ لوگ دوڑ پڑے
اور مکان کے بنانے مین مصروف ہوگئے زیادہ مدت نہ گذری تھی کہ وہ مکان
بنکر تیار ہوگیا اور نمرود اس مکان سے چڑھکر آگ کیطرف دیکھنے لگا اسکو اس مرتبہ
پہلے سے زیادہ تعجب اسوجہ سے ہوا کہ اُس نے ابراہیم کے پہلو مین ابراہیم
کی صورت وشکل کا ایک آدمی بیٹھا ہوا دیکھا تھوڑی دیر تک خاموشی کے عالم
مین دیکھتا رہا جب صبر نہ ہو سکا تو چلاکر کہنے لگا "اے ابراہیم تیرا خدا بہت
ہی بڑا ہے اسکی قدرت وعزت اسدرجہ بڑھ گئی ہے کہ مین دیکھ رہا ہون
اسکو جو تجھ مین اور آگ مین حائل ہوگئی ہے کیا تجھکو اسقدر استطاعت ہے
کہ اس آگ سے تو صحیح وسالم نکل آسکے" ابراہیم نے جواب دیا کہ ہان ممکن ہے
جس خدا نے مجھکو یہان صحیح وسالم رکھا ہے اسکی قوت ومدد سے مین باہر بھی
آسکتا ہون" ابراہیم یہ کہکر اوٹھے اور بہت اطمینان سے خرامان خرامان آگ
کے ڈھیر سے باہر آئے نمرود نے دریافت کیا کہ ابراہیم تمھارے پاس
تمھارے ہی ہمشکل کون شخص بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ وہ ملک الظل تھا
اللہ جل شانہ نے اسکو میرے پاس اس غرض سے بہیجا تھا کہ وہ مجھ سے
باتین کرے تاکہ تنہائی کی تکلیف مجھکو نہ پہونچے ۔ (انتہی کلام المترجم)
اس واقعہ کے بعد نمرود نے ابراہیم سے کہا "مین بعوض اُسکے جسکی طرف تم مجھکو
بلاتے ہو تمھارے رب کے لئے قربانی کیا چاہتا ہون ابراہیم نے جواب دیا
کہ جب تک تو اُس ذات واحد پر ایمان نہ لائیگا اللہ جل [illegible] عبادت کو قبول
نہ کریگا۔ نمرود نے کہا "مین ایک یہی امر تو نہین کرسکتا [illegible] دین کے خلاف ہے

بعد اسکے اس نے چار ہزار گایون کی قربانی کی اور جناب موصوف کو کسی قسم کی تکلیف ندی پھر اللہ جل شانہ نے ابراہیم کو ہجرت کا حکم دیا چنانچہ آپ معہ اپنے باپ تارح اور ناحور بن تارح اور ان کی بیوی ملکا بنت ہاران (تارح کے بہائی) اور لوط بن ہاران اور سارہ زوجہ ابراہیم ارض کلدانیین سے ہجرت کر کے حران[1] مین چلے آئے لوگون نے کہا ہے کہ سارہ ملکا بنت ہاران کی بہن تہین اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ شاہ حران کی بیٹی تہین جب دین ابراہیمی قبول کرنے کے وجہ سے ان کی قوم نے ان پر طعنہ زنی شروع کی تو ابراہیم نے ان سے اس شرط پر عقد کر لیا کہ ان کو کوئی کسی قسم کا آزار ندیگا لیکن توریت مین ہے کہ سارہ ارض کلدانیین سے ابراہیم کے ساتھ حران مین آئین اور یہان پر ابراہیم سے انکا عقد ہوا سہیلی نے لکھا ہے کہ سارہ۔ ہاران ابن ناحور کی بیٹی تہین جو ابراہیمؑ کے چچا تھے اور جس ہاران کے لوط لڑکے ہین وہ تارح ابن ناحور کا لڑکا ہے اور زمانہ قیام حران مین تارح (آزر) کا دوسو پچاس برس کی عمر مین انتقال ہو گیا پھر ابراہیم نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے ارض کنعان کی طرف ہجرت کی جہان پر ان کی نسلی ترقی اور جس کے دینے کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا تھا پچہتر برس کی عمر مین آپنے وہان آ کے قیام کیا جہان اب بیت المقدس ہے پھر تھوڑے دنون بعد جب ارض کنعانین مین قحط پڑا تو آپ معہ اپنے اہلبیت کے مصر مین چلے آئے ۔

اگرچہ ابراہیمؑ معہ اپنے اہل بیت کے مصر مین ایسے مقام پر سکونت پذیر ہوئے تھے جہان پر آپکو کوئی جانتا پہچانتا نہ تہا لیکن سارہ کا حسن وجمال کچھ ایسا ویسا معمولی تو تہا نہین رفتہ رفتہ اسکی خبر فرعون مصر کو پہونچی اُس نے ابراہیمؑ کو طلب کر کے سارہ کے بارے مین

---

[1] طوفان نوحؑ کے بعد سب سے پہلے یہی شہر آباد کیا گیا تھا قدیم شہرون مین یہ شمار کیا جاتا ہے ۔

استفسار کیا ابراہیم نے اس خیال سے کہ شاید یہہ مجھکو قتل کرکے سارہ کو بہ جبر نہ لیلے یہہ کہدیا کہ یہ میری بہن ہے لیکن فرعون نے اسپر کچھہ خیال نہ کیا اور سارہ کو اپنے آدمیون سے اپنی خلوت خاص مین گرفتار کرکے منگوالیا پس جب اُس نے ایک بار یا بروایت بعض مورخین تین بار سارہ کا قصد کیا اوداوسکے ہاتھہ ہر بار خشک ہو گئے یا کہ اوسپر صرعی (مرگی والی) کیفیت طاری ہوگئی اور ہر مرتبہ سارہ کی دعا سے اپنی اصلی حالت پر آگئے تب چوتھے یا دوسرے بار اوس نے سارہ سے اپنی اس بیجا دلیری کی معافی چاہی اور ہاجرہ[۱۵] کو آپ کے نذر کرکے حضرت ابراہیم[ع] کے پاس بہیجدیا۔

حریت ہاجرہ سلہ ہاجرہ مادر اسماعیل کا نام زبان عبرانی مین "ہاما" ہے رقیون بادشاہ مصر کی بیٹی تہین یہ رقیون شہر بابل کا رہنے والا تھا جو افلاس و تنگدستی کیوجہ سے بابل چھوڑکر مصر چلا آیا تھا اور اپنی ذاتی لیاقت و دانشمندی سے ارکین سلطنت مین داخل ہوگیا پھر رفتہ رفتہ مصر کا بادشاہ بن بیٹھا تھا سب سے پہلے جسکا لقب فرعون ہوا وہ یہی شخص ہے اِسی کے عہد حکومت مین ابراہیم فلسطین سے بوجہہ قحط مصر مین معہ اپنے اہلبیت کے چلے آئے تہے ہکذا فی سفر الیشار (سفر الیشار مین ایسا ہی ہے)

عام طور سے اکثر لوگ بے سمجھے بوجھے کہا کرتے ہین "ہاجرہ لونڈی تہین" لیکن وہ یہ خیال نہین کرتے کہ ہاما و رقیون دونون الفاظ عبرانی زبان کے ہین اور عجب نہین ہے کہ یہ اُسی قبیلہ سے ہو جس قبیلہ کے ابراہیم ہین گو اسکی شہادت کافی نہین ملسکتی ہے اور بظاہر زمانہ قحط مین شاید یہی خیال سے کہ بادشاہ مصر اندنون آپ کی قوم و ملک کا ہے ابراہیم نے مصر جانیکا قصد کیا ہو جیساکہ اکثر ہر شخص کو ایسے مواقع پر اس قسم کے خیالات پیدا ہوجایا کرتے ہین۔

طبری نے لکھا ہے کہ جس فرعون نے سارہ کا ارادہ کیا تھا وہ سنان بن علوان برادر ضحاک تھا ظاہر یہ ہے کہ سنان ملوک قبط سے ہے بعد اس واقعہ کے

مفسرین توریت نے ہاجرہ کو بادشاہ مصر کی بیٹی تحریر کیا ہے چنانچہ ربی شلومو اسحاق بھی مفسر توریت مقدس کتاب پیدائش کے سولہوین باب کی پہلی آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے جسکا اُردو ترجمہ یہ ہے "وہ فرعون کی بیٹی تھی جب دیکھا ان کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئین تب کہا بہتر ہے کہ میری بیٹی رہے خادمہ ہوکر ان گھر مین بہ نسبت اسکے کہ رہے دوسرے گھر مین ملکہ ہوکر"

علاوہ اسکے اُس زمانہ کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت مین لونڈی و غلام دو طرح پر ہوتے تھے ایک تو خرید کرنے سے جسکو عبرانی مین "مقنت کسف" کہتے ہین دوسرے غنیمت جنگ سے اور وہ "شبوث حرب" کہلاتے تھے تیسری صورت یہ تھی کہ ان کی اولاد لونڈی غلام کہے جاتے تھے جو درحقیقت تیسری قسم نہین ہے بلکہ انہین پہلی دونون قسمون مین یہ داخل ہے اور اس قسم کے لونڈی غلام کو ولید یا یلیدِ بیت یعنی خانہ زاد کہا کرتے تھے لیکن ہاجرہ ان کل باتون سے پاک تھین اور اسوقت تک ان دونون باتون مین سے ایک بھی نہین ثابت ہوئی پھر انکو لونڈی کہنا زیادتی نہین ہے تو کیا ہے؟

اب باقی رہا یہ امر کہ سارہ نے ان کو لونڈی کیون کہا اسکی وجہ ظاہر ہے کہ جب دو عورتون علی الخصوص دو سوکنون مین تکرار ہوتی ہے تو جسکی زبان زیادہ چلتی ہے وہ دوسرے کو حقارت سے کیا کچھ نہین کہتی ہے لیکن اُس کہنے سے وہ درحقیقت ویسی نہین ہوجاتی جو دوسری کہتی ہے اور اگر درحقیقت ہاجرہ لونڈی ہوتین اور اسماعیل لونڈی زادہ ہوتے تو سارہ ان دونون ماں بیٹے کے نکالدینے یعنی طلاق دینے کی درخواست نکرتین کیونکہ انکی شریعت مین

ابراہیم معہ اپنے اہلبیت کے شام کو ارض کنعان کی طرف چلے گئے بعضون نے لکہا ہے کہ جس نے سارؑا کا قصد کیا تھا اور جس کے ہاتھ خشک ہوگئے یا وہ صرع مین مبتلا ہوگیا تھا وہ شاہ اردن ہے اور اوس نے بعد افاقہ ہاجرہ کو آپ کی خدمت کے لئے آپکو دیکر رخصت کیا جو بعض ملوک قبط کی لونڈی تھین۔

پھر ابراہیم مصر سے نکلکر معہ اپنے متعلقین کے ارض کنعان کی طرف روانہ ہوئے اور مقام حبرون مین (جس کو اب مقام خلیل کہتے ہین) پہونچکر قیام کیا یہ وہی مقام ہے جس کو صابیہ ہیکل مشتری اور زہرہ کہتے تھے اور متبرک سمجھکر عود وغیرہ جلاتے تھے عبرانیون نے اسی کا نام ایلیا (اللہ کا گھر) رکھا لوطؑ یہانتک تو ابراہیم کے ساتھ ساتھ رہے لیکن اب یہ مویشیون کی کثرت اور سبزہ زارون کی قلت کی وجہ سے ابراہیم سے علیحدہ ہوکر فلسطین کی طرف جانیوالے ہین اگرچہ ہمارے مورخ نے انکی سرگذشت اسی مقام پر تحریر کی ہے لیکن ہم انکا حال مستقل طور سے آئندہ لکہین گے۔ اس موقع پر اوس دلچسپی کو جو کہ ابو الانبیاء ابراہیم علیہم السلام کے حال سے پیدا ہو رہی ہے ہاتھ سے نہین دیا چاہتے۔

لونڈی اور لونڈی زادہ کو بیوی اور بیوی کے لڑکے کے ہوتے ہوئے میراث نہین ملتی تھی سوائے اس کے کہ اسکا باپ اپنے حالت حیات مین کچھ دے گیا ہو اور اسی طرح زن مطلقہ اور اس کے لڑکے کو میراث پدر نہ ملتی تھی پس اگر ہاجرہ لونڈی ہوتین اور اسماعیل لونڈی زادہ ہوتے تو اسحاقؑ کے پیدا ہونے کے بعد سارہ اس قدر ہاجرہ سے برہم نہ ہوتین یہ فطرتی بات تھی کہ آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ املاک ابراہیمؑ کے مالک باوجود اسحاقؑ کے اسماعیلؑ بھی ہون گے اور اسی وجہ سے انکے نکالدینے کی دعوی کی سبقت تھی پھر جب ابراہیم کو اس سے کچھ پس وپیش پیدا ہوا تو اللہ تعالے نے جیسا کہ سارہ نے ہاجرہ کو لونڈی کہا تھا حکایۃً فرمایا اور تسلی دی کرم

اسماعیلؑ مراجعت مصر کے بعد دسوین برس سارہؑ نے ابراہیمؑ کو ہاجرہؑ سے نکاح کرنیکی اجازت دی۔ اس خیال سے کہ شاید اللہ جل شانہٗ انھین سے کوئی لڑکا مرحمت فرمائے کیونکہ جناب موصوف نے لڑکے ہونے کی دعا کی تھی اور اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا تھا اور سارہؑ کی عمر زیادہ ہوگئی تھی وہ لڑکا ہونیسے ناامید ہوچکی تھین پس جب ابراہیمؑ نے ہاجرہؑ سے عقد کیا تو آپ کی چھیاسی برس کی عمر مین اسماعیلؑ ذبیح اللہ بطن ہاجرہؑ سے پیدا ہوئے جناب باری سے یہ وحی نازل ہوئی کہ اس لڑکے کی بارہ[12] اولادین ہونگی اور ہر ایک بڑے سلسلہ کے رئیس ہونگے سارہؑ کو بعد[1] اس کے غیرت نے اس امر پہ مجبور کیا کہ انھون نے ابراہیمؑ پر ہاجرہؑ کے نکالدینے کا دباؤ ڈالا۔ ابراہیمؑ کو سخت تردد کا سامنا ہوا اللہ جل شانہٗ نے تسلی دی اور ارشاد کیا کہ "سارہؑ کی اس بارے مین اطاعت کر" پس ابراہیمؑ سارہؑ کے کہنے سے ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کو ایک خچر پر سوار کرکے کچھ تھوڑا سا زادراہ لیکر روانہ ہوئے اور جناب باری کے حکم سے سرزمین مکہ مقام زمزم مین ٹھہراکر واپس ہوئے مراجعت کرنے پر ہاجرہؑ نے گھبراکر ابراہیمؑ سے کہا "مَنْ اَمَرَكَ اَنْ تَترُكَنا بِاَرضٍ لَيسَ فِيهَا زَرعٌ وَلَا مَاءٌ" (کس نے تمکو یہ حکم دیا ہے کہ تم ہمکو ایسی زمین مین چھوڑ جاؤ

مع "اس لونڈی اور بچہ کی طرف سے رنج مت کر تو انکو نکال دے مین اس لونڈی کے بچے سے ایک قوم پیدا کرونگا" کتاب مقدس اور اسکی تفسیرون سے ہاجرہؑ کا لونڈی ہونا ثابت نہین ہوتا کما سبق (جیسا کہ بیان ہوا)

نوٹ [1] کامل ابن اثیر مین لکھا ہے کہ ولادت اسماعیلؑ کے بعد سارہؑ کو بہت بڑا صدمہ ہوا اس کے بعد اللہ جل شانہٗ نے انکے بطن سے اسحاقؑ کو پیدا کیا جب یہ دونون بھائی کسی قدر بڑے ہوئے تو آپس مین انکی کچھ چھیڑ چھاڑ ہوئی جسکی وجہ سے سارہؑ نے غصہ مین آکر ان ماں بیٹون کے نکالدینے کا دباؤ ابراہیمؑ پر ڈالا اور یہ کہا کہ انکو کسی شہر یا آباد قریہ مین نہ ٹھہرانا اللہ جل شانہٗ نے مکہ کی طرف لیجانے کا حکم صادر فرمایا۔

جہان نہ کوئی درخت ہے اور نہ پانی ہے) ابراہیمؑ نے کہا "ربی امرنی" (میرے خدا نے یہ حکم دیا ہے) ہاجرہؑ نے جواب دیا "فَاِنَّہٗ لَنْ یُّضَیِّعَنَا" (وہ بیشک ہمکو ضایع نہ کریگا) اور خاموش ہو کر بیٹھ گئین ابراہیمؑ نے بوقت مراجعت تقاضائے بشریت یا اُلفت پدری سے مضطربانہ یہ دعا کی رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ (اے رب مین نے اپنی ایک اولاد بسائی ہے ایسے میدان مین جہان کہ کھیتی نہین ہے تیرے محترم گھر کے پاس اے رب ہمارے تاکہ قایم رکھین نماز کو پس لوگون کے دلونکو اُنکی طرف مائل رکھ اور اُنکو روزی دے میوون سے شاید کہ وہ شکر کرین) اللہ جل شانہٗ نے آپکی یہ دعا قبول فرمالی۔ ابراہیمؑ کے چلے جانیکے بعد بی بی ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ دونون ماں بیٹے تنہا رہ گئے ایک شب و روز یا اوسی دن وہ پانی ختم ہوگیا جس کو روانگی کے وقت جناب ابراہیمؑ اپنے ہمراہ لائے تھے اور اسماعیلؑ کو غلبۂ تشنگی نے بیتاب کیا ہاجرہؑ بیتاب پریشان کبھی تو پانی کے تلاش مین کوہ صفا پر چڑھ جاتی تھین جب وہان پانی کا کچھ نشان نہ ملتا تھا تو اوسی پریشانی کی حالت مین مروہ کی چوٹی پر پہونچ جاتی تھین تاآنکہ سات مرتبہ صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا کی چوٹیون پر آئین گئین۔ آٹھوان بار شروع ہونے نہ پایا تھا کہ اپنے پیارے شیرخوار بچے کی رونیکی آواز سُنکر دوڑ آئین اسماعیلؑ اُسوقت رو رہے تھے اور زمین پر پاؤن مار رہے تھے جس سے بعنایت الٰہی چشمہ زمزم اوبل پڑا۔ سدی سے روایت کیجاتی ہے کہ اسماعیلؑ کو ہاجرہؑ مقام حجر مین چھوڑ گئی تھین اور اُنکے لئے ایک عریش بنا دیا تھا اور جبرئیلؑ نے آکر ہاجرہؑ کے بعد چشمہ کھول دیا تھا۔ اور انھون ہی نے جاکر ہاجرہؑ کو اس سے آگاہ کیا اور یہ بتلایا کہ اسی چشمہ سے اللہ کے مہمان سیراب ہونگے اور تھوڑے

دونون بعد اس لڑکے کا باپ آئیگا اور دونون ملکر اللہ تعالی کا گھر بنائینگے پھر جرہم کا ایک گروہ یا اسکے اہل بیت اس طرف سے گذرے نشیبی مکہ مین قیام کیا چڑیونکو اوڑتے ہوئے دیکھکر تعجب سے کہنے لگے اُس وادی مین تو پانی نہین ہے چڑیان کیون اُڑرہی ہین " چند لوگ اس جستجو مین نکلکر چلے اور مقام حجر مین پہونچکر ایک عورت اور ایک بچہ اور چشمہ کو دیکھا اور وہین اُن سبھون نے قیام کیا واللہ اعلم الغرض ہاجرہ نے دوڑکر اپنے بچے کو چپ کرایا- اور اوس اُوبلتے ہوئے پانی کے چارونطروف مٹی کی ایک مینڈ ھی باندہ دی آنحضرت صلعم اکثر ہروقت تذکرہ فرماتے تھے یرحمہا اللہ لو ترکتہا لکانت عینا سایحۃ اللہ ہاجرہ پر رحم کرے- اگر وہ اُس چشمہ کو بحالہ چھوڑدیتین تو وہ ایک چشمہ جاری ہوجاتا پھر بنی جرہم جو پانی نہ ملنے سے اس غیر ذی زرع سرزمین مین حیران پریشان پھر رہے تھے پرندون کو اُڑتے ہوئے دیکھکر اُس طرف آئے جہان پر ہاجرہ معہ اپنے بیٹے اسمٰعیل کے بیٹھی ہوئی تھین بنی جرہم نے پہلے تو چشمہ کو تعجب بھری نگاہون سے دیکھا بعد اس کے جب اونکی نظر بی بی ہاجرہ پر پڑی تو اور زیادہ متعجب ہوئے تھوڑی دیر سکوت کے عالم مین رہے بعد ازان یہ لوگ باجازت ہاجرہ اسی مقام پر قیام اختیار کیا اور ظاہر ا یہی گروہ فی الحال آپکی تنہائی کے رفع کرنیکا باعث ہوا اسمٰعیل نے اِسی گروہ مین پرورش پائی- جوان ہوئے اور انھین لوگون سے زبان عربی سیکھی اِن لوگون نے اپنے خاندان مین سے ایک عورت کے ساتھ آپکا عقد کردیا پھر ہاجرہ کا انتقال ہوگیا اسمٰعیل نے اِنکو مقام حجر مین دفن کردیا-

اسحاقؑ جسوقت ابراہیمؑ بی بی ہاجرہ کو مکہ مین پہونچاکر شام کو واپس آئے- اور بیت المقدس مین مقیم ہوئے اہل موتفکہ جہان کہ لوطؑ اپنے چچا ابراہیم سے علیحدہ ہوکر چلے گئے تھے ارتکاب فواحش مین حد سے بڑھ گئے لوطؑ نے اونکو

سمجھایا اللہ کی طرف بُلایا۔ انلوگون سے جھٹلانا شروع کیا تب اون کے ہلاک کرنے کو اللہ جل شانہٗ نے ملائکہ کو بھیجا۔ اور یہ سب ابراہیمؑ کی طرف ہو کر گذرے ابراہیمؑ نے اُنکی دعوت کی تعظیم و خدمت مین بجان و دل مصروف ہوئے سارہؑ کے ہنسنے اور ملائکہ کے بشارتِ ولادت اسحاقؑ و یعقوبؑ کے واقعات پیش آئے جیسا کہ قرآن[1] مین مذکور ہے۔

ولادت اسحاقؑ کی بشارت ملائکہ نے ابراہیمؑ کو اسوقت دی تھی جب انکی عمر سو برس کی ہوچکی تھی۔ اور سارہ نوے برس کی تھین۔

[1] قرآن شریف کے پارہ ۱۲ سورہ ہود مین یہ واقعہ اس طرح پر مذکور ہے کہ جب اللہ تعالی نے قوم لوطؑ کے ہلاک کرنے کو ملائکہ کو بھیجا اور وہ ابراہیمؑ کے طرف سے ہو کر گذرے ابراہیمؑ نے اُنکی دعوت کی عمدہ فربہ دُنبہ ذبح کیا دسترخوان پر بیٹھے تو انلوگون نے ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا ابراہیمؑ کو اس سے خوف پیدا ہوا اسوجہ سے کہ اس زمانہ کا دستور تھا کہ جس سے دشمنی ہوتی یا دشمنی کرنی مقصود ہوتا تو اُس کا کھانا نہ کھاتے تھے ملائکہ نے انکو خائف دیکھکر کہا کہ "تم نڈر رہو ہم اللہ کے بھیجے ہوئے قوم لوطؑ پر جا رہے ہین" سارہؑ کھڑی ہوئی تھین ہنس پڑین تب ملائکہ نے ولادتِ اسحاقؑ اور بعد اسحاقؑ کے یعقوبؑ کے ولادت کی بشارت دی سارہؑ کا سن اُسوقت تک نوے ۹۰ برس کا ہوچکا تھا بایں لحاظ کمال تعجب یا جوش مسرت سے استعجاباً بول اُٹھین یَا وَیْلَتیٰ ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّھٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ (کیا مجھسے لڑکا پیدا ہوگا اور درآنحالیکہ مین بوڑھی ہون؟ - اور میرا شوہر بوڑھا ہوگیا ہے بیشک یہ ایک بات تعجب کی ہے) جبرئیلؑ یا اور کسی فرشتہ نے جواب دیا۔ اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللہِ (کیا تو اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہے) اور دوسرے مقام پر اس کے جواب مین ملائکہ نے کہا کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ (ایسا ہی تیرے رب نے کہا ہے) پھر ابراہیمؑ سے مخاطب ہو کر اس شبہہ و استعجاب کو جو کہ سارہؑ کو پیدا ہوگیا تھا اس قول سے رفع کردیا۔

اور اسحاقؑ کی ولادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ بنانیکا حکم دیا
اس سے پیشتر جب اسماعیلؑ پندرہ برس کے ہوئے ہاجرہ کا انتقال ہوگیا تجہیز و تکفین
کے بعد اسماعیلؑ کا دل مکہ سے اُدچٹ گیا۔ اور اُنھون نے شام کی طرف چلے جانیکا
قصد کیا لیکن بنی جرہم نے آپس مین صلاح و مشورہ کرکے اسماعیلؑ کو اس ارادہ سے
روکا اور اون کا نکاح عمارہ بنت سعید بن اسامہ بن اکیل سے خاندان عمالقہ مین کردیا
اس کے بعد ابراہیمؑ اپنے بیوی سارہؑ سے حسب دستور سابق اجازت لیکر مکہ کو
آئے اُسوقت ہاجرہ انتقال کرچکی تھین اور اسماعیلؑ شکار کھیلنے کو تشریف لے گئے
تھے صرف عمارہ بنت سعید اسماعیلؑ کی بی بی گھر مین موجود تھین ابراہیم نے عمارہ سے
یہی چند باتین دریافت فرمائین کہ "تم کون ہو اسماعیلؑ کہان گیا؟ ہاجرہ کا کب انتقال ہوا؟"
عمارہ نے کچھ ایسی ترشروئی سے جواب دیا کہ ابراہیمؑ کج خلقی سے پریشان
ہوگئے اور روانگی کیوقت کہہ گئے "اسماعیلؑ آئین تو کہدینا کہ اپنے گھر کا دروازہ
تبدیل کردو" ابراہیم کے چلے جانیکے جسوقت اسماعیلؑ شکارگاہ سے واپس آئے
اور عمارہ نے کل واقعات بیان کئے۔ اور یہ ظاہر کیا کہ اُس پیرمرد نے یہ کہا ہے
کہ "تم اپنے گھر کا دروازہ بدل دو"۔ اسماعیلؑ نے عمارہ سے کہا "وہ میرے
باپ تھے وہ مجکو ہدایت کر گئے ہین کہ مین تمکو طلاق دیدون۔ اسوجہ سے اب مین
تمسے علیحدگی اختیار کرتا ہون" عمارہ کے طلاق کے بعد اسماعیلؑ نے سیدہ بنت
مضاض بن عمرو جرہمی سے عقد کیا۔ ایک عرصہ کے بعد پھر ابراہیمؑ تیسرے بار
سارہؑ سے اجازت لیکر اسماعیلؑ کے دیکھنے کو آئے اسماعیلؑ اتفاقات سے
اس دن بھی موجود نہ تھے۔ سیدہ بنت مضاض نے بہت خوشی سے استقبال کیا

صر بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِيْنَ (ہمنے تجکو سچی بشارت دی ہے تو خدا کے
فضل سے ناامید نہو) اس کے بعد ملائکہ اہل موتفکہ کی طرف چلے گئے۔

پانی گرم کرکے وضو کرایا دودھ گوشت جو کچھ اسوقت موجود تھا طیب خاطر سے پیش کش کیا اور معذرت کی "یہان گیہون وغیرہ نہین پیدا ہوتا ہملوگ بھی دودھ اور خرما اور شکاری گوشت کہا کر گذران کرتے ہین" ابراہیم بہت خوش ہوئے اور دعائے برکت کی سیدہ نے ہرچند روکا لیکن وہ کب رک سکتے تھے بی بی سارہ کی ٹہرنیکی تو اجازت ہی نہ تھی خواہ مخواہ سیدہ سے رخصت ہوکر شام کی طرف روانہ ہوئے اور وقت روانگی فرما گئے کہ "جب تمھارا شوہر آوے تو میرا سلام کہنا اور یہ کہدینا کہ اب تمھارے مکان کا دروازہ اچھا ہے مین نے پسند کیا اب اس کو کبھی تبدیل نہ کرنا" اسمٰعیل جسوقت شکار کھیل کر واپس آئے سیدہ نے کمال تعظیم سے ابراہیم کا نام بتلایا اور کل ماجرا لفظ بلفظ کہہ سنایا اسمٰعیل[1] نے شکر فرمایا "وہ میرے باپ تھے وہ مجھکو ہدایت کرگئے ہین کہ مین تمکو اپنے سے کبھی نہ جدا کرون -

تعمیر کعبہ ان واقعات کے بعد خانہ کعبہ بنانیکا حکم ہوا ابراہیم شام سے جبرئیل کے ساتھ مکہ مین آئے اور دونون باپ بیٹون یعنی ابراہیم و اسمٰعیل نے خانہ کعبہ اس طرح سے بنانا شروع کیا کہ ابراہیم تو جوڑائی کا کام کرتے تھے اور اسمٰعیل گارہ اور پتھر اوٹھا اوٹھا کر دیتے تھے یہ دونون بزرگ بناتے وقت اپنے رب سے یہ دعا کرتے جاتے تھے "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم (اے ہمارے رب

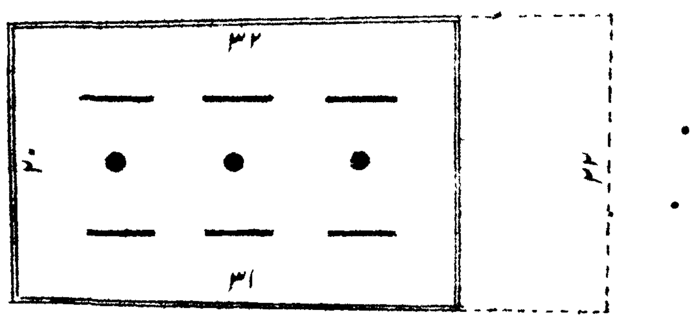
[1] آپ لوگون کو جہان یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اسمٰعیل پہلے وہ شخص ہین کہ جنھون نے اپنے باپ کے کہنے سے اپنی بی بی کو طلاق دیدیا وہان یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اس وقت اسمٰعیل صاحب وحی نہ تھے لیکن ابراہیم پیغمبر اور صاحب وحی تھے - ممکن ہے کہ ابراہیم کو وحی بذریعہ الہام والقا اس امر کی ہدایت کی گئی ہو اور اسمٰعیل نے محض اس خیال سے کہ یہ صاحب وحی و پیغمبر کا ارشاد ہے تعمیل کیا ہو بہرکیف جو کچھ ہو اسمٰعیل کو ضرور اس امر مین سبقت کا اعزاز حاصل ہے -

یہ کام ہمارا قبول کر بیشک تو سمیع و علیم ہے) جسوقت دیوار کسی قدر بلند ہوئی اور ابراہیمؑ
جو ٹائی سے مجبور ہوئے تو ایک پتھر پر کھڑے ہو کر کام کرنے لگے یہ وہی مقام ہے
جس کو اب مقام ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ خانہ کعبہ قریب تیاری کے تھا کہ ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ
سے کہا کہ کسی اچھے پتھر کا ٹکڑا لاؤ تاکہ مقام رکن پر رکھدیں جس سے لوگوں کو امتیاز باقی
رہے علماء کہتے ہیں کہ بوقبیس نے آواز دی تھی کہ "میرے پاس تمھاری امانت
رکھی ہے یہ لو" اور بعض یہ کہتے ہیں کہ جبرئیل نے حجر اسود کا پتہ بتا یا تھا غرض جو کچھ ہو
اسمٰعیلؑ اس پتھر کو اوٹھا لائے اور ابراہیمؑ نے اوسکو اوٹھا کر مقام رکن پر رکھدیا
یہی حجر اسود ہے جس کا طواف کیوقت بوسہ لیا جاتا ہے۔ بیت اللہ کے بننے کے بعد
ابراہیمؑ حسب حکم باری تعالیٰ مکہ مکرمہ کے نورانی پہاڑ کے بلند چوٹی پر چڑھ گئے اور بآواز
بلند فرمایا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَنٰى لَكُمْ بَيْتًا وَ دَعَاكُمْ اِلٰى حَجِّهٖ فَاَجِيْبُوْا (اے
لوگو بیشک اللہ نے تمھارے لئے گھر بنا دیا ہے اور تمکو اوس کے حج و زیارت کو بلایا ہے

نوٹ لہ علامہ ارزقی فاضل ابن اسحاق سے روایت کرتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے
خانہ کعبہ کو نو گز بلند بنایا تھا جانب پیش دروازہ حجر اسود سے رکن شامی تک اوسکا طول
بتیس گز کا تھا اور عرض میزاب کی طرف سے رکن شامی سے رکن غربی تک جس کو اب رکن عراقی
کہتے ہیں بائیس گز کا تھا جانب پشت اوس کا طول رکن غربی سے رکن یمانی تک اکتیس گز و عرضا
رکن یمانی سے حجر اسود تک بیس گز تھا دروازہ اوس کا بالکل زمین سے ملا ہوا تھا کیواڑ اور بازو
نہیں لگائے گئے تھے اوس مقدس مکان کے اندر جاتے ہوئے دائیں جانب ایک کنواں بنا دیا
تھا اس غرض سے کہ بیت اللہ کے تحائف جو اطراف و جوانب سے آئیں اوس میں رکھے جائیں۔
اس پیمائش کے مطابق جسکا اوپر ذکر کیا گیا۔ ہم خانہ کعبہ کا نقشہ اس مقام پر ثبت کئے دیتے
ہیں جس سے اسکی قطع بخوبی سمجھ میں آجائیگی۔ دائیں طرف کا حصہ جو نقطوں سے گھرا ہوا ہے
وہ ابراہیمؑ کے وقت میں کعبہ میں داخل تھا۔ لیکن قریش نے تعمیر کیوقت اس کو چھوڑ دیا تھا

پس تم لوگ آؤ) اس کے بعد دونون بزرگ معہ اونلوگون کے جو آپ پر ایمان لا چکے تھے مقامات مینا و عرفات کی طرف گئے - قربانی کی - خانہ کعبہ کا طواف کیا بعد ازان ابراہیم شام کی طرف چلے گئے - اور تاحیات ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت و حج کو آتے رہے ۴

۴ اور اندر کعبہ جو چھ نقطہ مستطیل ہین وہ لکڑی کے ستون ہین جنکو قریش نے قائم کئے تھے اور یہ اب نہین ہین اور جو تین نقطہ مدور ہین وہ ستون عبد اللہ بن زبیر کے بنائے ہوئے ہین - اور اب بھی موجود ہین



اسماعیل کے انتقال کے بعد بنی جرہم اس خانہ خدا کے متولی ہوئے انکے زمانہ مین ایک پہاڑی نالہ آیا اور کعبہ مین پانی چڑھ گیا کعبہ منہدم ہوگیا تب بنی جرہم نے اُسی بُنیاد پر کعبہ بنایا جسپر ابراہیم نے تیار کیا تھا اس کے بعد جب عمالقہ نے بنی جرہم کو مغلوب کر دیا اور خانہ کعبہ کے مختار ہوگئے تو غالبًا سیلاب ہی کیوجہ سے پھر انہون نے خانہ کعبہ بنایا - یہ عمالقہ - عمالقہ اولی نہین ہین جو عرب البائدہ مین سے تھے اِنکی طرف تعمیر کعبہ کی نسبت کرنی نہایت نادانی ہے اِسوقت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام پیدا تک نہین ہوئے تھے اسی وجہ سے بعض مورخین نے غلطی سے لکھدیا ہے "کہ بنی جرہم سے پہلے عمالیق نے خانہ کعبہ بنایا ہے" حالانکہ یہ روایت بالکل بے اصل ہے اور یہ تعمیر غالبًا سنہ عیسوی سے ایک صدی پیشتر واقع ہوئی تھی - پھر انکے بعد قصی ابن کلاب نے کچھ بنایا غالبًا اس تعمیر کی وجہ سیلاب ہی ہوگی - یہ تعمیر جیسا کہ قیاس کیا جاتا ہے دو سو برس قبل از ولادت آنحضرت صلعم ہوئی ہے - کیونکہ قصی آنحضرت صلعم کے چھٹی پشت مین پڑتا ہے ۴

حکم قربانی | خانہ کعبہ بنانیکے بعد ابراہیم کو بذریعہ خواب جو کہ درحقیقت وحی تھی لڑکے کے ذبح کرنیکا حکم ہوا چنانچہ ابراہیم نے اس کی تعمیل کی اور جنت سے اوس کا فدیہ آیا اور وہ لڑکا بفضلہ بچ گیا جیسا کہ کلام پاک کے نص صریح سے معلوم ہوتا ہے

۴۔ اور ستون کو قائم کرکے کعبہ کو مسقف (چھت دار) بنایا تھا اس کے بعد قریش نے کعبہ کو تعمیر کیا۔ اس وقت انحضرت صلعم پیدا ہو چکے تھے اور پتھر ڈھونے میں آپ شریک تھے لیکن انھون نے کعبہ کو بہ نسبت سابق کے دو چند مرتفع کیا اور چھ درع ایک بالشت کی کرسی بھی دیدی اور اسپر دروازہ قائم کیا تاکہ سیلاب کا پانی اندر نہ جانے پائے اور شاید لکڑی کی کمی کیوجہ سے حجر اسود کی طرف چھ درع ایک بالشت زمین چھوڑ دی اور اس طرف عرض مین ایک جدید بنیاد کھود کر دیوار چن لی پھر اسلام مین سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر نے اسکو قدیم بنیاد پر کی جیسا ابراہیم نے کی تھی۔ لیکن انھون نے ایک دروازہ جدید جانب غرب قائم کیا اور بلندی قریش کے بلندی سے بھی بڑھا دی یعنی ستائیس درعہ کر دی اور تین ستون چھت پاٹنے کے لئے بنائے۔ پھر انکے بعد حجاج بن یوسف نے کعبہ کو بنوایا جیسا کہ کتب تواریخ مین ان دونو کے بنانے کے اسباب و واقعات مذکور ہین۔

نوٹ لہ تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ جناب ابراہیم کے نزدیک جب یہ امر متحقق ہو گیا کہ حکم ذبح حکم الہی ہے وسوسہ شیطانی نہین ہے تو آپ نے اپنے لڑکے اسماعیل سے کہا کہ رسی اور تبر لیکر ہمارے ساتھ اس پہاڑی کی طرف آؤ تاکہ لکڑیان کاٹ لائین اسماعیل یہ سنتے ہی رسی اور تبر لیکر ابراہیم کے پیچھے پیچھے چلے شیطان کو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ کسی طرح انمین سے کسیکو اس راہ سے پھیر دینا چاہیئے اور اس خیال سے پہلے اسماعیل کے پاس ایک بوڑھے آدمی کی شکل مین متمثل ہو کر آیا اور کہنے لگا "تم جانتے ہو کہ تمکو تمھارا باپ کہان اور کس لئے لئے جا رہا ہے" اسماعیل نے فرمایا "ہان اس پہاڑی پر لکڑی کے لئے ہمکو لئے جا رہے ہین" شیطان افسوس اور حسرت آمیز نگاہون سے دیکھکر بولا "واللہ تم بھی کس قدر بھولے ہو ارے صاحبزادے

علماء نے اس مین اختلاف کیا ہے بعض کا یہ خیال ہے کہ اسماعیلؑ ذبیح اللہ تھے اور بعض کا یہ گمان ہے کہ اسحاقؑ کے ذبح کرنیکا حکم ہوا تھا یہ اختلاف صرف علماء کرام تک محدود نہین رہا۔ بلکہ صحابہ عظام اور تابعین رضی اللہ تعالےٰ عنہم بھی اسمین شریک ہین

ھم ۔ یہ تمکو ذبح کرنے کو لئے جاتے ہین" اسماعیلؑ نے دریافت کیا" وہ مجکو کیون ذبح کرنے کو لئے جاتے ہین۔ حالانکہ محبے اون سے زیادہ کوئی اور شفیق ہو نہین سکتا" شیطان نے کہا" ابراہیم کو یہ خیال پیدا ہوگیا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسکا حکم صادر فرمایا ہے" اسماعیلؑ نے کمال بے اعتنائی سے فرمایا" اگر ایسا ہی امر ہے تو مجکو بسر و چشم منظور ہے" شیطان یہ سُنکر خاموش ہوگیا پھر اس کو اسماعیلؑ سے بات کرنیکی جُرأت نہ ہوئی۔ بعد اس کے ابراہیمؑ کے پاس آکر کہنے لگا" کیون بُڑے میان تُم کس خیال مین ہو بہلا خدا کو کیا غرض ہے کہ وہ لڑکے کے ذبح کرنیکو کہے تُم اس خیال کو چھوڑ دو اور ناحق اس لڑکے کی جان نہ لو" ابراہیمؑ نے فرمایا" ملعون تو مجکو بہکانے آیا ہے چل دُور ہو یہ باتین کسی نادان کو سمجھانا" شیطان تو یہ باتین سُنکر ناکام یہان سے واپس ہوا اور ابراہیمؑ نے کچھ دور آگے چلکر اسماعیل سے کہا۔ یَابُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی (اے میرے بیٹے مینے خواب مین دیکھا ہے کہ مین تجکو خدا کی راہ مین ذبح کر رہا ہون اس مین تمھاری کیا رائے ہے؟) اسماعیلؑ بھی چونکہ خلعت نبوت سے سرفراز ہونے والے تھے بے تامل بول اُٹھے ۔ یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ مِنَ الصَّابِرِیْنَ (اے باپ جسپر تُم مامور کئے گئے ہو وہ کرو مجھ کو انشاء اللہ تعالیٰ صابر پائیگا) دونون باپ بیٹے یہی باتین آپس مین کرتے ہوئے جسوقت منا مین یا اس مقام پر جہان اب قربانیان کیجاتی ہین پہونچے اور ابراہیمؑ چھری لیکر ذبح کرنے پر مستعد ہوئے تو اسماعیلؑ نے گذارش کیا" مناسب یہ ہے کہ آپ میرے چہرے کو زمین کی طرف کر دیجئے اور اپنی آنکھون پر پٹی باندھ لیجئے دامن کو سمیٹ لیجئے ہاتھ پاؤن کو میرے رسی سے باندھ دیجئے کہین ایسا نہو کہ آپکی نظر ذبح کیوقت میرے چہرے پر پڑے اور آپکو محبت آجاوے ۔ اور یہ ھم

ابن عباس - ابن عمر و الشعبی - مجاہد - حسن - محمد بن کعب القرظی رضی اللہ تعالے عنہم اس امر کے قایل ہین کہ اسماعیل ذبیح اللہ ہین اسوجہ سے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انا ابن الذبیحین[1] (مین بیٹا ہون دو ذبیحون کا) فرمایا ہے حالانکہ یہ حدیث اونکے دعوے کو پورے طور سے ثابت نہین کرسکتی کیونکہ مجازاً فخروسباہات کیوقت عام طور سے لوگ چچا کو بھی باپ کہدیا کرتے ہین اور نیز اونکی یہ دلیل بھی قابل قبول عقل نہین ہے کہ جناب باری نے ارشاد کیا ہے "فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحٰقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحٰقَ يَعْقُوبَ" (پس ہم نے اوسکو یعنی سارہ کو اسحاق کے پیدا ہونیکی

باعث کی خواب یا حکم رب کے تعمیل مین تاخیر کا ہوا ابراہیم یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور نعم العون انت یا بنی علی امر اللہ (اے میرے بیٹے تو بہت ہی اچھا معین ہے خدا کی تعمیل ارشاد مین) کہکر ایسا ہی کیا جیسا کہ اسماعیل نے عرض کیا تھا جسوقت یہ دونون خدا کے برگزیدہ بندے اپنے سچے خدا کے حکم بجالانے پر مستعد ہوئے اور ابراہیم نے اسماعیل کو زمین پر لٹاکر چھری کو گلے پر پھیرا اُسیوقت بحکم باری جبریل نے چھری کو اُولٹ دی اور جناب باری نے پکارکر کہا کہ تمنے جوکچھ خواب مین دیکھا تھا اوس کی پوری پوری تعمیل کی یہ ذبیحہ (دُنبہ) تمھارے لڑکے کا فدیہ ہے اس کو بجائے اپنے لڑکے کے ذبح کرو تم دونون اپنے اپنے امتحان مین کامیاب ہوئے بروایت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما یہ اس واقعہ سے چالیس برس پہلے سے جنت مین چر رہا تھا - واللہ اعلم بحقیقۃ الحال -

نوٹ [1] پہلے ذبیح اللہ اسمٰعیل ہین جو جناب رسالت مآب صلعم کے جد اعلٰے ہوتے ہین اور دوسرے ذبیح اللہ عبد اللہ ہوئے جو آپ کے باپ تھے -

بشارت دی اور بعد اسحاق ؑ کے یعقوب کی پیدائش کی خوشخبری دی) اگر ذبیح اللہ اسحاق ؑ
ہی تسلیم کر لئے جائیں تو انکے بعد یعقوب کی بشارت کے کوئی معنی نہین پیدا ہو سکتے
کیونکہ شروع شباب مین حکم ذبح صادر ہوا تھا یہ حکم آئندہ یعقوب ؑ کے پیدا ہونیکے
منافی ہے اسوجہ سے کہ بشارت کی علت وہی علم الہی ہے جو سب پہلے سے نہ ذبح
ہونیکو تسلیم کر چکا تھا اور یہ مان لیا تھا کہ یہ حکم محض بنظر امتحان ابراہیم ؑ صادر کیا گیا ہے
اسحاق ؑ کے ذبیح اللہ ہونیکی بھی بڑے بڑے صحابہ کرام قائل ہین۔ عباس عمر
علی۔ ابن مسعود۔ کعب احبار۔ زید بن اسلم۔ مسروق۔ عکرمہ۔ سعید بن جبیر۔ عطا۔ زہری
مکحول۔ سدی۔ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی روایتین شہادت دیتی ہین کہ اسحاق ؑ
کے ذبح کرنیکا حکم ہوا تھا اور یہی ذبیح اللہ ہین۔ علامہ طبری کا یہ خیال ہے کہ قول راجح
یہی ہے کہ اسحاق ذبیح اللہ ہین کیونکہ نص قرآن اس امر کا مقتضی ہے کہ مبشر بہ
(جسکی بشارت دیگئی ہو) ذبیح ہو اور بشارت سوائے اسحاق ؑ کے ابراہیم ؑ کے کسی
اور لڑکے کے حق مین واقع نہین ہوئی جیساکہ ہمارے اس دعوی کی شہادت آیۂ
کریمہ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (پس بشارت دی ہمنے اس کو ایک حلیم لڑکے کی)
دے رہی ہے کیونکہ یہ آیت اصل مین اس دعا کی قبولیت کی خبر دے رہی ہے جو ابراہیم ؑ
نے ارض بابل سے ہجرت کرنیکے وقت جناب باری مین کی تھی آپ لوگ یہ اچھی طرح
سے سمجھ سکتے ہین کہ یہ سب ماجرے ہاجرہ کے پہلے کے ہین۔ کیونکہ ہجرت کے بعد
ہاجرہ مصر مین سارہ کو دیگئین اور بعد مراجعت مصر دس برس کے بعد ہاجرہ کو سارہ ؓ
نے ابراہیم ؑ کو دیا اس صورت مین مبشر بہ ابن سارہ یعنے اسحاق ؑ ہونگے نہ کہ اسمٰعیل ؑ
اور وہی اس دلیل سے ذبیح اللہ ہونگے باقی رہا یہ امر کہ ملائکہ نے جسوقت کہ وہ ابراہیم ؑ
کے یہان مہمان تھے اور وہ قوم لوط کے ہلاک کرنیکو جا رہے تھے سارہ کو لڑکا
پیدا ہونیکی بشارت دی تھی۔ یہ اوسی پہلی بشارت کی تجدید ہے جو کہ وقت ہجرت ابراہیم ؑ

کو دیگیئی تھی۔ انتہی کلام الطبری (کلام طبری ختم ہوا)

تحقیق ذبیح ✦ آپ لوگون کے اذہان مین ضرور یہ خطرہ گذرا ہوگا کہ ذبیح اللہ اسحاقؑ ہین نہ کہ اسماعیلؑ جیسا کہ مورخ علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کا طرز بیان شہادت دے رہا ہے حالانکہ شہرت پذیر امر یہ ہے کہ اسماعیلؑ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے اور وہی مقام منا مین ابراہیمؑ کے ساتھ ذبح ہونے کو گئے بیشک یہ بات قابل یاد رکہنے کے ہے کہ قرآن مجید کی نص صریح سے اگر اسماعیلؑ کا ذبیح اللہ ہونا ثابت نہین ہوسکتا ہے تو اشارۃ النص سے ضرور ثابت ہو جائیگا ملاحظہ فرمائیے کہ نص صریح سے دونون بزرگون مین سے بالتخصیص ایک کا ذبیح اللہ ہونا ثابت نہین ہوسکتا باقی رہا قول رسول صلعم اوس سے جہانتک ثابت ہوتا ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسماعیلؑ ذبیح اللہ ہین۔ ہم نہین سمجھہ سکتے کہ علامہ سا فاضل مورخ حدیث "اَنَا ابنُ الذَّبِیحَین" کے جواب مین کیون یہ جواب دے رہا ہے کہ "لوگ عام طور سے فخر و مباہات کے وقت چچا کو بھی باپ مجازاً کہدیا کرتے ہین درآنحالیکہ رسول مقبول صلعم نے اکثر فرمایا ہے" انا سید ولد ادم و لا فخر "(مین سردار اولاد آدم ہون اور یہ کوئی فخر نہین ہے) آپ لوگ یہ تو اچھی طرح سے سمجھہ سکتے ہین کہ اولاً جناب سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوۃ کو عام لوگون مین شامل کرنا حد اعتدال سے منحرف ہونا ہے ثانیاً جو شخص سرداری اولاد آدم کو مایہ الفخر نہ سمجھے وہ کیسے چچا کو باپ فخریہ کہسکتا ہے دوسری دلیل مین جس طرح علامہ نے اپنا خیال یہ ظاہر کیا ہے کہ بشارت یعقوبؑ بعد اسحاقؑ باوجودیکہ انکے ذبح کرنیکا حکم عالم شباب مین صادر ہوچکا تھا اس وجہ سے صحیح ہوسکتی ہے کہ علم الہی مین یہ امر مکنون تھا کہ اسحاقؑ کے ذبح کرنیکا حکم حکم واقعی نہین ہے۔ بلکہ جانچ اور امتحان کا ہے باین لحاظ یہ حکم بشارت یعقوبؑ کے منافی نہین ہوسکتا۔ اور علامہ طبریؒ نے اپنے دعوے کی یہ شہادت پیش کی ہے کہ لڑکا پیدا ہونیکی بشارت ہاجرہؑ کے پہلے دیگئی تھی اس وجہ سے مبشر ابن سارہؑ ہوگا نہ کہ ابن ہاجرہؑ اور چونکہ علم الہی مین یہ امر مکنون تھا کہ اسحاقؑ ذبح نہ کئے جائینگے صرف امتحاناً یہ حکم دیا گیا ہے۔ بدین نظر یعقوب کی بھی بشارت صحیح ہوجائیگی۔ اسی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ علم

بعد ان واقعات کے ایکسوستائیس ۱۲۷ برس کی عمر مین بی بی سارہؑ کا قریہ حبیرون بلادبنی جیب کنعانین مین انتقال ہوا ابراہیمؑ نے عفرون بن صخر سے ایک قطعہ زمین باوجودیکہ وہ بلاقیمت دینے پر راضی تھا چارسو ۴۰۰ مثقال چاندی کے دیکر خرید کی اور اوس مین سارہ کو دفن کیا۔ بعد انکے ابراہیمؑ نے قطورا (یاقنطورا) بنت یقطن کنعانیہ سے عقد کیا حسب روایت توریت اس کے بطن سے چھ لڑکے زمران یقشان مدان۔ مدین۔ اشبق۔ شوخ۔ پیدا ہوئے۔ توریت مین لکھا ہے کہ یقشان کے

الہی مین یہ امر مستور تھا کہ ابراہیمؑ سرزمین شام سے مصر مین جائینگے اور یہ یہ واقعات پیش آئینگے۔ اور ہاجرہ کو سارہ لیکر ابراہیمؑ کے پاس واپس آئینگی اور بعد دس برس کے سارہ بی بی ہاجرہ کو ابراہیم کو دیدینگی اور اونکے بطن سے اسماعیلؑ پیدا ہونگے اور وہی ذبیح اللہ ہونگے اس صورت مین پہلی بشارت اسماعیلؑ کی ولادت سے متعلق ہوگی اور دوسری اسحاقؑ کے متعلق اور ذبیح اللہ پہلا بشر یہ ہوگا نہ کہ دوسرا علاوہ اس کے ایک یہ امر قابل لحاظ ہے۔ جناب باری عز اسمہ نے تیئسوین ۲۳ پارہ و الصافات مین ابراہیمؑ کے قصہ کو اس ترتیب سے بیان کیا ہے کہ پہلے جناب موصوف کی ابتدائی حالات کو بیان کرتے ہوئے بتون کے توڑنے اور آگ مین ڈالے جانیکا حال ظاہر کیا ہے ازان بعد یہ ظاہر کیا ہے کہ ابراہیمؑ نے ہجرت کیوقت لڑکے کی دعا مانگی تھی اور جناب باری نے اوسکو قبول فرمالیا تھا چنانچہ بعد ہجرت ایک مدت کے بعد وہ لڑکا پیدا ہوا اور جب وہ بڑا ہوا تو اوسکے ذبح کا حکم صادر ہوا۔ جب یہ دونون باپ بیٹے تعمیل ارشاد الہی کے لئے مستعد ہوئے تو اللہ تعالی نے فدیہ بھیجکر اُس لڑکے کو بچالیا۔ بعد ان واقعات کے صریحاً اسحاقؑ کے ولادت کی بشارت دی جیسا کہ کلام پاک کے آیہ کریمہ شہادت دیتی ہے وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ (اور ہمنے خوشخبری دی اوسکو یعنی ابراہیمؑ کو اسحاق کی جو کہ نبی ہوگا نیک بختون مین سے) کیا اس طرز بیان سے کسیکو مجال کلام رہجاتا ہے؟ یہ بات نہایت قرین قیاس ہے کہ جب ابراہیمؑ اپنے پہلے لڑکے کے ذبح پر حسب حکم الہی مستعد ہوگئے اور امتحان مین پورے اُترگئے اسوقت اللہ تعالی نے فدیہ بھیجکر انکو بچالیا اور کمال عنایت و الطاف سے ایکا دو

دو لڑکے۔ سبا۔ وذان پیدا ہوئے۔ اور دذان سے اشور۔ لطوسیح لاسیم پیدا ہوئے اور مدین سے پانچ لڑکے۔ عیفا۔ عیفین۔ حنوخ۔ افیداع۔ الزاعا وجود مین آئے۔

علامہ سہیلی کا یہ خیال ہے کہ علاوہ ان لڑکونکے ابراہیمؑ کی ایک تیسری بی بی حجین یا حجون بنت اہیب نامی سے اور پانچ لڑکے۔ کیسان۔ زورخ۔ امیم۔ لوطان نافس۔ پیدا ہوئے تھے علامہ طبری بنی قنطورا کا ذکر کرتے ہوئے یقشان کو لکھکر تحریر کرتا ہے ”اور باقی سب ابراہیم کی بی بی رعوہ نامی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے“ ابراہیمؑ کے لڑکونکی صحیح تعداد اس بنا پر تیرہ ہوتی۔ اسماعیلؑ جو سب لڑکون سے بڑے تھے بی بی ہاجرہ سے اور اسحاقؑ بطن سارہ سے اور چھ قنطورا سے جیسا کہ توریت مین ہے اور پانچ لڑکے بروایت سہیلی حجین او بخیال طبری رعوہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔

چونکہ ابراہیمؑ نے اسحاقؑ سے اس امر کا اقرار لے لیا تھا کہ کنعانیون مین وہ شادی نکرینگے اسوجہ سے مقام حران مین جو آپ کا اول ہجرت گاہ تھا۔ اور جہان آپ کے قبیلہ و قوم کے لوگ رہتے تھے اسحاقؑ کو لیکر آئے اور رفقا بنت بتویل بن ناحور بن آزر سے اسحاقؑ کا عقد کر دیا۔ اسحاقؑ اسوقت چالیس برس کے تھے ابراہیم کی حالت حیات ہی مین یعقوبؑ اور عیصو توام پیدا ہو گئے تھے۔ بعد اسکے ایکسو پچہتر برس کی عمر مین[ل] ابراہیمؑ کا سرزمین شام مین انتقال ہوا اور سارہ بی بی کے پاس اوسی زمین کے قطعہ مین دفن کئے گئے۔ اب اوسی کو مقام خلیل کہتے ہین اللہ جل شانہ نے انکے آئندہ نسلونکو نبوت اور کتاب سے آخر زمانہ تک سرفراز فرمایا۔

نوٹ۔ [ل] مناسب تو یہی تہا کہ جہان اول اول ابراہیمؑ کا ذکر خیر آیا تھا۔ وہین ہم جناب ہو کے وہ حالات جنکو ہمارے مورخ نے بخیال اطالت مقال ترک کر دیا ہے لکھ دیتے لیکن اس مقام پر بھی تحریر کرنا چندان نامناسب نہین ہے اول باختر نسبتے دارد ایک مشہور قول ہے م

اسماعیلؑ کے بعد نابت ابن اسماعیلؑ بیت اللہ کا متولی ہوا اور مکہ مین اپنے بھائیون کے ساتھ مقیم رہا تاآنکہ انکی نسل کی اس درجہ ترقی ہوئی کہ مکہ مین نہ سما سکے اور اطراف وجوانب مین حجاز کے پھیل گئے بطون عدنان کی نسبت اکثر علما کا یہ خیال ہے کہ یہ نابت ابن اسماعیلؑ کی طرف منسوب ہین۔ اگرچہ بعض نے اس قول سے اختلاف بھی کیا ہے اور یہ ظاہر کیا ہے کہ عدنانی عرب کل قیدار ابن اسماعیلؑ کی اولاد سے ہین حالانکہ علماء نسب نے سوائے نابت کے اسماعیلؑ کے کسی اور لڑکے کی اولاد کا کچھ تذکرہ نہین کیا۔ اکثر اہل علم کا یہ خیال بھی ہے کہ قحطانی عرب بھی اسماعیلؑ کے کسی اولاد کی نسل سے ہین بنابراس کے اسماعیلؑ کل عرب کے (جو اونکے بعد ظہور مین آئے) مورث اعلےٰ اور جد اکبر ہوئے۔ واللہ اعلم۔

؂ کہ ابراہیمؑ کی روح قبض کی جائے تو اللہ جل شانہ نے ملک الموت کو ایک بوڑھے مسلوب القوی شخص کی صورت مین ابراہیمؑ کے پاس بھیجا جناب موصوف اُسوقت لوگون کو کہانا کہلا رہے تھے جناب موصوف نے اس بوڑھے (ملک الموت) کو بھی دسترخوان پر بٹھلالیا ضعف و ناتوانی نے اس بوڑھے کو اس قدر مجبور کر دیا تھا کہ جس لقمہ کو وہ اوٹھا کر مُنہ مین رکھنے کا قصد کرتا تھا وہ پہلے آنکھ تک پہونچ جاتا تھا پھر وہان سے چھٹکر کان مین داخل ہوجاتا تھا اس کے بعد مُنہ تک بہزار خرابی پہونچتا تھا۔ ابراہیمؑ یہ ماجرا دیکھکر سخت متعجب ہوئے اور اسکا سبب دریافت کیا اوس بڈھے نے کہا کہ ضعیفی نے میرا یہ حال کر رکھا ہے ابراہیمؑ نے اوس کی عمر دریافت کی اُس بڈھے نے اپنے کو ابراہیمؑ سے دو برس بڑا بتلایا ابراہیمؑ نے اپنے دل مین کہا "اللہ اکبر میرے اور اس کی عمر مین صرف دو برس کی چھوٹائی بڑائی ہے دو برس کی بڑائی مین اُس کا یہ حال ہو رہا ہے غالباً دو برس کے بعد میری بھی یہی کیفیت ہوگی" تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد یہ دعا کی اللّٰھم اقبضنی الیك (اے خدا تو مجکو اپنی طرف کہینچ لے) وہ بڈھا (ملک الموت) اوٹھا اور اوس نے روح قبض کرلیا۔ فیہ ما فیہ فتدبر۔

یعقوبؑ

باقی رہے اسحاقؑ تو وہ فلسطین میں رہے اور بڑی عمر پائی اخیر عمر میں آپ نابینا بھی ہو گئے تھے چونکہ آپ نے یعقوبؑ کے لئے دعائے برکت کی تھی اسوجہ سے عیصو برہم ہوکر یعقوبؑ کے قتل کے درپے ہوا رفقا بنت بتویل نے یعقوبؑ کو اس سے آگاہ کر کے حران کی طرف چلے جانیکی رائے دی۔ چنانچہ یعقوبؑ رات کو گھر سے نکلکر حران کی طرف روانہ ہوئے شام سے صبح تک سفر کرتے تھے جب صبح ہو جاتی تھی تو ٹھہر جاتے تھے اسیوجہ سے اللہ جل شانہ نے انکو اسرائیل کے لقب سے یاد کیا ہے رفتہ رفتہ تھوڑے دنوں کے بعد حران میں اپنے ماموں لابان بن بتویل کے پاس پہونچکر مقیم ہوئے۔

• لابان بن بتویل نے اپنی بڑی لڑکی لیا نامی کا عقد یعقوبؑ سے کر دیا اور خدمت کے لیے زلفہ کو دیا بعد اس کے چھوٹی لڑکی راحیل نامی کو اپنے بھانجے یعقوب کے نکاح میں دیا اور جہیز میں بلہا کو دیا۔

نوٹ سلہ تفصیل بالا اسکا یہ ہے کہ اسحاقؑ نے نابینا ہونیکے بعد ایکروز عیصو سے کہا "اگر آج تم مجکو شکار کا گوشت کھلاؤ تو میں تمھارے حق میں وہ دعا کردوں جو میرے باپ نے میرے حق میں کی تھی" عیصو تو یہ سنکر شکار کو چلے گئے اور یعقوبؑ سے اونکی ماں نے کہا "بیٹا تم اپنی بکری ذبح کر کے کباب بنا کر اپنے باپ کے سامنے رکھکر اُن سے اپنے حق میں دعاء برکت لیلو" یعقوبؑ نے اپنی ماں کے کہنے کے مطابق عمل درآمد کیا۔ اسحاقؑ نے بہت شوق سے کھایا اور دعا دی "اللہ تعالیٰ تیری نسل میں انبیا و ملوک پیدا کرے" اس کے بعد عیصو شکار لیکر واپس آئے اسحاقؑ نے فرمایا کہ یعقوبؑ تم سے سبقت لیگیا لیکن تاہم میں تمھارے حق میں یہ دعا کرتا ہوں کہ تمھاری نسل کی اسدرجہ ترقی ہوگی کہ وہ ریت کے ذروں سے بھی شمار میں زیادہ سمجھی جائیگی عیصو اسیوجہ سے یعقوبؑ سے کشیدہ ہو گئے اور اونکے قتل کی فکر میں ہوئے۔ اسحاقؑ کو عیصو سے زیادہ محبت تھی اور یعقوبؑ سے اونکی ماں رفقا بنت بتویل کو۔

سب سے پہلے لیا سے روبیل بعد ازان شمعون بعد ولاوی زان بعد یہودا یکے بعد دیگرے پیدا ہوئے چونکہ راحیل سے اُسوقت تک کوئی اولاد پیدا نہوئی تھی اسوجہ سے اوس نے اپنی بلہا خادمہ کو یعقوبؑ کو ہبہ کر دیا جسکی بطن سے دان اور نفتالی پیدا ہوئے لیا نے بھی یہ دیکھکر اپنی زلفہ خادمہ کو یعقوبؑ کو دیدیا تھوڑے دنون کے بعد اس کے بطن سے کاد اور آشر پیدا ہوئے اس کے بعد پھر لیا کے بطن سے یساخر اور زبولون ظہور مین آئے یعقوبؑ کے دس لڑکے پورے ہوچکے تھے کہ راحیل نے جناب باریتعالیٰ مین لڑکے کی دعا کی اللہ تعالےٰ نے اُنکی دعا قبول کرلی اور انکی بطن سے یوسفؑ صدیق پیدا ہوئے۔

یعقوبؑ بیس برس تک حران مین رہے بعد ازان بحکم الٰہی ارض کنعان کی طرف روانہ ہوئے اگرچہ لابان (یعقوب کا ماموں) اس عزیمت کا مخالف تھا چنانچہ واپس لانے کی غرض سے وہ ایک منزل تک یعقوبؑ کے ساتھ ساتھ آیا لیکن جب اُسنے یعقوب کو واپس ہوتے نہ دیکھا تو ناچار ایک گلہ بھیڑ بکریون کا دیکر حران کی طرف واپس ہوگیا۔ اور یعقوبؑ منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے روانہ ہوئے تا آنکہ عیصو کے شہر کے قریب پہونچے عیصو اون دنون جبل سعیر جوکہ سرزمین کرک[1] اور شوبک مین واقع ہے رہتا تھا عیصو نے بھیڑ بکریون کا گلہ دیکھکر چرواہون سے دریافت کیا "یہ بھیڑ بکریان کسکی ہین" چرواہے چونکہ پہلے ہی سے سکھا دئے گئے تھے ایک زبان بول اوٹھے "یہ بکریان یعقوبؑ نامی عیصو کے چرواہے کی ہین" عیصو یہ سُنکر خاموش ہوکر چلا گیا اس کے بعد یعقوبؑ نے کچھ بکریان اور کچھ بھیڑ عیصو کے پاس ہدیۃً بھیجین جس سے عیصو کا دل یعقوبؑ کی طرف سے صاف ہوگیا

نوٹ [1] کرک و شوبک یہ دونون مشہور شہر سرزمین شام مین عمان و ایلہ کے درمیان واقع ہین۔

اسی زمانہ مین اللہ تعالےٰ نے یعقوبؑ کو بذریعہ وحی مطلع کیا کہ "آج سے تمھارا نام اسرائیل ہوا" بعد اس کے یعقوبؑ نے ارشالیم (یروشلیم بیت المقدس) مین پہونچکر ایک مزرعہ خرید کرلیا اور یہین سکونت اختیار کرلی۔ اس مقام پر راحیل پھر حاملہ ہوئین اور بعد انقضاء مدت حمل بنیامین بارھوان لڑکا یعقوبؑ کا پیدا ہوا اور راحیل نے زچہ خانہ مین انتقال کیا اور بیت اللحم مین دفن کی گئین۔ اسکے بعد یعقوبؑ قریہ حبرون مین اپنے بزرگ باپ اسحاقؑ کے پاس چلے آئے اور یہین مقیم رہے تاآنکہ اسحاقؑ کا ایکسو اسّی[لہ] برس کی عمر مین انتقال ہوگیا اور اپنے باپ ابراہیمؑ کے قبر کے پاس دفن کئے گئے اور یعقوبؑ اپنے باپ کے قائمقام ہوئے۔ اور اُنکے کُل لڑکے اُنکے پاس رہے تاآنکہ یوسفؑ بڑے ہوئے اور خواب کا حال بیان کیا پھر بھائیون کے ساتھ بکریان چرانیکو گئے بھائیون نے کنوان مین ڈالدیا مسافرون نے نکالکر عرب کے ہاتھ بیس مثقال پر فروخت کیا اور عرب سے عزیز مصر نے خرید لیا ابن اسحاقؒ نے لکھا ہے کہ عزیز مصر کا نام اطفیر بن رحیب تھا اور فرعون مصر اندنون عمالقہ سے ریان بن ولید بن دومغ تھا۔ الغرض یوسفؑ نے عزیز مصر کے یہان پرورش پائی پھر زلیخا کے ساتھ چند واقعات پیش آئے قید مین رہے قیدیون کے خواب کی تعبیر بیان کی پھر بادشاہ مصر نے انکو بخوف قحط۔ زمانہ قحط مین خزائن زراعت کا منتظم بنایا اور ملکی انتظام کُل اُنکے سپرد کردیا جیسا کہ قرآن مجید مین مذکور ہے یوسفؑ کی عمر اسوقت تیس برس کی ہوچکی تھی۔ بعضے کہتے ہین کہ اطفیر کے معزولی کے بعد اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے مرنیکے بعد یوسفؑ متولی وراثت ہوئے۔ پس زلیخا سے عقد کرلیا اور اس کے کُل املاک کے مالک ہوگئے یہی امور انکے سب بھائیون اور باپ کے ایکجا ہونیکے اسباب ظاہری سے ہین۔ کیونکہ جب ارض کنعان مین قحط پڑا تھا تو اُنکے بعض بھائی غلہ کیلئے

نوٹ لہ علامہ ابوالحسن علی ابن ابو الکرم محمد شیبانی معروف بابن اثیر جزری صاحب تاریخ کامل کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسحاقؑ کا وقت انتقال ایکسو ساٹھ برس کا سن مبارک تھا اور یعقوبؑ اسوقت ایکسو بیتالیس برس کے

سے لینے کو مصر میں آئے یوسف نے اِنکی قیمت انکو واپس کردی تھی اور کل بھائیون کو بلوایا تھا۔ اور یہی سبب انکے کل بھائیون اور باپ کے اجتماع کا ہوا بعد اس کے کہ یعقوب سن اور نابینا ہوگئے تھے۔

یوسف صدیقؑ (مترجم) یوسف کی عمر بارہ[۱۲] برس کی ہوچکی تھی کہ آپ نے ایک شب کو یہ خواب دیکھا "گیارہ[۱۱] ستارہ[۱] اور آفتاب و ماہتاب مجکو سجدہ کررہے ہین" صبح ہوتے یوسفؑ نے اپنے عالیقدر باپ یعقوبؑ سے بیان کیا یعقوبؑ نے اس خواب کی تعبیر تو بیان کردی لیکن ساتھ ہی اوس کے یہ بھی تاکیداً کہا "دیکھو خبردار اس خواب کو اپنے بھائیون سے نہ کہنا ورنہ وہ لوگ حسد کی وجہ سے تمھارے ہلاک کرنیکا حیلہ ڈھونڈہین گے" پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا "کذ لك یجتبیك ربك و یعلمك من تاویل الاحادیث و یتم نعمته علیك" (یعنے جیسا کہ اللہ جل شانہ نے تجھکو اس خواب کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ نبوت اور امور اہم کے انصرام کے لئے ممتاز اور مخصوص کرے گا و سکھلائیگا تجھکو احادیث کی تاویل یعنی خوابونکی تعبیر اور پوری کردیگا اپنی نعمت کو تجپر یعنی دینی اور دنیاوی دو نعمتونکو ملادیگا) یعقوبؑ تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ باتین تنہائی مین ہورہی ہین اور یوسفؑ کو منع کردیا ہے لیکن بعد کو یہ معلوم ہوا کہ یوسفؑ کی سوتیلی ماں لیاؔ یہ باتین سن رہی تھین چنانچہ انھون نے چراگاہ سے واپس ہونیکے بعد یوسفؑ کے سوتیلے بھائیون سے کل ماجرا بیان کردیا انلوگون نے سنکر کہا "یوسف نے آفتاب سے باپ کو تعبیر کیا ہے اور ماہتاب سے تجکو مراد لیا ہے اور ستارون سے سوائے ہمارے اور کسکو مراد لے گا بڑے افسوس۔"

نوٹ [۱] وہ گیارہون ستارے جنکو یوسف نے خواب مین دیکھے تھے۔ جریان۔ الطارق الذیال۔ قابس۔ عمودان۔ الفلیق۔ المصبح۔ الفروج۔ الفرغ۔ وثاب ذوالکفتین تھے۔

کی بات ہے کہ ابن راحیل ہم پر اپنی فضیلت ثابت کیا چاہتا ہے افسوس کا مقام ہے
ہم سے زیادہ ہمارا باپ یوسف اور اوسکے بھائی کو پیار کرتا ہے حالانکہ وہ چھوٹے
چھوٹے بچے کسی کام کے نہیں ہین اور ہم قوی اور تن آور ہین بیشک ہمارا باپ غلطی مین پڑا
ہوا ہے۔ مناسب ہے کہ یوسف کو قتل کرڈالو یا ایسی زمین مین اُسکو چھوڑ آؤ کہ باپ سے
وہ بالکل علیحدہ ہو جائے۔ اِسکے بعد ہم سب باپ کے نزدیک محبوب ہو جائینگے۔

یہودا نے جو سب بھائیون مین عقلاً و فضلاً بڑا تھا کہا "یوسف کو قتل نکرو کیونکہ
قتل ایک گناہ کبیرہ ہے۔ بہتر ہوگا کہ اوس کو کسی اندہے کنوئین مین لیجاکر ڈالدو راہگیر اُسکو
نکالکر لیجاوینگے" سبہون نے اس رائے کو پسند کیا اور آپس مین معاہدہ کرکے دسون
بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے۔ یا ابانا مالك لا
تامنا علیٰ یوسف و انا له لناصحون (اے باپ ہمارے تجکو کیا ہوگیا ہے کہ یوسف
پر ہمارا بھروسا نہین کرتا حالانکہ ہم اوس کے محافظ ہین) اَرْسِلْهُ مَعَنَا یَرْتَعْ وَیَلْعَبْ
وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ (یوسف کو ہمارے ساتھ صحرا کے طرف بھیجدو چرائیگا اور کھیلیگا۔
درحالیکہ ہم اوس کے نگران رہینگے) حضرت یعقوب اِنکی چالاکیان سمجھکر بولے
اِنّهٗ لَیَحْزُنُنِیْ اَنْ یَذْهَبُوْا بِهٖ واخاف ان یاکله الذئب و انتم عنه غافلون
(مجکو یہ خیال رنج دے رہا ہے کہ تم اسکو لیجاؤ اور مجھکو خوف ہے کہ شاید تمھاری غفلت
سے اس کو بھیڑیا کہا جائے) یعقوب نے یہ جواب اس بنا پر دیا تھا کہ آپ نے
خواب مین دیکھا تھا کہ گویا یوسف ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہین اور اونکو دس
بھیڑیون نے گھیر لیا ہے اور عنقریب اِنکو کھایا چاہتے ہین۔ دفعتاً ایک بھیڑئے نے
اونہی مین سے یوسف کی حمایت کی ناگاہ زمین شق ہوگئی اور یوسف اوس مین سماگئے
پھر تین دن کے بعد آپ زمین سے نکلے۔ یوسف کے بھائیون نے جو وقت اپنے
باپ کا جواب مذکور سنا اِک زبان ہوکر بول اوٹھے یہ عجیب بات ہے کہ یوسف کو

قریب پہونچکر ٹھیرا اور دو شخصون کو جنمین سے ایک کا نام مالک بن زعر اور
دوسرے کا نام بشرٰی تھا پانی لینے کو بھیجا۔ مالک ابن زعر نے پانی کھینچنے
کی غرض سے کنوئین مین ڈول ڈالا یوسفؑ اوس کے ڈول و رسّی کو پکڑکر کنوئین سے
نکل آئے جسوقت مالک ابن زعر کی آنکھ یوسفؑ پر پڑی پہلے کچھ جھجکا لیکن بعد کو سنبھلکر
چلا اوٹھا یا بشرٰی ھذا غلام (اے بشرٰی یہ تو ایک لڑکا ہے)

علماء تاریخ نے بشرٰی مین اختلاف کیا ہے بعض کا تو یہ خیال ہے کہ بشرٰی مالک
ابن زعر کے ساتھی کا نام تھا جیسا کہ ابھی ہمنے بیان کیا ہے۔ اور اکثر یہ فرماتے ہین
کہ بشرٰی سے مقصود کوئی شخص معین نہین ہے اور نہ مالک ابن زعر کے ساتھی کا نام
بشرٰی تھا۔ آیہ کریمہ مین بشرٰی کے معنی بشارت یعنی خوشخبری کے ہین۔ واللہ اعلم۔

الغرض مالک اور بشرٰی یوسفؑ کو امیر قافلہ کے پاس لائے قافلہ والے دیکھکر
بہت خوش ہوئے آپس مین بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے کہ اس اثناء مین یہودا
آپہونچا اور یوسف کو امیر قافلہ کے پاس بیٹھا ہوا دیکھکر اپنے بھائیون کو اس ماجرے سے
آگاہ کیا۔ چنانچہ دسون بھائی امیر قافلہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ "یہ تو ہمارا غلام
ہے اسکو تم لوگون نے کہان پایا دو چار روز ہوئے کہ بھاگ آیا ہے" یوسفؑ ڈر کے
مارے کچھ نہ بولے اور اُن لوگون نے امیر قافلہ کے ہاتھ انکو بیس ۲۰ یا بائیس ۲۲ یا چالیس ۴۰
درہم کے عوض فروخت کر دیا۔ اور دام کھرے کرکے چلتے پھرتے نظر آئے۔

یوسفؑ قافلہ کے ساتھ ساتھ مصر پہونچے مالک بن وعر بن وابن بن عیفا بن مدین جس نے
آپ کو آپ کے بھائیون سے خرید کیا تھا نہلا دھولا اچھے کپڑے پہناکر فروخت کرنیکی
غرض سے بازار مین پیش کیا۔ اطفیر بن رحیب یا قوطفیر نے جو فرعون مصر کا وزیر عزیز مصر
کے لقب سے مشہور تھا خرید کر لیا۔ اور اپنے مکان پر لاکر اپنی بی بی زلیخا یا راعیل سے
کہا اکرمی مثواہ عسٰی ان ینفعنا او نتخذہ ولداً (اسکو آرام و عزت سے رکھو

عجب نہین کہ آیندہ یہ ہمکو نفع دے یا اسکو ہم اپنا لڑکا بنالین۔

اون دونون مصر کی فرعونیت عمالقہ کے خاندان مین تھی ریان بن ولید بن دومع مصر کا فرعون تھا علامہ ابن اثیر کا یہ بیان ہے کہ یہ فرعون مصر یوسفؑ پر جبکہ انکو نبوت عطا ہوئی تھی ایمان لایا تھا اور آپ کی حالت حیات مین انتقال بھی کرگیا۔ اسکے بعد قابوس بن مصعب مصر کا فرعون ہوا اور یہ باوجود دعوت ایمان۔ یوسفؑ پر ایمان نہ لایا بعضے لوگونکا یہ بھی خیال ہے کہ قابوس ہی موسیٰؑ کے زمانہ مین فرعون مصر تھا اور اوس کی چارسو برس کی عمر ہوئی تھی اس دلیل سے کہ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات (اور بیشک اس سے پہلے تمھارے پاس یوسفؑ دلائل لیکر آئے) اس بنا پر اگر یوسفؑ اور موسیٰؑ کا فرعون ایک نہوگا تو اس آیۃ کے معنی درست نہون گے۔ میرے نزدیک انکا یہ خیال انکی نافہمی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ قرآن پاک مین یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اولاد کو اونکے آبا و اجداد کے حال سے مخاطب کیا ہے۔ واللہ اعلم

یوسفؑ جسوقت سن شباب کو پہونچے ہنوز تیس برس سے آپ کا سن متجاوز نہوا تھا۔ اور علم و حکمت و نبوت سے سرفراز نہین کئے گئے تھے کہ زلیخا آپ پر مائل ہوگئین۔ اور ایکدن خلوت مین بلاکر اپنا خیال ظاہر کیا یوسفؑ نے فرمایا معاذ اللہ انہ ربی (خدا سے پناہ مانگتا ہون بیشک وہ یعنی تیرا شوہر میرا مربی ہے) انہ لا یفلح الظالمون (بیشک اللہ ظالمون کو یعنے خیانت کرنیوالونکو فلاح نہین دیتا) زلیخا نے چونکہ دروازے پہلے سے بند کرا دئے تھے مطمئن ہوکر چھیڑ چھاڑ شروع کردی کبھی تو کہتی تھین۔ یا یوسف ما احسن شعرک (اے یوسفؑ تمھارے کیا اچھے بال ہین) اور یوسفؑ فرماتے تھے ھو اول ما ینتشر من جسدی (وہی سب سے پہلے میرے بدن سے پراگندہ ہوگا) اور کبھی کہتی تھین یا یوسف ما احسن عینک (اے یوسفؑ تیری آنکھین کیا

اچھی ہیں) اور آپ یہ جواب دیتے تھے ھی اول ما یبیل من جسدی (یہی میرے جسم سے سب سے پہلے بہ جائیگی) زلیخا اسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرتی رہیں تھوڑی دیر کے بعد یوسفؑ کی پاک طبیعت پر بھی میلان کا اثر نمایان ہوا لیکن فضل الٰہی شامل حال تھا آپ پاک وصاف بچ گئے ۔

ہمارے اس بیان سے کہ "یوسفؑ کی پاک طبیعت پر بھی میلان کا اثر نمایان ہوا" ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ (عیاذاً باللہ) یوسفؑ بھی زلیخا کے ساتھ کسی فعل کے کرنے پر آمادہ ہوگئے تھے۔ لیکن جبرئیل کی وجہ یا کسی اور ذریعہ سے بچگئے۔ کیونکہ کلام ربانی کا طرز بیان اس کے خلاف شہادت دے رہا ہے یوسفؑ ہرگز ہرگز زلیخا کی طرح آمادہ و تیار نہین ہوئے تھے اور نہ اُنہون نے ازاربند کی گروہونکو کھولنا شروع کیا تھا۔ جیسا کہ بعضون نے غلطی سے لکھدیا ہے اور نہ پاجامہ کے کھولنے پر مستعد ہوئے تھے اور نہ زلیخا نے ہفت خانہ اس غرض کے لئے بنوایا تھا اور نہ اوس مکان مین کوئی بُت رکھا ہوا تھا جسپر زلیخا نے شرم وحجاب کی وجہ سے چادر ڈالدی تھی اور نہ یوسفؑ کے دل مین کسی فعل کے کرنیکا خطرہ گذرا تھا ہان یہ بات ضرور ہوئی تھی کہ زلیخا کی چھیڑ چھاڑ سے ایک قسم کا خیال پیدا ہوگیا تھا جسکو آپ میل طبع سے تعبیر کیجئے اور چاہے قصد وارادہ سے تفسیر کیجئے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یوسفؑ کا یہ قصد اختیاری (یعنی عزم) نہ تھا۔ بلکہ اس خیال کے ساتھ اونکے دل پر اللہ تعالیٰ کا خوف بھی اپنا رنگ جمانا چاہتا تھا اور دونون مین منازعت ہو رہی تھی کہ اسی اثنا مین اللہ تعالیٰ نے آپکی مدد کی اور آپ بالکل اوس سے مبترا رہے۔ یہ لوگونکی ایسی من مانی گڑھی ہوئی کہانیان ہین کہ جنسے سلب ایمان کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ علماء تفسیر نے وہم بہا کے معنی قصد بہا (یعنی اونھون نے بھی اوس کا قصد کیا) تحریر کیا ہے عزم بہا نہین لکھا۔ کیونکہ قصد اور عزیمت مین بہت بڑا فرق ہے عزیمت کو دل سے تعلق ہے

اس کا درجہ قصد سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے اور قصد امور قلبیہ سے نہیں ہے علاوہ اسکے آیہ کریمہ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ سے یہ معنی مستفاد ہوتے ہین کہ بیشک اوس نے یعنی زلیخا نے قصد کیا اور یوسف بھی اوسکا قصد کرتے لیکن اونھون نے اپنے رب کا برہان دیکھ لیا اور اوس سے باز رہے۔

برہان کی نسبت لوگون کے مختلف خیال ظاہر کئے جاتے ہین بعضے یہ کہتے ہین کہ یوسف صدیق نے یعقوب کو انگشت بدندان افسوس کرتے ہوئے دیکھا اور بعضون کا یہ خیال ہے کہ یوسف صدیق نے یعقوب کو نہین دیکھا تھا بلکہ ایک غیبی ندا سنی کہ یا یوسف تزنی وانت نبیٌّ اے یوسف تو زنا کے لئے آمادہ ہوا چاہتا ہے۔ حالانکہ تو نبی ہے۔ کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہین کہ یوسف صدیق آیۃ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا لکھی ہوئی دیوار پر دیکھکر اوس قصد غیر اختیاری سے باز رہے لیکن ہماری راے یہ ہے کہ یوسف صدیق نے نہ یہ دیکھا تھا نہ وہ دیکھا تھا اگرچہ تقدیر الٰہی سے ایسے اسباب کا ظاہر و پیدا ہوجانا کچھ بعید نہین ہے۔ لیکن اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یوسف صدیق کے خیال مین زلیخا کی چھیڑ چھاڑ سے جو ایک وسوسہ پیدا ہورہا تھا۔ اور اونکا وہ نورانی قلب جو آئندہ نور نبوت سے معمور ہونے والا تھا اوسکے دفع کرنے مین سعی کر رہا تھا کہ بتائید غیبی و الہام الٰہی اوس مین کامیاب ہوگیا ایک سیدھی بات کو ایسے پیرایہ سے ظاہر کرنا جس کے فہم سے ظاہر بینون کو تردد ہو۔ دوراندیش عقل جائز نہین رکھتی۔

الغرض یوسف صدیق اپنے دامن عصمت کو زلیخا کے ہوا و ہوس کے ہاتھون پاک و صاف بچا کر بھاگے زلیخا نے یوسف صدیق کے پکڑنے کی کوشش کی اور اُس تگ و دو مین یوسف صدیق کا پچھلا دامن قمیص کا پھٹ گیا۔ اتفاق یہ کہ دروازہ جو کھلا تو اطفیر (زلیخا کا شوہر) زلیخا کے چچازاد بھائی سے کھڑا ہوا باتین کر رہا تھا۔ زلیخا اور یوسف

دیکھ کر جھیپ سے گئے۔ یوسفؑ صدیق دلمیں سوچ رہے تھے ہنوز کوئی بات مُنہ سے نہ نکلنے پائی تھی کہ زلیخا بول اُٹھی مَا جَزَاءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْءًا اِلَّا اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (کیا تعزیر اوس شخص کی ہے جو تیرے اہل کی رسوائی کا خواہاں ہو سوائے اس کے کہ وہ قید اور عذاب میں مبتلا کر دیا جائے) یوسفؑ نے جواب دیا "هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ (اس نے خود مجکو معصیت کی طرف بُلایا تھا) عزیز مصر یوسفؑ و زلیخا کی تقریر سُنکر خاموش ہوگیا۔ زلیخا کے چچا زاد بھائی نے کہا اُس میں سکوت و تامل کس امر کا ہے ان دونوں کی صداقت کی تحقیق بہت ہی آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر یوسفؑ کا قمیص آگے سے پھٹا ہو تو زلیخا کا دعویٰ سچ اور قابل التسلیم ہے اور یہ جھوٹا ہے اور اگر قمیص کا پچھلا دامن چاک ہوگیا ہو تو وہ جھوٹی ہے اور یوسفؑ کا دعویٰ سچا ہے" تحقیق و معائنہ سے یوسفؑ صدیق صادق ٹھیرے زلیخا شرما گئیں۔ عزیز مصر نے یوسفؑ کو اخفاء راز کی ہدایت کی اور زلیخا سے استغفار کرنے کو کہا۔

❊

اس موقع پر بھی دلچسپی کے لیے یہ قصہ اختراع کیا گیا ہے کہ یوسفؑ صدیق کی صفائی کی گواہی ایک شیر خوار بچہ نے دی تھی لطف یہ ہے کہ اس بے اصل واقعہ پر آیۂ کریمہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا سے استدلال کیا جاتا ہے اس آیت سے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ زلیخا کے خاندان میں سے کسی نے شہادت دی اس سے نہ تو بچہ مفہوم ہوتا ہے اور نہ بوڑھا پھر اوس پر ایک حدیث بھی نقل کرتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بچہ منجملہ اون شیر خوار لڑکوں کے تھا۔ جو حالت شیر خوارگی میں بحکم الٰہی بولنے لگے گو قدرت خداوندی سے یہ امر بعید نہیں ہے لیکن اصل واقعہ وہی ہے جو ہم اوپر لکھچکے ہیں رفتہ رفتہ جب زلیخا کا عشق در از افشا ہوا تو عورتوں[1] نے طعنہ زنی شروع کی

[1] مفسرین تحریر کرتے ہیں کہ سب سے پہلے ان پانچ عورتوں نے طعنہ زنی شروع کی تھی ایک حاجب کی بی بی دوسری کوتوال کی تیسری خانساماں کی چوتھی آبدار کی پانچویں سپہ سالار کی بی بی تھی۔ واللہ اعلم۔